مُعَلِّم

ڈاکٹر وقار یوسف عظیمی

مُعَلِم جلد اول

وقاریوسف عظیمیؒ

www.ksars.org

فہرست

کتاب معلم میرے ابا کی نظر میں 7

تخلیق 11

ایک مسلم گھرانہ 16

اللہ اور اس کے رسول کی باتیں 21

خیر کا سرچشمہ 35

پیغمبر کسے کہتے ہیں؟ 35

ایمانِ مفصل 43

یوم آخر پر ایمان۔ 46

ارکانِ اسلام 52

وضو 55

وضو کا طریقہ 55

تیمم 58

الصلوٰۃ معراج المومنین 59

اذان 63

www.ksars.org

اذان کب سے شروع ہوئی؟ 65
اذان کے کلمات 67
اللہ کو دیکھنا 74
صلوٰۃ 85
اوقات صلوٰۃ 86
قبلہ 88
استقبال قبلہ 90
طریقہ صلوٰۃ 92
ثناء: 94
التحیات: 102
نماز باجماعت کا طریقہ 105
نیت 106
مختلف رکعات میں تلاوت کا قاعدہ 107
فرض نماز 108
واجب 109

www.ksars.org

فجر، عصر، جمعہ 111
عصر کی سنت نماز 111
جمعہ 111
سجدہ سہو، مفسدات نماز 112
باجماعت نماز میں سجدہ سہو 114
قضا نماز 115
مسافر کی نماز 116
دو نمازیں باجماعت ادا کرنے کا طریقہ 120
عید کی نماز 121
امت مسلمہ کا تہوار 121
صدقۃ الفطر یا فطرہ 123
نماز اور خطبہ 124
عیدالاضحیٰ 127
قربانی کی دعا 130
نماز جنازہ 132

www.ksars.org

سورج گرہن۔چاند گرہن 139

نماز استسقاء 145

دعا کرنے کا طریقہ 149

www.ksars.org

انتساب

نوعِ انسانی کے سب سے بڑے معلم

محمد رسول اللہ ﷺ

کی بارگاہ اقدس میں

لَقَدْ مَنَّ اللہُ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ بَعَثَ فِیْھِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِھِمْ یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ اٰیٰتِہٖ وَیُزَکِّیْھِمْ وَیُعَلِّمُھُمْ
الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ وَاِنْ کَانُوْامِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍO

(القرآن)

www.ksars.org

کتاب معلم میرے ابا کی نظر میں

ہم دنیا اور دنیا کے معاملات، دین اور دین کی مبادیات پر غور کرتے ہیں تو ہمیں شہادت ملتی ہے کہ یہ سارا نظام الگ الگ نہیں ہے۔ ایک ہی نظام ہے لیکن طرز فکر کی وجہ سے نظام میں بے شمار شعبے بن گئے ہیں۔

انبیاء کی طرز فکر

شیطان کی طرز فکر

انبیاء کی طرز فکر انسان کو اس گروہ میں شامل کر دیتی ہے جس گروہ کے افراد اللہ کے پسندیدہ ہیں۔ یہ اراد خوشی خوشی ہر وہ کام کرتے ہیں جس سے اللہ کی قربت کا احساس اجاگر ہوتا ہے اور ہر اس کام سے اجتناب کرتے ہیں جس سے شیطان خوش ہوتا ہے۔

انسان ازل سے اللہ سے واقف ہے لیکن اس کے باوجود کہ وہ اللہ سے واقف ہے اس بات پر اصرار کرتا ہے کہ وہ اللہ کو نہیں دیکھ سکتا۔ اس سے ہمکلام ہونا اس دنیا میں ممکن نہیں ہے۔

اللہ کو نہ دیکھنے کی وجہ اور اللہ کی قربت سے دوری اس لئے ہے کہ ہم نے یقین کو شک کے پردوں میں چھپا دیا ہے۔ جب ہمارے اندر یقین ہی نہیں ہے کہ ہم اللہ کو دیکھ سکتے ہیں اور اللہ سے ہمکلام ہو سکتے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ ہم نے خود اپنے اور اللہ کے درمیان دیوار بنا دی ہے۔

ازل کے ابتدائی مراحل میں قرآن پاک کے ارشاد کے مطابق جب اللہ نے "الست بربکم" کہا تو ہم "بلیٰ" کہہ کر اس بات کا اقرار کر چکے ہیں کہ اللہ ہمارا رب ہے۔

www.ksars.org

دنیا کا ہر فرد جانتا ہے کہ کافی دیر تک بیدار رہنے کے بعد طبیعت آدمی کو مجبور کرتی ہے کہ وہ سو جائے۔ پھر مجبور کرتی ہے کہ وہ بیدار ہو جائے۔ یہ سونا جاگنا ہی زندگی ہے۔

آدمی جب سو جاتا ہے تو ناسوتی دنیا سے قطع تعلق ہو جاتا ہے اور جب بیدار ہوتا ہے تو ماورائی یا لاشعوری دنیا سے تعلق قائم نہیں رہتا۔ ہر انسان کی مجبوری ہے کہ وہ دونوں دنیاؤں میں الٹ پلٹ ہوتا رہے۔ ناسوتی دنیا ایک قید خانہ ہے۔ اس قید خانے میں ہر ہر قدم پر پابندی ہے۔ پیروں میں بیڑیاں اور ہاتھوں میں ہتھکڑیاں ہیں۔ نہ ہم بیڑی اتار سکتے ہیں اور نہ ہی ہتھکڑی سے آزاد ہو سکتے ہیں۔ دوسری دنیا میں جس کو لاشعوری دنیا یا ماورائی عالم کہا جاتا ہے، بیڑی اور ہتھکڑی نہیں ہیں۔ وہاں آدمی آزاد ہے۔ پرواز کرتا ہے لیکن ایروپلین کی محتاجی نہیں ہے۔ کھانا کھاتا ہے مگر کچن اور چولہے وہاں نہیں ہوتے۔ کپڑے پہنتا ہے مگر ٹیکسٹائل مل اور فیکٹریاں وہاں نہیں ہیں۔ ہر چیز دستیاب ہیں۔ لیکن زر مبادلہ کا کوئی تصور نہیں......

رحمٰن

اور

شیطان

دو حدیں ہیں۔ دو راستے ہیں۔ دو طرزِ فکر ہیں۔

شیطان چونکہ خود راندۂ درگاہ ہے۔ اس لئے اس سرحد کے اندر جو بھی چلا جاتا ہے وہ راندۂ درگاہ ہو جاتا ہے۔ شیطان کا اعزاز چونکہ طوقِ لعنت ہے۔ اس لئے اس کے بہت ساتھی اس کے سارے پیروکار، طوقِ لعنت میں گرفتار ہیں......

www.ksars.org

اللہ رب العالمین نے، جو رحمٰن ہیں اپنی رحمت نچھاور کرنے کے لئے اپنے دوست، برگزیدہ بندے، اپنے قاصد، اپنے رسول دنیا میں اس لئے بھیجے ہیں کہ بندہ، بندہ بن کر آزادی کی زندگی گزارے...... آدمی شیطان کی پیروی کر کے طوقِ لعنت نہ پہنے......

پیغمبروں نے بتایاہے اور عمل کر کے دکھایاہے کہ اللہ کے ساتھ قریبی تعلق استوار کیاجاسکتاہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام......اور ان کی جماعت کے پیغمبروں نے خالق کائنات کی بادشاہی میں معزز رکن بننے کی ترغیب دی ہے۔ انہوں نے برملا اعلان کیا ہے کہ اللہ نے آدمی کو اپنی صفات پر تخلیق کیا ہے۔ اللہ آدمی کی رگ جان سے زیادہ قریب ہے۔ اللہ آدمی کے اندر بستا ہے۔ اللہ کے محبوب بندے آخری نبی باعث تخلیق کائنات محمد رسول اللہ ﷺ تشریف لائے۔ رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات کے مطابق......

اللہ کے محترم دوست، قریب ترین دوست، اللہ کے محبوب، اللہ کے تمام علوم کے امین رحمت للعالمین جب اپنے خالق سے ملنے مقام محمود گئے تو امت کے لئے اللہ نے صلوٰۃ (نماز) کا تحفہ عطا کیا......صلوٰۃ (نماز) خالق اور مخلوق ایک گائیڈ میپ ہے۔ یہ میپ صراط مستقیم کے لئے مشعل راہ اور جنت کے لئے نشان منزل ہے۔

وقار یوسف عظیمی، میرے بیٹے، میرے لخت جگر ہیں۔ حضور قلندر بابا اولیاءؒ کی گود میں کھیلے ہوئے ہیں۔ اپنا بچپن قلندر باباؒ کی انگلی پکڑ کر گزارا ہے۔ جوانی میں ان کی سرپرستی حاصل رہی ہے۔

مجھے خوشی ہے کہ ان کے قلم کو قدرت نے یہ وصف بخشا ہے کہ "معلم" جیسی کتاب منظر عام پر آگئی ہے......اظہار بیان، سادہ اور دلنشین ہے۔

کسی کتاب کی خوبی یہ ہوتی ہے کہ قاری کو اکتاہٹ نہ ہو اور کتاب کا پس منظر کتاب پڑھتے وقت آپ کے سامنے فلم بن جائے۔ تحریر کے الفاظ اگر کردار بن جائیں اور ان کرداروں میں جان پڑ جائے تو اس بات کی علامت ہے کہ مولف یا مصنف دل گداز اور صاحب طرز قلمکار ہے۔

www.ksars.org

میں سمجھتا ہوں کہ یہ سب میرے مرشد کریم حضور قلندر بابا اولیاءؒ کی تربیت کا کمال ہے کہ حکیم وقار یوسف عظیمیؔ نے اتنی اچھی کتاب تحریر کی ہے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائیں۔ آمین

خواجہ شمس الدین عظیمیؔ

مرکزی مراقبہ ہال

سرجانی ٹاؤن۔ کراچی

www.ksars.org

تخلیق

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

زندگی حرکت کا نام ہے۔ کائنات کا وجود حرکت کا مرہون منت ہے۔ سورج حرکت کر رہا ہے۔ یہ زمین جس پر ہم رہتے ہیں مسلسل حرکت میں ہے۔ زمین پر مخلوقات جن میں پہاڑ، دریا، سمندر، پرندے، مچھلیاں، درندے وغیرہ شامل ہیں اپنی زندگی کے لئے حرکت پر مجبور ہیں۔ اشرف المخلوقات انسان کے لئے بھی حرکت ضروری ہے۔

حرکت خواہ کسی بھی قسم کی ہو، قوت کی محتاج ہوتی ہے۔ قوت کے اظہار کے مختلف انداز ہیں۔ قوت خود تو غیر مرئی ہے لیکن نظر آنے والے بڑے بڑے عظیم الجثہ اجسام کو حرکت دیتی ہے۔

انسانی وجود کو متحرک رکھنے والی ایجنسی روح ہے۔ روح کیا ہے؟

روح اللہ کا امر ہے، یہ روح ہی ہے جسے یہ شرف حاصل ہوا کہ روز ازل اللہ نے اس سے بات کی۔

کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟

اس روز اللہ تعالیٰ نے ارواح سے یہ نہیں کہا تھا کہ میں تمہارا رب ہوں۔ اللہ تعالیٰ چاہتے تو یہ بات براہ راست بتا دیتے۔ اس کے بجائے اللہ تعالیٰ نے مخلوق سے پوچھا کہ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں۔ اس کا مطلب یہ لیا جا سکتا ہے کہ مخلوق کو جواب دینے کی چوائس دی گئی۔

یہ آواز سنتے ہی روح نے نظر اٹھا کر دیکھا ہو گا کہ یہ آواز کہاں سے آ رہی ہے اور کس کی آواز ہے؟

www.ksars.org

روح میں تجسس اور تلاش کے جذبوں نے سر اٹھایا۔ اب روح نے سوچا ہو گا کہ اللہ کے سوا کوئی اور بھی رب ہو سکتا ہے؟ ہر طرح کے سوچ بچار کے بعد مخلوق کی ارواح اس نتیجہ پر پہنچیں کہ اللہ کے سوا کوئی اور رب نہیں۔ اللہ ہی ہمارا رب ہے۔ اس نتیجہ پر پہنچنے کے بعد ارواح نے جواب دیا:

جی ہاں! (یعنی ہم اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ تو ہی ہمارا رب ہے)

اس سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ روح نے سب سے پہلے جس ہستی کی آواز سنی، جس ہستی کو تلاش کیا، جس ہستی کے بارے میں سوچا، تجزیہ کیا اور نتیجہ اخذ کیا، جس ہستی کو جیسے بھی اللہ نے چاہا دیکھا، جس ہستی سے بات کی وہ اللہ ہے۔

انسان کے مادی وجود کو حرکت دینے والی ایجنسی کا نام روح ہے۔ روح کی سماعت، تجسس، تلاش، تفکر، بصارت، تکلم کا سب سے پہلا مرکز اللہ ہے۔

زندگی حرکت ہے۔ حرکت کے لئے قوت چاہئے۔ قوت توانائی سے حاصل ہوتی ہے۔

توانائی کا خالق اللہ ہے۔

انسان کو حرکت میں رہنے کے لئے اللہ تعالٰی نے تقاضے تخلیق فرمائے۔ اس حرکت کو درست سمت میں رواں دواں رکھنے کے لئے رہنمائی عطا فرمائی۔

اللہ تعالٰی نے رہنمائی کا سلسلہ اپنے انبیاء کے ذریعے قائم فرمایا۔ انبیاء کرام علیہم السلام نے انسانوں کی تربیت و تعلیم اور معاشرہ کے استحکام اور ارتقاء کے لئے ٹھوس بنیادیں فراہم کیں۔

نبوت و رسالت کا یہ سلسلہ نوع انسانی کے سب سے بڑے معلم اور تہذیب انسانی کے سب سے بڑے معمار حضرت محمد ﷺ پر تمام ہوا۔

www.ksars.org

خاتم الانبیاء محمد ﷺ کی ذات گرامی رہتی دنیا تک کے فرد اور معاشرہ کے لئے توانائی کا منبع و ماخذ ہے۔ محمد ﷺ کا عشق قوت کے حصول کا سب سے موثر اور مستحکم ذریعہ ہے۔ محمد ﷺ کی تعلیمات فکر و عمل کو اس طرح تحریک دیتی ہیں کہ وہ ہمیشہ درست سمت میں رواں دواں رہتے ہیں۔ ارکان اسلام کے تحت تشکیل دیا گیا عبادات کا نظام اس کی ایک اعلیٰ مثال ہے۔ محمد ﷺ کے طرز فکر اور تعلیمات کے مطابق اللہ وحدہ لاشریک کی عبادت بندگی کے اقرار کے ساتھ کثیر پہلوی مقاصد کی تکمیل کرتی ہے۔ اس کا ایک پہلو افراد کے کردار کی تشکیل اور شخصیت کی تعمیر ہے۔ ایک پہلو انسانوں کے مابین اخوت و بھائی چارے کا قیام ہے۔ ایک پہلو انصاف و مساوات فراہم کرتے ہوئے معاشرہ کی تنظیم اور استحکام ہے۔

سائنسی علوم کے پھیلاؤ، نت نئے فارمولوں اور طریقوں کی دریافت سے انسان کی سوچ اور طرز زندگی پر گہرے اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔ سات سمندر پار کی افسانوی طلسماتی کہانیوں کی جگہ ٹیلی فون، ٹیلی ویژن، ہوائی جہاز اور کمپیوٹر جیسی سائنسی حقیقتیں خود طلسماتی کردار بن گئی ہیں۔ اطلاعات کا تیز رفتار بہاؤ جغرافیائی سرحدوں اور مملکتوں کے قوانین کو خاطر میں نہیں لا رہا۔ ان سب چیزوں نے انسانی ذہن کی سکت اور فہم و فراست میں بے انتہا اضافہ کیا ہے۔ اس شاندار اضافہ کی بدولت انسان جہاں اس قابل ہو رہا ہے کہ فاصلوں کو سمیٹ سکے اور دنیا کی وسعت کو برقرار رکھتے ہوئے اسے ایک گلوبل ویلیج میں تبدیل کر سکے۔ وہاں ایک صلاحیت یہ بھی پروان چڑھ رہی ہے کہ انسان اپنی روح سے وقوف حاصل کر کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ پیغام یعنی قرآن کے معانی اور مفہوم کو بہتر طور پر سمجھ سکے۔ اپنی روحانی اور ذہنی صلاحیت میں اضافہ کی بناء پر آج انسان اس قابل ہو گیا ہے کہ حضرت محمد ﷺ کی ذات اقدس اور آپ کی فکر و تعلیمات کو زیادہ گہرائی کے ساتھ سمجھ کر نوع انسانی کو فیضیاب کر سکے۔

محمد رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات پر مبنی نظام پوری دنیا کے لئے امن و سلامتی خیر و فلاح، تعمیر و ترقی، علوم و فنون کے فروغ کی ضمانت فراہم کرتا ہے۔ یہ نظام فرد اور معاشرہ کو توازن و اعتدال فراہم کرتا ہے۔ صرف رویوں اور اعمال میں ہی نہیں بلکہ یہ توازن انسان کے مادی تقاضوں کی تکمیل کے ساتھ ساتھ روحانی تقاضوں کی تکمیل کے اسباب فراہم کر کے پیدا کیا گیا ہے۔

www.ksars.org

اللہ تعالیٰ کی طرف سے صراط مستقیم پر محمد ﷺ کے بتائے ہوئے طریقوں پر چلنے والا مسافر اس دنیا میں عزت و سربلندی پاتا ہے اور آخرت میں کامیابی کی نوید اس کی منتظر ہے۔

ان بنیادی مقاصد کے حصول کے لئے ضروری ہے کہ اللہ کی کتاب قرآن کے الفاظ میں پوشیدہ معنی اور حکمتوں کو تلاش کیا جائے، محمد ﷺ کے احکامات پر محض لفظی طور پر ہی نہیں پورے معنوں کے ساتھ عمل کیا جائے۔ آپ ﷺ کے احکامات سے وابستہ حکمتوں اور مصلحتوں کو ہمیشہ پیش نظر رکھا جائے۔ ہم جانتے ہیں کہ کسی چیز کی روح ہی اس کی اصل ہے۔ ہمارے لئے ضروری ہے کہ اللہ کی آیات اور محمد ﷺ کے احکامات کی روح سے وقوف حاصل کیا جائے۔

کتاب معلم اللہ کی آیات اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے فرامین یعنی نور الٰہی اور نور نبوت سے تحریک پا کر لکھی گئی ہے۔ یہ کتاب اللہ کے حبیب محمد ﷺ کے خیالوں میں محو ایک طالب علم صحافی کی ابتدائی کوشش ہے۔

میری فکر و فہم کی ایک خاص سانچے میں تشکیل اللہ کے ایک عظیم ولی مرشد کریم حضور قلندر بابا اولیاء رحمتہ اللہ علیہ کی نظر کا اعجاز ہے۔

"معلم" کے خصوصی مخاطب کمپیوٹر دور میں جنم لینے والی نئی نسل کے اراکین ہیں۔ میں نے کوشش کی ہے کہ ارکان اسلام یعنی کلمہ، نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج کی ادائیگی کے طریقے بیان کرنے کے ساتھ ان عبادات کی معنویت اور مقصدیت کو بھی نوجوان طلبہ اور طالبات کے سامنے اجاگر کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور میری دعا ہے کہ کتاب معلم میں بیان کی گئی باتوں کو پڑھ کر میری قوم کے نوجوان دین اسلام کے ساتھ قلبی و ذہنی وابستگی میں اضافہ محسوس کریں۔ انہیں احساس ہوا کہ ان کا مسلمان ہونا ان کے لئے بے انتہا عزت اور فخر کا سبب ہے، وہ اپنے آپ کو پیدائشی مسلمان سے بڑھ کر شعوری مسلمان محسوس کرنے لگیں۔ یہ مقدس اور محترم احساسات ان میں دین اسلام کے لئے عملی طور پر کام کرنے کا جذبہ بیدار کریں۔ ان کی عبادت مرتبہ احسان کی حامل ہو جائے اور ان کی وہ باطنی نگاہ متحرک ہو جائے جسے روز ازل اللہ تعالیٰ کی تجلی کا دیدار ہو چکا ہے۔

www.ksars.org

آخر میں اپنی ایک ذاتی غرض کا اظہار...... آپ سے دعا کی التجا کے ساتھ میری روح، میرے قلب میرے وجود کو ہمیشہ اللہ کی محبوب ترین ہستی، باعث تخلیق کائنات حضرت محمد ﷺ کے عشق سے ضرب ملتی رہے۔ آمین!

اس دولت سرمدی میں میرے والدین، میری رفیقہ حیات، میری اولاد اور میرے تمام محبین، میرے ساجھی ہوں۔ آمین! یارب العالمین۔

وقار یوسف عظیمی

www.ksars.org

ایک مسلم گھرانہ

یہ تقریباً روز کا ہی معمول تھا۔ اویس شام کو دیر گئے جب گھر واپس لوٹتے تو ان کی بیوی اسماء ہونٹوں پر مُسکان سجائے اس کا استقبال کرتیں۔ بچے پاس آکر سلام کرتے، ہاتھ ملاتے، پیار کرتے۔ کبھی زیادہ شوخی میں ہوتے تو شور مچاتے ہوئے ان سے لپٹ جاتے۔ مگر اس سارے ہنگامے میں اکثر چھوٹا بیٹا فیضان جس کی عمر کوئی چار سال ہوگی شامل نہ ہوتا۔ اس کی وجہ یہ نہیں ہے کہ وہ کوئی خاموش طبیعت بچہ تھا یا اپنے بہن بھائیوں کی خوشی کے اس طرز اظہار سے متفق نہ تھا بلکہ وہ چاہتا تھا کہ سارا دن گھر سے باہر رہنے کے بعد واپسی پر اس کے ابو خود اسے ڈھونڈیں، منائیں اور پیار کریں۔ وہ کبھی کسی دروازے کی اوٹ میں، کبھی کسی پردے کے پیچھے چھپ جاتا۔

کیا فیضان گھر پر نہیں ہے؟ فیضان کہاں چلا گیا؟ اپنے لہجے میں حیرت لئے وہ بچوں سے پوچھتے۔

ابھی تو یہیں تھا شاید برابر والوں کے ہاں چلا گیا ہو۔ بیٹی بتاتی لیکن وہ اپنی امی کی اجازت کے بغیر تو کہیں نہیں جاتا۔ وہ اسماء سے پوچھتے کہ فیضان تمہیں بتا کر کہیں گیا ہے؟

نہیں۔

پھر وہ کہاں ہے؟ فیضان...... فیضان۔

فیضان کے بارے میں پوچھے گئے پہلے سوال کے ساتھ ہی کبھی کسی پردے کے پیچھے سرسراہٹ شروع ہو جاتی۔ کبھی کسی دروازے کا پٹ ہلنا شروع ہو جاتا۔ ساتھ ہی دبی دبی سی ہنسی کی آواز آنے لگتی۔ کبھی اسے کسی پردے کے پیچھے دو خوبصورت ننھے ننھے پاؤں حرکت کرتے نظر آجاتے۔ اویس وہاں جاکر اور اس طرف پشت کرکے آواز دیتے۔

فیضان کہاں ہے؟...... پیارا بیٹا کہاں ہے......؟

www.ksars.org

فیضان کے لئے اب اپنے آپ پر مزید قابو پانا مشکل ہو جاتا اور وہ اپنی معصوم سی آواز میں زور سے ہاؤ کہتا ہوا ان کے پیروں سے لپٹ جاتا۔ اویس یہ ظاہر کرتے کہ وہ اس زور دار آواز سے اور اس کے اچانک لپٹ جانے سے سہم گئے ہیں۔ اس پر فیضان کہتا ارے یہ تو میں ہوں آپ کا بیٹا......اویس اسے گود میں اٹھا کر اپنے سے لپٹا لیتے۔ اب فیضان انہیں سلام کرتا۔ سلام کا جواب دیتے ہوئے وہ اسے پیار کرتے۔ اسماء کبھی تو ایک طرف کھڑی ہوئی یہ سارا منظر مسکراتے ہوئے دیکھتی رہتیں، کبھی وہ اویس کو بچوں کے درمیان چھوڑ کر کچن میں چلی جاتیں اور کھانا لگانے کی تیاریاں شروع کر دیتیں۔

اویس احمد کمپیوٹر اور دیگر بزنس مشینوں کا کاروبار کرنے والی ایک فرم کے مالک ہیں۔ اویس احمد نے تعلیم سے فراغت کے چند سالوں بعد ابتداء میں تھوڑے سرمائے سے کراچی میں ذاتی کاروبار کا آغاز کیا۔ آٹھ دس سال کے اندر اندر ان کا کاروبار اتنا بڑھا کہ انہیں نہ صرف کراچی میں پہلے کی نسبت ایک بڑی جگہ پر اپنا آفس اور شوروم قائم کرنے کی ضرورت پیش آئی بلکہ ان کی کمپنی کے ذیلی دفاتر لاہور اور اسلام آباد میں بھی قائم ہو گئے۔ کچھ عرصہ بعد اویس نے سوفٹ وئیر ڈویلوپمنٹ کا شعبہ بھی قائم کر لیا۔ اس شعبہ میں اویس کے کاروباری تعلقات پاکستان کے علاوہ امریکہ، یورپی ممالک، متحدہ عرب امارات، مصر، سنگاپور، ملائیشیا وغیرہ تک پھیل گئے۔ اویس نے بزنس ایڈمنسٹریشن میں ماسٹر ز کیا تھا۔ ایم بی اے کرنے کے بعد تین سال تک انہوں نے ایک بڑی کمپنی میں بحیثیت اسسٹنٹ منیجر مارکیٹنگ ملازمت کی پھر اپنا ذاتی کاروبار شروع کیا۔ اویس کی عملی زندگی کا آغاز ہی ہوا تھا کہ ان کے والدین نے شادی پر اصرار شروع کر دیا اور ان کے لئے خاندان کی ایک لڑکی اسماء کو پسند کیا۔ پھر ایک روز اویس بڑی دھوم دھام سے اسماء کو اپنی رفیقہ حیات بنا کر گھر لے آئے۔ گو کہ یہ شادی خالصتاً والدین کی طے کردہ تھی مگر ایک دوسرے کو پا کر دونوں کو ایسا لگا جیسے انہوں نے گوہر مقصود پا لیا ہو۔ اسماء ایک نیک دل اور خدا ترس خاتون تھیں۔ بزرگوں کا احترام کرنے والی، چھوٹوں سے شفقت کے ساتھ پیش آنے والی، سگھڑ اور سلیقہ مند۔ شادی کے ابتدائی مہینوں میں جبکہ اویس ملازمت کرتے تھے، اس وقت بھی مالی لحاظ سے کوئی تنگی نہ تھی۔ پھر جب اویس نے کاروبار شروع کیا تو چند سالوں میں پیسے کی فراوانی ہو گئی۔ اس کے باوجود اسماء بے جا نمود و نمائش اور فضول خرچی سے گریز کرتیں۔

www.ksars.org

اویس اور اسماء کو اللہ تعالیٰ نے خوبصورت، ذہین اور سعادت مند اولاد کی نعمت سے بھی خوب نوازا۔ ان کے چار بچے ہیں۔ دو بیٹے، دو بیٹیاں۔ چاروں زیر تعلیم ہیں۔ اس وقت بڑا بیٹا نعمان نویں کلاس میں تھا۔ چھوٹی بیٹی سندس ساتویں کلاس میں، اس کے بعد بیٹی امل چوتھی کلاس میں اور سب سے چھوٹا بیٹا فیضان کے جی ٹو میں۔

نعمان پڑھائی کے لحاظ سے ایک اوسط درجہ کا طالب علم تھا۔ وہ پڑھائی کے ساتھ ساتھ اسکول میں ہونے والی مختلف غیر نصابی سرگرمیوں میں حصہ لیتا۔ گذشتہ سال اسکول میں منائے جانے والے اسٹوڈنٹ ویک میں اس نے تقریر اور بیت بازی کے مقابلوں میں اپنی کلاس کی نمائندگی کی۔ تقریر میں اس نے اسکول میں دوسری پوزیشن حاصل کی۔ البتہ بیت بازی میں کوئی خاص کارکردگی نہ دکھا سکا۔

بڑی بیٹی سندس پڑھائی میں تیز تھی لیکن اسے غیر نصابی سرگرمیوں سے زیادہ دلچسپی نہ تھی۔ گھر میں وہ زیادہ وقت پڑھائی میں مصروف رہتی۔ کبھی کبھار اپنی امی کے ساتھ کچن میں جا کر ان کا ہاتھ بھی بٹا دیتی۔

چھوٹی بیٹی امل شرارتی اور کھیل کود کی شوقین تھی۔ اسے مِس بننے کا شوق تھا۔ اس نے ایک رجسٹر میں بہت سے بچوں کے نام لکھے ہوئے تھے۔ وہ روز اسکول سے آکر یہ رجسٹر کھولتی اور ایک ایک نام پکار کا اٹینڈینس لیا کرتی تھی۔ امل گڑیوں کے ساتھ کھیل کر بھی بہت خوش ہوتی تھی۔ اس کے پاس چھ یا سات مختلف گڑیاں تھیں، امل نے ہر گڑیا کے الگ الگ نام رکھے ہوئے تھے۔

فیضان سب سے چھوٹا ہونے کی وجہ سے ماں باپ اور بھائی بہنوں کا بہت لاڈلا تھا۔ وہ بڑا پھرتیلا اور حاضر جواب تھا۔ اس کی پیاری پیاری باتوں سے سب ہی محظوظ ہوتے تھے۔ فیضان بعض اوقات اویس یا اسماء سے بڑے دلچسپ سوالات کیا کرتا۔

اویس رات کے کھانے کے بعد اکثر اپنے گھر والوں کے ساتھ ایک محفل جماتے۔ موقع کی مناسبت سے یہ محفل کبھی مختصر ہوتی اور کبھی دیر تک جاری رہتی۔ اس دوران بیوی کی دن بھر کی روداد، بچوں کے اسکول کی باتوں سے لے کر تازہ ترین خبروں اور حالات وواقعات پر تبصرہ بھی ہوتا۔

www.ksars.org

اویس اپنے بچوں سے ان کی تعلیمی سرگرمیوں اور کھیل کود کے بارے میں گفتگو کے ساتھ دیگر موضوعات پر بھی باتیں کرتے۔ لڑکوں کے شوق کمپیوٹر، موٹر سائیکل، کرکٹ، پتنگ بازی، جانوروں کا پالنا وغیرہ جبکہ لڑکیوں کے شوق میں کمپیوٹر، انٹیریئرڈیکوریشن، گڑیا، کچن اور مِس بننا وغیرہ پر باتیں ہوتیں۔ اویس اپنے بچوں کو اپنے ساتھ پیش آنے والے بعض دلچسپ واقعات بھی سناتے۔ اس کے علاوہ بچوں کی تعلیمی اور تربیتی ضرورت سمجھتے ہوئے ان کے ساتھ مختلف سماجی و معاشرتی موضوعات، دینی معاملات اور ملکی صورتحال پر بھی گفتگو کیا کرتے۔ چھٹی کا پورا دن اویس عموماً گھر پر ہی گزارتے اور بیوی بچوں کے ساتھ کھیل کود اور گپ شپ کیا کرتے۔ اویس اور اسماء کی اپنے بچوں کے ساتھ گفتگو بھی بڑی دلچسپ ہوا کرتی تھی۔

اویس بزرگوں سے بھی بہت عقیدت رکھتے تھے۔ اسماء بھی ان کی ہم خیال تھیں۔ اویس ڈاکٹر غلام جیلانی برق، خواجہ شمس الدین عظیمی، ڈاکٹر حمید اللہ، ممتاز مفتی، اشفاق احمد اور دیگر دانشوروں کی تحریریں بہت ذوق و شوق سے پڑھتے۔ انہیں شاہ عبدالطیف بھٹائیؒ، بابا غلام فریدؒ اور علامہ اقبالؒ کا کلام بہت پسند تھا۔ اویس نے مثنوی مولانا روم کا مطالعہ بھی کیا ہوا تھا۔

اویس اکثر عظیمی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے۔ کبھی اکیلے ہی ان کے پاس چلے جاتے اور کبھی اسماء اور بچوں کو ساتھ لے جاتے۔ عظیمی صاحب ان سب سے بہت شفقت سے پیش آتے۔

خواجہ شمس الدین عظیمی صاحب کی عمر اس وقت ستر سال سے زائد ہے۔ قرآنی علوم میں روحانی نقطہ نگاہ سے تفکر اور روحانیت ان کے خصوصی دلچسپی کے موضوعات ہیں۔ انہوں نے روحانی علوم کے فروغ کے لئے بہت لگن اور بڑی محنت سے کام کیا۔ ملکی و غیر ملکی اخبارات و رسائل میں ان کی تحریریں شائع ہوئیں۔ روحانیت و تصوف کے موضوعات پر کئی کتابیں بھی تحریر کیں۔ ان کے قارئین اور عقیدت مندوں کا ایک وسیع حلقہ ہے جو پاکستان کے علاوہ دنیا کے کئی ممالک میں پھیلا ہوا ہے۔ عظیمی صاحب کے مریدین اور قریبی عقیدت مند احتراماً انہیں باباجی یا اباجی کہہ کر مخاطب کرتے ہیں۔ اویس کے بچے بھی ان سے بہت مانوس تھے اور انہیں بہت پیار اور اپنائیت سے باباجی کہتے۔ عظیمی

www.ksars.org

صاحب ایک عمر رسیدہ شخص ہیں لیکن اویس نے انہیں ہمہ وقت کسی نہ کسی کام میں مصروف ہی دیکھا۔ وہ جوانوں کی طرح چاق وچوبند اور فعال نظر آتے۔ اویس نے نہ صرف روحانی لحاظ سے ان سے فیض حاصل کیا بلکہ عملی زندگی بہتر طور پر گزارنے کے لئے ان سے بہت کچھ سیکھا۔

www.ksars.org

اللہ اور اس کے رسول کی باتیں

شعبان کا مہینہ تھا۔ ایک روز اویس شام کو کچھ دیر سے گھر پہنچے تو اسماء اور بچوں کو اپنا منتظر پایا۔ ابھی سب کھانے کے لئے میز پر بیٹھے ہی تھے کہ اویس نے بچوں سے پوچھا:

عمرہ اور دربار نبوی ﷺ میں حاضری کے لئے کون کون جانا چاہتا ہے؟

مجھے لے چلیں، مجھے بھی لے چلیں، میں بھی جاؤں گی۔ چاروں بچے ایک ساتھ بول بڑے۔

اسماء کچن سے دوڑی دوڑی آئیں اور پوچھا کیا کہا، عمرہ کے لئے جانا ہے؟ انشاء اللہ ہم سب جائیں گے۔ اسماء نے گویا سب کی ترجمانی کی۔

ٹھیک ہے، انشاء اللہ ہم سب چلیں گے۔

اویس کے تین بچوں نے قرآن پاک ختم کر لیا تھا جبکہ فیضان ابھی قاعدہ پڑھ رہا تھا۔

اس روز کھانے کے دوران اور کھانے کے بعد مکہ اور مدینہ کی ہی باتیں ہوتی رہیں۔ اللہ کی باتیں......اللہ کے رسول ﷺ کی باتیں......

اویس اور اسماء ایک بار پہلے بھی بیت اللہ اور دربار رسول ﷺ میں حاضری کی سعادت حاصل کر چکے ہیں۔ ان کے بچوں کے لئے یہ پہلا موقع تھا۔

ہم کب جائیں گے؟ امل نے اپنے ابو سے پوچھا۔

انشاء اللہ اگلے ماہ کسی تاریخ کو۔

www.ksars.org

اگلے ماہ یعنی رمضان میں، سندس نے پوچھا۔

جی میری بیٹی۔ اویس نے بہت پیار سے جواب دیا۔

عمرہ کیا ہوتا ہے؟ فیضان نے پوچھا۔

عرب کے شہر مکہ میں ایک مسجد ہے جسے مسجد الحرام کہتے ہیں۔ اس مسجد کے صحن میں ایک چھوٹی سی عمارت ہے اسے کعبتہ اللہ یا اللہ کا گھر کہتے ہیں۔

میں نے تو کعبہ دیکھا ہے وہاں سے اذان کی آواز آتی ہے۔ فیضان نے معصومیت سے کہا۔

ابو! ٹی وی پر جو اذان آتی ہے یہ اس کے بارے میں بتا رہا ہے۔ سندس نے وضاحت کی۔

عمرہ کسے کہتے ہیں؟ فیضان نے پھر پوچھا۔

اللہ کی وحدانیت اور بندگی کا اقرار کرتے ہوئے مسجد الحرام میں حاضر ہو کر اللہ کی حمد و ثناء کرتے اور دعائیں مانگتے ہوئے خانہ کعبہ کے گرد چکر لگانا۔ یعنی طواف کرنا اس کے بعد خانہ کعبہ کے قریب واقع دو پہاڑیوں صفا و مروہ کے درمیان چلنے یعنی سعی کے عمل کو عمرہ کہا جاتا ہے۔

کیا اللہ میاں خانہ کعبہ کے اندر رہتے ہیں؟ فیضان نے پوچھا۔

بابا جی تو کہتے ہیں کہ اللہ میاں ہر جگہ ہیں۔ وہ تمہارے دل میں رہتے ہیں۔ نعمان بولا۔

کعبہ کو اللہ کا گھر کہا جاتا ہے۔ کعبہ وہ مقدس مقام ہے جس کی طرف رخ کر کے مسلمان اللہ کی عبادت کرتے ہیں، اس کی بندگی کا اقرار کرتے ہیں۔ اس طریقہ عبادت کو صلوٰۃ کہتے ہیں۔ کعبہ اللہ کے ماننے والوں کو مرکزیت فراہم کرتا ہے چونکہ یہ مرکز اللہ کے حکم پر بنایا گیا ہے اس لئے اس مقام پر اللہ کی بے شمار رحمتیں اور برکتیں نازل ہوتی

www.ksars.org

رہتی ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ ہر جگہ موجود ہے۔ یہ ساری کائنات اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ اکیلا اس کا مالک اور منتظم ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا خالق ہے۔ وہ بہت مہربان ہے۔ ہم جہاں کہیں بھی اللہ کو پکاریں، وہ ہماری سنتا ہے۔

کیا یہ ساری دنیا اللہ نے اکیلے بنائی ہے؟ خود ہماری زمین ہی بہت بڑی ہے۔ سندس نے لہجہ میں حیرت لئے ہوئے کہا۔

یہ ساری دنیا زمین، آسمان، چاند، ستارے، انسان، جانور ان سب کو اللہ نے بنایا ہے۔

اور فرشتوں اور جنات کو؟ فیضان نے پوچھا۔

فرشتوں کو، جنوں کو، ساری کائنات میں، زمین میں، آسمان میں جو بھی مخلوق ہے سب کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ بہت مہربان ہے۔ اللہ نے ساری کائنات محبت کے ساتھ بنائی ہے۔ اللہ نے ہوا بنائی ہے، پانی بنایا ہے۔ ہمارے کھانے پینے اور استعمال کے لئے قسم قسم کی چیزیں پیدا کی ہیں۔ اللہ کی رحمت ہر طرف چھائی ہوئی ہے۔

ہماری کلاس میں ایک لڑکی کہہ رہی تھی کہ اس کی امی کہتی ہیں کہ جو بچہ جھوٹ بولے گا۔ اللہ میاں اس کی زبان جلتے ہوئے کوئلہ سے جلائیں گے۔ وہ کہہ رہی تھی کہ اسے اللہ سے بہت ڈر لگتا ہے۔

ابو! کیا اللہ میاں بچوں کی زبانیں جلائیں گے؟ امل نے درمیان میں ایک نئی بات چھیڑ دی۔

اویس نے اس کے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیر کر کہا۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے بہت پیار کرتے ہیں۔ چھوٹے بچے بہت معصوم ہوتے ہیں۔ اللہ میاں کو بچے بہت اچھے لگتے ہیں۔ جب ہی تو ہر بچہ معصوم اور خوبصورت لگتا ہے۔ اگر اللہ میاں کو بچے پیارے نہ ہوتے تو وہ انہیں اتنا پیار اور اتنا خوبصورت کیوں بناتا؟ جو بچے سے پیار کرتا ہے وہ اس کی زبان کیوں جلائے گا۔

کوئی بچہ اگر جھوٹ بولے تو اللہ میاں اس کی زبان نہیں جلائیں گے؟ فیضان نے پوچھا۔

www.ksars.org

جہاں تک جھوٹ بولنے کا تعلق ہے تو یہ بات سمجھ لو کہ جھوٹ بولنا بری بات ہے۔انسان کو سچ بولنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ سچ بولنے والوں کو پسند کرتے ہیں۔ جھوٹ بولنا اللہ کو پسند نہیں ہے۔ اویس نے اس کے گال پر پیار سے تھپتھپاتے ہوئے کہا۔

کیا اللہ تعالیٰ ہم سے بہت پیار کرتے ہیں۔امل نے پوچھا۔

اچھا یہ بتاؤ تمہاری امی تم سے کتنا پیار کرتی ہیں؟

بہت زیادہ بہت ہی زیادہ امل نے دونوں بازو دائیں بائیں پھیلاتے ہوئے کہا۔

تمہاری امی اگر کسی بات سے تمہیں منع کریں تو کیا وہ کام کروگے؟

نہیں کریں گے۔سب نے ایک ساتھ کہا: اسماء نے ممتا کے بھرپور جذبوں کے ساتھ مسکراتے ہوئے اپنے بچوں کو دیکھا۔

کیوں نہیں کروگے؟ اسماء نے پیار بھرے لہجے میں بچوں سے پوچھا۔

اس لئے کہ اپنے امی ابو کا کہنا ماننا چاہئے۔ امی ابو اگر کسی کام سے منع کرتے ہیں تو بچوں کو وہ کام نہیں کرنا چاہئے۔اگر کسی بچہ کی امی کو پتہ چلے کہ بچہ نے ان کا کہنا نہیں مانا تو انہیں اچھا نہیں لگے گا۔امل جلدی جلدی بولی۔

تم کوئی ایسا کام کرنا چاہو گی جو تمہاری امی کو اچھا نہ لگے؟ اویس نے پوچھا۔

نہیں۔امل نے کہا۔

کیوں؟

اس لئے کہ ہماری ماں ہم سے پیار کرتی ہیں، ہمارا بہت خیال رکھتی ہیں۔

www.ksars.org

سندس نے اپنی ماں کے ہاتھوں کو پیار کرتے ہوئے کہا۔

اور تم؟ اویس نے چاروں بچوں کی طرف نظر ڈالتے ہوئے کہا۔

ہم بھی ان سے بہت پیار کرتے ہیں۔ ہم آپ سے بھی بہت پیار کرتے ہیں۔

چاروں ایک ساتھ بولے۔ بچوں کے اس اظہار پر اویس اور اسماء خوشی سے مسکرانے لگے۔ چند لمحوں بعد اویس نے پوچھا۔

تمہاری امی ابو تم سے بہت پیار کرتے ہیں۔ تمہیں معلوم ہے کہ یہ پیار کہاں سے آیا؟

بچے حیران نظروں سے اپنے ابو کو دیکھنے لگے۔ نعمان اس سوال پر مسکرانے لگا۔

کیوں نعمان بھائی آپ کیوں مسکرائے؟ سندس نے پوچھا۔

بھئی آپ ہمارے امی ابو ہیں۔ آپ کو اپنے بچوں سے پیار ہو گا ہی۔ نعمان نے اپنے والدین کی طرف خوشی سے دیکھتے ہوئے کہا۔

مگر ذرا غور تو کرو۔ پیار کیوں ہو گا۔ اویس نے نعمان سے کہا۔

غور کرنے کے لئے بڑی عجیب باتی کہی ہے۔

یہ بات اس وقت شاید تمہیں عجیب لگ رہی ہو مگر جب تم غور و فکر کرو گے تو یہ حقیقت تمہارے سامنے آئے گی کہ ماں باپ کے دل میں بچوں کے لئے پیار اللہ تعالیٰ ڈالتے ہیں۔ بچوں کے لئے ماں باپ کے دل میں پایا جانے والا پیار اللہ کی محبت اور رحمت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے۔

www.ksars.org

میری سمجھ میں آرہاہے چونکہ اللہ تعالیٰ بچوں سے پیار کرتے ہیں اس لئے انہوں نے ماں اور باپ کے دل میں بھی بچوں کے پیار ڈال دیاہے۔امل نے بات سمجھتے ہوئے کہا۔

ابھی تم نے کہا تھا تم کوئی ایسا کام نہیں کروگی جو تمہاری امی کو چھانہ لگے۔اویس نے امل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

جی!امل نے جواب دیا۔

تم نے یہ بھی کہاہے کہ تم ایسااس لئے نہیں کروگی کیونکہ تمہاری امی تم سے پیار کرتی ہیں،تمہاراخیال رکھتی ہیں۔

جی!

اور تمہیں یہ بھی پتہ چل گیا کہ تمہارے ماں باپ کے دل میں تمہارے لئے یہ پیار اللہ نے ڈالا ہے۔

جی بالکل!

اللہ تعالیٰ آپ سب سے بہت پیار کرتے ہیں۔ان کے پیار کی کوئی انتہا نہیں ہے۔میرے بچو!آپ کو ایسا کوئی کام نہیں کرنا چاہئے جو اللہ کو اچھانہ لگے۔جھوٹ اس لئے نہیں بولنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ بولنے کو پسند نہیں کرتے۔

مجھے تو اللہ میاں بہت اچھے لگتے ہیں۔جو کام اللہ کو پسند نہیں میں نہیں کروں گا۔میں کبھی جھوٹ نہیں بولوں گا۔کیوں ٹھیک ہے نا؟فیضان نے اپنے ابو سے کہا۔

بالکل ٹھیک بیٹے شاباش۔گڈبوائے۔اویس نے خوشی کا اظہار کیا۔

اللہ کو کون کون سے کام پسند ہیں؟سندس نے سوال کیا۔

www.ksars.org

اللہ تعالیٰ سچ بولنے کو پسند کرتے ہیں۔ دوسروں کے ساتھ ہمدردی کرنے اور ان کے کام آنے کو پسند کرتے ہیں۔ والدین کی فرمانبرداری اور ان کے ساتھ حسن سلوک کو پسند کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ پڑوسیوں کے ساتھ اچھے سلوک کو پسند کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو صفائی پسند ہے۔ اللہ تعالیٰ کو یہ پسند ہے کہ انسان علم حاصل کرے۔ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو علم حاصل کرنے اور اپنی تخلیقات میں غور و فکر کرنے کا حکم دیا ہے۔ بچو! زیادہ سے زیادہ علم حاصل کرو۔ تم سب پڑھ لکھ کر اپنا اپنے والدین اور قوم کا نام روشن کرو گے تو تمہارا یہ عمل اللہ کی خوشنودی کا ذریعہ بنے گا۔

اللہ تعالیٰ کو کون کون سی باتیں پسند نہیں ہیں؟ امل نے پوچھا۔

اللہ تعالیٰ کو جھوٹ پسند نہیں ہے۔ کسی انسان کا دوسرے انسان کو تکلیف پہنچانا، ظلم و ناانصافی، پڑوسیوں کے ساتھ برا سلوک اللہ کو پسند نہیں ہے۔ لوگوں کا اپنے آپ کو اور اپنے ماحول کو صاف نہ رکھنا بھی اللہ کو ناپسند ہے۔ علم حاصل نہ کرنا بھی اللہ کو پسند نہیں۔

سندس نہایت توجہ کے ساتھ سن رہی تھی۔ اس کے ذہن میں ایک سوال آیا۔

اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ کیا چیز ناپسند ہے؟

اللہ ایک ہے۔ اللہ نے ساری کائنات بنائی۔ کائنات میں بسنے والی ہر مخلوق کو پیدا کیا۔ اللہ تعالیٰ اکیلا ساری کائنات کا مالک ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ عبادت اور بندگی صرف اللہ کے لئے ہے۔ اگر کوئی شخص اللہ کے سوا کسی اور کی عبادت کرے تو یہ اللہ کو سب سے زیادہ ناپسند ہے۔ اگر کوئی شخص اللہ کو اپنا رب مانے لیکن اس کے ساتھ کسی اور کو بھی اس کا شریک ٹھہرائے، یہ بات بھی اللہ کو بالکل پسند نہیں۔ عبادت صرف اور صرف اللہ کے لئے ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

اللہ ہم سے کیا چاہتا ہے؟ نعمان نے سوال کیا۔

www.ksars.org

اللہ کی عبادت کی جائے۔ اللہ کے سوا اور کسی کی عبادت نہ کی جائے۔ جن کاموں کے کرنے کا اللہ نے حکم دیا ہے وہ کام کئے جائیں۔ جن کاموں سے اللہ نے منع کیا ہے۔ وہ کام نہ کئے جائیں۔ بغور دیکھا جائے تو اس میں بھی سراسر انسانوں کا ہی فائدہ ہے۔

اس میں انسانوں کا ہی فائدہ ہے......وہ کیسے؟ نعمان نے حیرت کے ساتھ اویس سے سوال کیا۔

عبادت تو اللہ کے لئے کی جاتی ہے، نیکی کے کام بھی اس لئے کئے جاتے ہیں کہ اللہ خوش ہو۔ نیک کام کرنے سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتے ہیں۔ یہ بات عبادت کرنے والے فرد کے لئے ذاتی طور پر اطمینان اور تسکین کا سبب تو ہو سکتی ہے لیکن اس سے دوسرے لوگوں کو کیا فائدہ ہوتا ہے؟ سندس کا اشتیاق اور تجسس بڑھتا جا رہا تھا۔

جی ابو! اگر میں پابندی سے نماز ادا کروں، روزے رکھوں، رات بھر نفل ادا کروں، قرآن کی تلاوت کروں تو اس سے میرا رب مجھ سے خوش ہو گا لیکن دوسرے لوگوں کو میری ان عبادتوں سے کیا فائدہ پہنچے گا؟ نعمان نے بہت اہم بات پوچھی۔

تم نے بالکل ٹھیک کہا کہ عبادت تو صرف اللہ کے لئے ہی ہے۔ عبادت دراصل اللہ کی بندگی کا اقرار کرتے ہوئے اس کی مرضی کے مطابق زندگی بسر کرنا اور کائنات کی تخلیق کا مقصد جاننا ہے۔ اویس نے بچوں کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

آپ کی باتیں درست ہیں لیکن میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ میری عبادتوں سے دوسرے لوگوں کو کیا فائدہ پہنچے گا؟

جی بیٹے! میری یہ باتیں تمہارے سوال کے جواب میں ہی ہیں۔ عبادت اللہ اور بندے کے درمیان ایک تعلق ہے۔ لیکن یہ صرف رسمی تعلق نہیں ہے۔ اللہ اور بندے کے درمیان یہ تعلق اس کی ساری زندگی کا احاطہ کئے

www.ksars.org

ہوئے ہے۔ اس تعلق کا تقاضہ ہے کہ انسان اللہ کی مشیت، اللہ کی مرضی اور اللہ کے ارادے کے بارے میں زیادہ سے زیادہ جاننے کی کوشش کرے۔

ہم اس بارے میں کیسے جان سکتے ہیں؟ سندس نے پوچھا۔

قرآن اور اللہ کے نبی حضرت محمد ﷺ کی تعلیمات کے ذریعے انسان اللہ کی مشیت سے بخوبی آگاہ ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی تخلیقات پر، اللہ کی نشانیوں پر غور کرو۔ تمہیں ہر جگہ ایک نظم وضبط ہم آہنگی و توازن نظر آئے گا۔ اپنے ارد گرد بھی نظر دوڑاؤ۔ ہر طرف اللہ کی نشانیاں پھیلی ہوئی ہیں۔ زمین اور اس کی کشش یعنی گریویٹی، کرہ ارض پر ایک چوتھائی خشکی اور تین چوتھائی پانی یعنی سمندر، سمندر سے بخارات کے ذریعے بادلوں کا بننا، ان بادلوں کا سمندر سے خشکی کی طرف سفر کرنا، خشکی پر آکر ان بادلوں کا برسنا اور زمین کو حیات وزرخیزی عطا کرنا، اونچے اونچے پہاڑوں پر برف کا جمنا، اس برف کا پگھلنا اور اس سے دریاؤں کا نکلنا، ان دریاؤں کا زمین کو سیراب کرتے ہوئے سمندر میں جا گرنا یہ سب اللہ کی نشانیاں ہیں۔ اللہ کی کروڑوں اربوں نشانیوں میں سے صرف سمندر، بادل، بارش، برف پوش پہاڑ اور دریاؤں کی تخلیق پر ہی غور کرو۔ تمہیں علم ہو جائے گا کہ یہ سارا عظیم الشان نظام کس کے لئے چلایا جا رہا ہے۔ یہ سارا انتظام انسانوں اور زمین پر بسنے والی دوسری تمام مخلوقات کو رزق کی فراہمی، صحت، خوشی اور سکون فراہم کرنے کے لئے قائم کیا گیا ہے۔

کیا بارش اس لئے برستی ہے کہ مجھے خوشی حاصل ہو؟ نعمان نے کہا۔

ہاں میرے بچو! ہمارا پیارا اللہ بارش اس لئے برساتا ہے کہ لوگوں کو خوشی حاصل ہو۔

اے میرے اللہ! تو کتنا پیارا ہے۔ امل نے بڑے پیار سے کہا۔

اگر اللہ میاں مجھے مل جائیں تو میں انہیں خوب پیار کروں۔ اے اللہ! تو مجھے اپنی گود میں بٹھا لے۔ فیضان میاں بھی پیچھے رہنے والے نہیں تھے۔

www.ksars.org

بیٹے! تمہیں شاید اس بات کا احساس نہ ہو لیکن تمہیں اللہ نے اپنی رحمتوں بھری آغوش ہی میں تو رکھا ہوا ہے۔

سچ ابو!

بالکل سچ بیٹے!

کیا اللہ میاں مجھ سے پیار کرتے ہیں؟ وہ مجھے جانتے ہیں؟ انہیں میرا نام معلوم ہے؟ انہیں میرا نام کس نے بتایا ہے؟ اللہ سے قربت محسوس کر کے فیضان خوشی سے جھوم اٹھا اور ایک ساتھ کئی سوال کر ڈالے۔

فیضان کے بچے چپ ہو جا، میرے سوال کا جواب ملنے لگتا ہے اور تو بیچ میں بول پڑتا ہے۔ امل نے چھوٹے بھائی کو لاڈ بھری ڈانٹ پلائی۔

ارے بیٹی! اس کے معصوم سوالات تو دل کے تاروں کو چھیڑ دیتے ہیں۔ اویس نے فیضان کے معصومانہ سوالات پر خوش ہوتے ہوئے کہا۔

فیضان بیٹے! اللہ میاں آپ کو جانتے ہیں۔ انہیں آپ کا نام بھی معلوم ہے۔ رہا یہ سوال کہ انہیں آپ کا نام کس نے بتایا ہے۔ بھئی اللہ کو آپ کا، میرا، آپ کا امی کا، بھائی بہنوں کا سب کا نام معلوم ہے۔ اللہ کو کسی سے پوچھنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اللہ کے علم میں سب کچھ ہے۔

اویس اور بچوں کے درمیان یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ اسماء کمرہ میں داخل ہوئیں اور بولیں:

جناب عالی! کچھ اندازہ ہے کتنی رات گزر چکی ہے۔ ساڑھے بارہ بج رہے ہیں۔

اوہو، باتوں باتوں میں پتہ ہی نہ چلا۔

ابو! آپ کے ساتھ باتوں میں وقت گزرنے کا احساس ہی نہیں ہوتا۔ نعمان گھڑی دیکھتے ہوئے بولا۔

www.ksars.org

اویس نے مسکراتے ہوئے نعمان کے کندھے کو شفقت سے تھپکایا۔

مما!ہماری سٹنگ چلنے دیں۔ صبح تو چھٹی ہے۔ نعمان نے ماں سے مطالبہ کیا۔

کئی ہفتوں بعد ابو سے آج اتنی دیر تک باتیں ہوئیں۔جی چاہتا ہے کہ یہ باتیں ہوتی رہیں۔

بیگم صاحبہ!بچے ابھی یہ محفل برخاست کرنے کے موڈ میں نہیں ہیں۔

آپ کل صبح سویرے سے اٹھے ہوئے ہیں۔ تھک گئے ہوں گے،اب آرام کریں۔

بچوں کے ساتھ باتوں میں وقت گزرنے کا احساس رہا نہ تھکن محسوس ہوئی۔ اپنے پیارے بچوں کے ساتھ باتیں کرتے ہوئے جو خوشی حاصل ہوتی ہے وہ بھی توانائی دیتی ہے۔ کسی کام میں اگر آپ کی بہت زیادہ دلچسپی ہو تو تھکن کا احساس نہیں ہوتا اطمینان اور سکون ملتا ہے۔اطمینان قلب اور سکون سے جسم میں انرجی دوڑ جاتی ہے۔

ٹھیک ہے جیسے آپ کی مرضی۔چائے یا کافی کا موڈ ہے؟اسماء نے اپنے شوہر سے پوچھا۔

واہ کیا اچھی بات کی۔ میرے لئے گرما گرم کافی اور بچوں کے لئے ایک ایک گلاس دودھ۔ اویس نے اپنی بیوی کی طرف ستائشی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

او کے۔اسماء کچن کی طرف جانے کے لئے مڑی ہی تھیں کہ فیضان نے آواز لگائی میرے لئے فرنچ فرائز اور ٹماٹو کیچپ۔

ابھی لائی!

سردیوں کے دن تھے۔ کراچی میں شدید سردی تو کبھی کبھار ہی ہوتی ہے۔ اس روز بھی موسم کچھ زیادہ ٹھنڈا نہ تھا مگر اس وقت خشکی میں کچھ اضافہ ہو گیا تھا۔ بچوں نے ہلکے سوئیٹر پہن لئے۔ سندس جا کر اویس کے لئے پانی لے آئی۔

www.ksars.org

ابو! آپ یہ چادر اوڑھ لیں۔

تھینک یو بیٹی۔

ابو! آپ کہہ رہے تھے کہ اللہ کی تخلیقات میں ہمیں ہر جگہ ایک نظم وضبط اور توازن نظر آتا ہے۔ نعمان نے گفتگو دوبارہ شروع کی۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو ایک مقررہ وقت تک زندگی گزارنے کے لئے اس زمین پر بھیجا ہے۔ انسان کو زمین پر بھیجنے سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ نے اس کی تمام بنیادی اور لازمی ضروریات مثلاً ہوا، پانی، زرخیز زمین، درخت، پھل، پھول، کھانے پینے کی اشیاء مثلاً گندم، چاول، دالیں، سبزیاں وغیرہ پیدا کر دیں۔ اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں کہ زمین پر انسان امن و سکون، خوشی و تحفظ کے احساس کے ساتھ زندگی گزارے۔ چونکہ انسان کو اللہ تعالیٰ نے ایک حد تک بااختیار بنایا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے زمین پر وسائل پیدا کرنے کے بعد ان کے حصول اور تقسیم کا عمل خود انسانوں پر چھوڑ دیا۔ اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں کہ ان وسائل کی تقسیم میں کوئی فرد یا گروہ کسی دوسرے فرد یا گروہ کے ساتھ ناانصافی اور حق تلفی نہ کرے۔ اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں کہ انسان اس زمین پر صحت و تندرستی کے ساتھ زندگی بسر کرے۔ اللہ تعالیٰ یہ بھی چاہتے ہیں کہ ایک انسان کو دوسرے انسان سے کوئی تکلیف یا دکھ نہ پہنچے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ سب چاہنا دراصل اللہ تعالیٰ کی مرضی ہے لیکن اس مرضی کا پورا کیا جانا اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے لئے چھوڑ دیا ہے۔ جو لوگ اس مرضی کو پورا کرنے کی کوشش کرتے ہیں وہ اللہ کے پسندیدہ لوگوں میں شمار ہوتے ہیں۔ جو لوگ اس مرضی کو پورا نہیں کرتے یا اس کے خلاف کرتے ہیں، وہ اللہ تعالیٰ کے ناپسندیدہ لوگوں میں شمار ہوتے ہیں۔ پوری بات تمہاری سمجھ میں آگئی؟

جی ابو!

میری تو کچھ سمجھ میں نہیں آرہا۔ فیضان بولا۔

فیضان! تم مما کے پاس جاؤ۔ وہ تمہارے لئے فرنچ فرائز تیار کر رہی ہیں۔ اویس نے فیضان سے کہا۔

www.ksars.org

ٹھیک ہے! میں مما کے پاس جا رہا ہوں۔ واقعی فیضان کی عمر اور ذہنی سطح ان باتوں کو پوری طرح سمجھنے کے لئے ابھی کم تھی۔

اویس بچوں سے مخاطب ہوئے۔ اب ذرا پھر غور کرو، عبادت کیا ہے؟

عبادت ہے اللہ تعالیٰ کی پرستش کرنا اور اس کی مرضی کے مطابق زندگی بسر کرنا۔

کیا اس بات کو اس طرح نہیں کہا جاسکتا کہ عبادت اللہ تعالیٰ کی پرستش کے ساتھ ساتھ اللہ کی مرضی کا جاننا اور اسے پورا کرنے کی کوشش کا نام ہے؟ سندس نے سوال کیا۔

بالکل اس طرح بھی کہا جاسکتا ہے۔ سندس کی بات سن کر اویس نے کہا۔

تو پھر غور کرو، اللہ تعالیٰ کیا کیا چاہتے ہیں؟ اویس نے بچوں سے ہی سوال کر دیا۔

نعمان نے کچھ دیر سوچ کر کہا۔

اللہ تعالیٰ ظلم و ناانصافی پسند نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں کہ انسان صحتمند اور خوش و خرم رہے۔ کسی کو کسی سے دکھ یا تکلیف نہ پہنچے۔ اللہ تعالیٰ نے وسائل اپنی پوری مخلوق کے لئے بنائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں سب بندے مل بانٹ کر وسائل استعمال کریں کوئی کسی کا حق نہ مارے۔

شاباش! تم نے بالکل صحیح نتیجہ اخذ کیا۔ اب ذرا سوچو جو بندہ اللہ کی حقیقی معنوں میں عبادت کرنے والا ہو گا کیا وہ ظلم و ناانصافی کرنے والا ہو سکتا ہے؟ اویس نے سوالیہ انداز میں سب کی طرف دیکھا۔

ہرگز نہیں!

ایسے بندہ سے دوسروں کو تکلیف پہنچے گی؟

www.ksars.org

بالکل نہیں!

کیاوہ کسی کا حق غصب کرنے والا ہو سکتا ہے؟

نہیں!تینوں بچوں نے یک زبان ہو کر کہا۔

اللہ کی عبادت کرنا، اللہ کے آگے سر جھکانا کوئی وقتی مرحلہ یا عارضی عمل نہیں ہے۔ اللہ کی بندگی اللہ کی عبادت ایک مکمل پیکج ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کے لئے آسانیاں فراہم کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا نظام ایسے خطوط پر استوار ہے جس میں تعمیر کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کو خیر پسند ہے۔ لہٰذا وہ تمام کام جن سے انسانوں اور دوسری مخلوقات کے لئے آسانیاں فراہم ہوتی ہوں، لوگوں کی مدد ہوتی ہو، وہ تمام کام جن کی بنیاد خیر خواہی پر ہو اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ کام ہیں اور عبادت میں شامل ہیں۔

اس کا مطلب یہ ہوا کہ نماز، روزہ کی ادائیگی کے بعد بھی عبادت کا عمل جاری رہتا ہے؟ نعمان نے وضاحت چاہی۔

بالکل!عبادت کا عمل دن رات، صبح سے شام، شام سے صبح تک جاری رہتا ہے۔ وہ تمام کام جو اللہ کی رضا کی خاطر لوگوں کی بھلائی کے لئے، لوگوں کو راحت و آرام پہنچانے، لوگوں کی تکالیف اور مصائب کو کم یا ختم کرنے کے لئے کئے جائیں اللہ کی عبادت میں شامل ہیں۔ اب تم ہی بتاؤ ایسی عبادت میں کیا لوگوں کا فائدہ نہیں ہے؟

جی ابو!ہم یہ بات اچھی طرح سمجھ گئے ہیں اور ہم ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں گے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا کریں۔ اویس نے کہا اور سب نے یک زبان ہو کر آمین کہا۔

اسماء کافی، دودھ اور فرنچ فرائز لے کر سب کے درمیان ٹرے رکھ کر اویس کے برابر میں بیٹھ گئیں۔ فیضان بھی اپنی ماں کے ساتھ بیٹھ گیا۔

www.ksars.org

خیر کا سرچشمہ

ابو! آپ نے ہمیں اتنی ساری اچھی اچھی باتیں بتائی ہیں۔ آپ کو یہ سب باتیں کس طرح معلوم ہوئیں؟ سندس نے سوال کیا۔

دنیا کے سارے انسانوں کو تمام اچھی باتیں اللہ کے بھیجے ہوئے پیغمبروں کے ذریعے معلوم ہوئیں۔ اللہ کے یہ خصوصی اور مبارک بندے تمام اچھائیوں کا منبع اور خیر کا سرچشمہ ہیں۔ انسانی معاشروں میں جو بھی ترقی ہوئی ہے۔ تہذیب نے جتنے بھی سفر طے کئے ہیں ان سب کے پیچھے اللہ کے پیغمبروں کے علوم کی روشنی کارفرما ہے۔ پیغمبروں کے علم کا سورس اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ وحی ہے۔ اس طرح یہ بات سامنے آتی ہے کہ انسانی معاشروں نے اپنے قیام، بقا اور ترقی کے لئے فہم و ادراک نورِ الٰہی اور نورِ نبوت سے حاصل کئے ہیں۔

پیغمبر کسے کہتے ہیں؟

امل نے یہ لفظ کتابوں میں تو پڑھا تھا لیکن صحیح مفہوم سے واقف نہیں تھی۔

پیغمبر کا مطلب ہے پیغام لانے والا۔ اللہ کے پیغمبر کا مطلب ہوا ”اللہ کا پیغام لانے والا۔“ اللہ کا پیغام لانے والے ان مقدس اور محترم بندوں کو اللہ کا رسول یا اللہ کا نبی کہتے ہیں۔

حضرت محمد اللہ کے رسول ہیں۔ امل نے کہا۔

محمد ﷺ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔ نبوت کا سلسلہ آپ پر ختم ہو گیا۔ اب قیامت تک کوئی اور نبی نہیں آئے گا۔

مجھے پہلا کلمہ یاد ہے۔ سناؤں؟ فیضان نے کہا۔

www.ksars.org

جی بیٹے! اسلام کا پہلا کلمہ سناؤ۔

پہلا کلمہ طیب، طیب معنی پاک۔

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اللہ کے آخری نبی نہیں۔ اللہ نے آپ ﷺ سے پہلے اس دنیا میں کتنے پیغمبر بھیجے؟ سندس نے پوچھا۔

جب سے انسان اس دنیا میں آیا اس وقت سے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ تک اللہ تعالیٰ نے تقریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر انسانوں کی ہدایت اور رہنمائی کے لئے بھیجے۔ محمد ﷺ اللہ کے آخری نبی ہیں اور آپ ﷺ پر نازل ہونے والی کتاب "قرآن" اللہ کی آخری اور مکمل کتاب ہے۔ اب قیامت تک کوئی دوسرا نبی نہیں آئے گا اور کوئی کتاب نازل نہیں ہوگی۔

اس سلسلے کا آغاز کہاں سے ہوا؟ امل نے پوچھا۔

اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے جس انسان کو تخلیق کیا ان کا نام "آدم" ہے۔ ان کے بعد ان کی بیوی "حوا" کی تخلیق ہوئی۔ نوع انسانی کی ابتداء حضرت آدم اور حضرت حوا سے ہوئی ہے۔ اس دنیا کے تمام انسان حضرت آدم اور حضرت حوا کی اولاد ہیں۔ حضرت آدم کو اللہ نے سب سے پہلا انسان بنایا اور سب سے پہلا نبی اور رسول بھی بنایا۔

اللہ کے رسولوں نے کون سے کام کئے ہیں؟

اللہ کے نبی اور رسولوں نے نوع انسانی کو اللہ کا پیغام سنایا۔ اللہ نے ان کے ذمہ یہ کام لگایا کہ وہ لوگوں کو آگاہ کریں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ لوگوں کو سکھائیں کہ اللہ کی بندگی کیسے کی جائے لوگوں کو بتائیں کہ اللہ کو کون کون سی باتیں پسند ہیں اور کون کون سی باتیں ناپسند ہیں۔ اللہ کے رسولوں کا کام یہ تھا کہ وہ لوگوں سے کہیں کہ اللہ

www.ksars.org

کی پسندیدہ باتوں پر عمل کریں، اللہ کے بتائے ہوئے راستوں پر چلیں اور جو کام اللہ کو پسند نہیں وہ نہ کریں۔ اللہ کے رسول لوگوں میں اچھائی اور برائی کا تصور اجاگر کرتے تھے تاکہ لوگ اللہ کے دیئے ہوئے اختیارات سے اچھے کام کریں اور برائیوں سے بچیں۔

اللہ کے رسولوں کو کیسے پتہ چلتا تھا کہ کون سے کام اللہ کو پسند ہیں اور کون سے کام ناپسند ہیں۔ امل نے بڑا گہرا سوال کیا۔

اللہ اپنے رسولوں کو وحی کے ذریعے ان تمام باتوں سے آگاہ کرتا تھا۔

وحی کسے کہتے ہیں؟ امل نے دوبارہ پوچھا۔

وحی کا مطلب ہے اللہ کا اپنے نبی یا رسول سے کوئی بات کہنا۔ اللہ تعالیٰ حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ذریعے انبیاء پر وحی بھیجتے تھے۔ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر وحی کے ذریعے قرآن نازل ہوا۔ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اللہ کے آخری نبی ہیں اور قرآن اللہ کی آخری کتاب ہے۔ اس لئے اب اس وحی کا سلسلہ بھی ختم ہو گیا ہے۔

حضرت محمد ﷺ پر قرآن وحی کے ذریعے نازل ہوا ہے؟ کیا دوسرے کسی رسول پر بھی اللہ نے کوئی کتاب نازل کی؟ امل اس گفتگو میں گہری دلچسپی لے رہی تھی اور ایک کے بعد ایک سوال پوچھ کر اپنے اور بہن بھائیوں کے علم میں اضافہ کر رہی تھی۔

اللہ نے اپنے کئی پیغمبروں پر کتابیں نازل فرمائی ہیں۔ ایک روایت کے مطابق ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں میں سے تین سو پندرہ صاحب کتاب تھے۔ ان میں سے کچھ کا ذکر قرآن پاک میں بھی ہے۔ کچھ پیغمبروں پر اللہ تعالیٰ نے جو پیغام نازل فرمایا انہیں صحیفہ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

یہ لفظ امل کے لئے غیر مانوس تھا۔ وہ بولی ابو! صحیفہ کسے کہتے ہیں؟

www.ksars.org

اللہ تعالیٰ نے اپنے کئی پیغمبروں کے ذریعے انسانوں کو اس دنیا اور آخرت کی زندگی کے بارے میں ہدایات و رہنمائی عطا فرمائی۔ بعض پیغمبروں کو مختصر پیغامات پر مشتمل وحی کے ذریعے ہدایات ملیں انہیں صحیفہ کہا جاتا ہے۔ صحیفہ کا مطلب ہے ورق یا رسالہ۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے بعض پیغمبروں کو وحی کے ذریعے مختلف معاملات میں تفصیلاً اپنی مرضی اور ارادہ سے آگاہ فرمایا۔ ان پیغامات میں دنیا اور آخرت کی زندگی کے بارے میں ہدایات و رہنمائی کے ساتھ کائنات میں موجود نظام کی تشریح، کائنات میں جاری و ساری فارمولوں کی نشاندہی، آدم کی پیدائش، فرشتوں، جنات اور دوسری مخلوقات کا تذکرہ تاریخی واقعات وغیرہ شامل ہیں، ان تفصیلی پیغامات پر مشتمل وحی کے مجموعہ کو کتاب کہا جاتا ہے۔

قرآن پاک میں کتنے انبیاء کا ذکر ہوا ہے؟ نعمان جو کافی دیر سے خاموش بیٹھا تھا گویا ہوا۔

قرآن پاک میں محمد رسول اللہ ﷺ سے قبل 27 انبیاء اور رسولوں کا ذکر آیا ہے۔

قرآن پاک عربی زبان میں نازل ہوا ہے۔ کیا حضرت محمد ﷺ سے پہلے آنے والے پیغمبروں کا تعلق بھی سرزمین عرب سے تھا اور قرآن سے پہلے نازل ہونے والی کتابیں بھی عربی زبان میں تھیں؟ سندس نے پوچھا۔

دنیا کے ہر خطے اور قوم کو اللہ تعالیٰ نے اپنی ہدایت اور رہنمائی سے نوازا ہے۔ نبی اور رسول صرف سرزمین عرب میں ہی نہیں آئے بلکہ دنیا کے مختلف علاقوں میں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی اور رسول بھیجے ہیں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے اپنی کتابیں اور صحائف بھی مختلف زبانوں میں نازل فرمائے۔

یہ کتابیں اور صحائف کن کن پیغمبروں پر نازل ہوئے؟ سندس نے اگلا سوال کیا۔

اس سلسلے میں حضرت آدمؑ، حضرت ادریسؑ، حضرت ابراہیمؑ، حضرت موسیٰؑ، حضرت داؤدؑ، حضرت عیسیٰؑ کے اسمائے گرامی تاریخ میں ملتے ہیں۔ بعض تاریخ دان ان کے علاوہ چند اور نام بھی بتاتے ہیں۔

ان کتابوں کے نام کیا تھے اور یہ کتابیں کن نبیوں پر نازل ہوئیں؟ امل نے استفسار کیا۔

www.ksars.org

قرآن کے ذریعے جن کتابوں کے بارے میں علم حاصل ہوتا ہے ان کے نام توریت، زبور اور انجیل ہیں۔ توریت اللہ کے نبی حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔ زبور اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام پر اور انجیل اللہ کے نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔

اللہ کی جانب سے نازل کی گئی کتابوں میں کیا کہا گیا تھا؟ سندس نے دلچسپی سے پوچھا۔

ان کتابوں میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے انسانوں کے لئے اس زمین پر زندگی گزارنے کے لئے ہدایت و رہنمائی فراہم کی گئی۔ معاشرہ کو پیش آنے والے مختلف مسائل اور معاملات طے کرنے کے لئے ضابطے اور قوانین بنائے گئے۔ انسان کی تخلیق اور ساری کائنات کی تخلیق کا ذکر کیا گیا۔ مرنے کے بعد اللہ کے حکم سے دوبارہ زندہ کئے جانے اور یوم آخر کے بارے میں بتایا گیا تھا۔

ان سب باتوں کا ذکر تو قرآن میں بھی ہے نا؟ نعمان نے کہا۔

بالکل! قرآن میں بھی ان سب باتوں کا ذکر موجود ہے۔

جب ان ساری باتوں کا ذکر پہلے سے موجود اللہ کی کتابوں میں تھا تو قرآن کی ضرورت کیوں پیش آئی؟ نعمان نے پوچھا۔

سندس نے خوفزدہ سی ہو کر کہا ارے نعمان بھائی! آپ کیسی باتیں کر رہے ہیں۔ ایک دن اسلامیات کے پیریڈ میں ہماری کلاس میں ایک لڑکی نے ایسا ہی کوئی سوال پوچھ لیا تھا۔ مِس نے اسے ڈانٹا اور کہا خبردار! ایسے سوالات مت پوچھا کرو۔ اللہ ناراض ہو جائے گا، تمہیں بہت گناہ ملے گا۔ بیٹی! ایسا سوچنا درست نہیں۔ اویس نے کہا۔ اللہ تعالیٰ نے خود اپنی نشانیوں میں غور و فکر کی دعوت دی ہے۔ اگر ذہن میں سوالات آئیں تو ضرور پوچھنا چاہئے۔ ذرا سوچو تو اللہ کی دعوت پر لبیک کہنا، اللہ کی خوشی کا سبب بنے گا یا بندہ گناہگار ہو گا؟

بچے خاموش رہے۔ کمرہ میں صرف گھڑی کی ٹک ٹک کی آواز سنائی دے رہی تھی۔

www.ksars.org

سوچ کر بتاؤ کہ اللہ کی دعوت پر عمل کرنا نیکی ہے یا گناہ؟

سندس بولی۔ اللہ تعالیٰ جو کہتے ہیں اس پر عمل کرنا نیکی ہی کہلائے گا۔ یہ بات تو ٹھیک ہے مگر بچوں کو زیادہ تر یہی کہا جاتا ہے کہ یہ مت کرو گناہ ملے گا، وہ مت کرو گناہ ملے گا۔ دوزخ میں جلنا پڑے گا۔ اپنے بچے کو کسی کام سے باز رکھنے کے لئے بجائے اس کے کہ اسے پیار اور اچھے طریقے سے سمجھایا جائے اسے کہا جاتا ہے کہ یہ کام یا عادت چھوڑ دو ورنہ تمہیں گناہ ملے گا۔

سندس نے بتایا چند سال پہلے کی بات ہے۔ ہم ٹرین میں لاہور جا رہے تھے۔ ہمارے ساتھ والے حصے میں بھی بچے تھے۔ وہ بہت اچھل کود کر رہے تھے اور شور مچا رہے تھے۔ ان کی امی نے انہیں دو تین بار منع کیا۔ تھوڑی دیر کے لئے چپ ہو جاتے لیکن پھر شرارتیں شروع کر دیتے۔ آخر کار ان کی امی نے زور سے چلا کر کہا۔ ”چپ ہو کر سو جاؤ ورنہ تم لوگوں کو بہت گناہ ملے گا اور تمہیں جن اٹھا کر لے جائے گا۔“

ابو! کیا بچوں کا شور کرنا اور شرارتیں کرنا گناہ ہے؟ سندس کے ذہن میں یہ سوال بہت دن سے تھا۔

چھوٹے بچوں کا شور مچانا یا شرارتیں کرنا ہرگز گناہ نہیں ہے۔

کیا سوال پوچھنا گناہ ہے؟ سندس نے ہی دوبارہ پوچھا۔

نہیں! سوال پوچھنا تو اچھی بات ہے۔ تم پوچھ رہے تھے کہ جب قرآن سے پہلے کی کتابیں بھی اللہ کی بھیجی ہوئی ہیں تو پھر قرآن کی ضرورت کیوں پیش آئی؟ اویس نے نعمان سے کہا۔

جی!

تم یہ تو جان گئے ہو کہ کسی بھی علاقے میں رہنے والے لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت اور رہنمائی سے محروم نہیں رکھا۔

www.ksars.org

جی! ہم جان گئے ہیں کہ دنیا کے کسی بھی علاقے میں رہنے والے لوگوں کو اللہ نے ہدایت اور رہنمائی سے محروم نہیں رکھا۔

دنیا میں مختلف علاقوں میں اور مختلف وقتوں میں اللہ کے رسول اور نبی آتے رہے اور لوگوں کو اللہ کی طرف بلاتے رہے۔ بعض رسولوں پر کتابیں بھی نازل ہوئیں۔ ان کے ماننے والوں نے ان کتابوں کو یاد کر کے یا لکھ کر محفوظ رکھنے کی کوشش کی مگر وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ کسی نہ کسی وجہ سے یہ کتابیں اپنی اصل شکل میں باقی نہ رہیں۔

وہ کیا وجوہات تھیں؟ نعمان نے پوچھا۔

مختلف وجوہات پیش آتی رہیں۔ مثلاً توریت کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ بنی اسرائیل یعنی یہودی قوم فلسطین میں رہا کرتی تھی۔ کچھ عرصہ بعد ایک مخالف قوم نے فلسطین پر حملہ کیا۔ اس قوم کا مذہب یہودیوں سے مختلف تھا۔ ان لوگوں نے صرف ملک فتح کرنے پر ہی بس نہیں کیا بلکہ مفتوح قوم کے مذہب پر بھی حملہ آور ہوئے۔ ان حملہ آوروں نے توریت کے تمام نسخوں کو ایک جگہ جمع کر کے آگ لگا دی۔ اس واقعے کے تقریباً سو سال بعد توریت کو حافظے کی مدد سے دوبارہ لکھا گیا۔ بعض دوسری کتابوں میں سے کسی کے ساتھ یہ معاملہ پیش آیا کہ وہ جن زبانوں میں تھیں کچھ صدیوں بعد وہ زبان ہی تبدیل یا ختم ہو گئی۔ چند نسلوں بعد پرانی زبان لوگوں کی سمجھ میں نہ آنے کی وجہ سے اس زبان کا تمام علمی سرمایہ بھی ختم ہو گیا۔ اس کے ساتھ تحریری شکل میں کتاب کا محفوظ نہ رکھنا بھی ایک سبب بنا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اللہ کا جو بھی کلام نازل ہوا، انہوں نے اسے لکھوایا ہی نہیں۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اللہ کی نازل کردہ ان کتابوں کو یا تو بھلا دیا گیا یا ان کے الفاظ میں بعد میں آنے والے مذہبی پیشواؤں نے اپنی جانب سے اضافہ یا کمی کرنا شروع کر دی۔

اللہ کی کتابوں میں لوگوں نے اپنی طرف سے تبدیلیاں کر لیں؟ یہ بات سندس کے لئے بہت حیرت انگیز تھی۔

www.ksars.org

ہاں! ایسا ہی ہوا۔ اس طرح وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ انسان اللہ کے بھیجے ہوئے اصل پیغام سے محروم ہوتا گیا۔ چنانچہ یہ چیز انسانوں کی ضرورت بن گئی کہ ان کے پاس اللہ کا پیغام اپنی صحیح حالت میں ہو۔

اس وجہ سے اللہ نے قرآن نازل کیا؟ نعمان نے درمیان میں کہا۔

نزول قرآن کی دوسری بڑی وجوہات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ پچھلے زمانوں کی کتابیں عام طور پر کسی ایک قوم یا کسی ایک خطے کے لوگوں کے لئے نازل کی گئی تھیں۔

مثال کے طور پر۔ امل نے کہا۔

مثال کے طور پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ نے بنی اسرائیل کی طرف رسول بنا کر بھیجا۔ توریت میں زیادہ تر ہدایات بنی اسرائیل کے لئے تھیں۔ چنانچہ آخر میں ایک ایسی کتاب کی ضرورت تھی جو ساری دنیا کے تمام انسانوں کے لئے ہو۔ اس میں کسی ایک قوم یا کسی ایک خطے کے لوگوں سے ہی خطاب نہ کیا گیا ہو بلکہ اس کا مخاطب پوری نوع انسانی ہو۔ نوع انسانی کی اس ضرورت کی تکمیل کے لئے اللہ تعالیٰ نے انسانوں پر کرم فرماتے ہوئے اپنا ابدی پیغام اپنے آخری نبی اور رسول حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے ذریعے قرآن کی شکل میں عطا فرمایا۔

ابدی پیغام کا مطلب کیا ہے؟ نعمان نے سوال کیا۔

دیکھو! قرآن کی ایک خاص صفت تو یہ ہے کہ یہ ساری دنیا کے تمام انسانوں کو ہر طرح کی ہدایت و رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ دوسرے جس طرح قرآن صرف کسی ایک خطے یا کسی ایک قوم کے لئے نہیں ہے اسی طرح قرآن صرف کسی ایک دور یا مخصوص وقت کے لئے نہیں۔ قرآن محمد رسول اللہ ﷺ کی حیات مبارکہ کے دور سے لے کر قیامت تک انسانوں کے لئے ہدایت و رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ نبوت کا سلسلہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر ختم ہو چکا ہے، اللہ نے وحی کا سلسلہ ختم کر دیا ہے اور اب قیامت تک کوئی اور کتاب نازل نہیں ہو گی اس لئے قرآن انسانوں کے لئے اللہ کا ابدی پیغام ہے۔

www.ksars.org

ایمانِ مفصل

قرآن اللہ کی آخری کتاب ہے اور محمد ﷺ اللہ کے آخری نبی ہیں۔ حضور ﷺ کی آمد اور نزول قرآن کے بعد پہلے رسولوں پر نازل کی گئی کتابوں کی پوزیشن اب کیا ہے؟ نعمان نے بہت اہم سوال کیا۔

حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت محمد ﷺ تک اللہ کے بھیجے ہوئے تمام رسولوں پر اللہ کا نازل کردہ تمام کلام برحق ہے۔ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی رسالت پر ایمان لانے والوں یعنی مسلمانوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ اللہ کے بھیجے ہوئے تمام انبیائے کرام اور اللہ کی نازل کردہ تمام کتابوں پر بھی اپنے ایمان کا اقرار کریں۔

اگر کوئی شخص حضرت محمد ﷺ کو اللہ کا رسول تسلیم کرتا ہو لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت نوح علیہ السلام یا حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ کا رسول نہ مانے تو کیا وہ مسلمان کہلائے گا؟ نعمان ہی نے پوچھا۔

ایک مسلمان کے لئے لازمی ہے کہ وہ مندرجہ ذیل پانچ باتوں پر اپنے ایمان کا اقرار کرے۔

۱۔ اللہ پر ایمان

۲۔ اللہ کے فرشتوں پر ایمان

۳۔ اللہ کی نازل کردہ کتابوں پر ایمان

۴۔ اللہ کے بھیجے ہوئے رسولوں پر ایمان

۵۔ یوم آخرت پر ایمان

www.ksars.org

اللہ وحدہ لا شریک پر ایمان لانے کے ساتھ ساتھ اللہ کے فرشتوں، اللہ کی نازل کردہ تمام کتابوں اور حضرت آدمؑ سے لے کر حضرت محمد ﷺ تک اللہ کے تمام رسولوں اور یوم قیامت پر ایمان کا اقرار ضروری ہے۔ ایمان مفصل میں اسی جانب اشارہ ہے۔

آپ چاروں میں سے ایمان مفصل کس کس کو یاد ہے؟

مجھے یاد ہے۔

اور مجھے بھی۔

نعمان اور سندس نے ہاتھ بلند کئے۔

اچھا سناؤ؟

سندس نے سر پر دوپٹہ اوڑھ کر سنایا۔

اٰمنت باللّٰہ وملائکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الاخر والقدر خیرہ وشرہ من اللّٰہ تعالیٰ والبعث بعد الموت o

ترجمہ: ایمان لایا میں اللہ پر اس کے فرشتوں پر اس کی نازل کی گئی تمام کتابوں پر اس کے بھیجے ہوئے رسولوں پر اور یوم قیامت پر۔

اچھا مجھے یہ بتاؤ۔ اویس نے نعمان سے پوچھا۔ اللہ کے رسولوں اور انبیاء کا مشن کیا تھا؟

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اور آپ ﷺ سے پہلے آنے والے اللہ کے رسولوں اور انبیاء کا مشن لوگوں کو توحید کی طرف بلانا اور یہ بتانا تھا کہ اس دنیا میں زندگی اللہ کے حکم کے مطابق بسر کی جائے۔ اللہ کے بھیجے ہوئے تمام رسولوں نے خالق ومالک کائنات اللہ وحدہ لاشریک پر ایمان کی دعوت دی۔

www.ksars.org

تم نے ٹھیک سمجھا ہے۔ اویس نے نعمان کی طرف شفقت و محبت سے دیکھتے ہوئے کہا۔

تو پھر ایمان کے معاملے میں صرف یہ کیوں نہیں کہا جاتا کہ اللہ وحدہ لاشریک پر ایمان لاؤ۔ اسی موقع پر اللہ کے علاوہ دیگر ہستیوں یعنی فرشتوں اور رسولوں پر ایمان اور کتابوں اور یوم قیامت پر ایمان کا ذکر کرنے میں کیا مصلحت ہے؟ نعمان نے پوچھا۔

بیٹے! تم نے بہت اچھا سوال کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو یہ توفیق عطا فرمائیں کہ ہم اس کے راستے میں جدوجہد کریں۔ قرآنی علوم کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ قرآن کے روشن اور بابرکت الفاظ میں جو معانی و مفہوم اور جو حکمت و فارمولے پوشیدہ ہیں، ان کو سمجھ سکیں۔

آمین۔ نعمان نے کہا۔

ثم آمین۔ سب بچوں نے کہا۔

ایمان مفصل کی حکمت پر غور کرنے سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ ایمان مفصل دراصل اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا مکرر اقرار ہے۔ نعمان بیٹے! ذرا ایک مرتبہ پھر دہرانا ایمان مفصل کیا ہے۔

اٰمنت باللّٰہ و ملائکتہ و کتبہ و رسلہ و الیوم الاخر و القدر خیرہ و شرہ من اللّٰہ تعالیٰ و البعث بعد الموت o

ترجمہ: ایمان لایا میں اللہ پر اس کے فرشتوں پر اس کی نازل کی گئی تمام کتابوں پر اس کے بھیجے ہوئے رسولوں پر اور یوم قیامت پر۔

اب میں تمہیں ذرا تفصیل سے بتاتا ہوں۔

اللہ پر ایمان کے بعد اس بات پر ایمان لانا ضروری ہے کہ فرشتے اللہ نے تخلیق کئے ہیں۔

www.ksars.org

قدیم دور میں لوگوں کا ایک گروہ یہ کہا کرتا تھا کہ فرشتے اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ کی شان یہ ہے کہ وہ اکیلا ہے، وہ کسی کی اولاد نہیں اور نہ ہی اس کی کوئی اولاد ہے۔ فرشتے بھی دوسری تخلیقات کی طرح اللہ کی مخلوق ہیں۔ فرشتے اللہ کے حکم کے تابع ہیں اور جس فرشتے کی اللہ نے جو ڈیوٹی لگائی ہے وہ فرشتہ اس ڈیوٹی کو اللہ کے حکم کے مطابق ادا کر رہا ہے۔ فرشتے ساری کائنات کے مالک اللہ کے تابع ہیں۔ وہ اپنی مرضی سے کچھ نہیں کرتے۔ اللہ نے ان میں جو پروگرام جس طرح فیڈ کر دیا ہے اس پر عمل کرتے ہیں۔

اللہ کے رسولوں پر ایمان یعنی اس بات پر ایمان کہ رسولوں اور انبیاء کو اللہ تعالیٰ نے بھیجا۔

کوئی رسول یا نبی اللہ کا بیٹا نہیں ہے۔ دوسرے تمام انسانوں کی طرح انبیاء بھی اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں شامل ہیں۔ انبیاء اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے ہیں۔ کوئی نبی یا رسول خواہ اس کا درجہ کتنا ہی بڑا کیوں نہ ہو خود خدا نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح کوئی نبی یا رسول نہ خدا کا بیٹا ہے نہ کوئی نبی یا رسول خدا کے برابر ہے۔

اللہ کی کتابوں پر ایمان سے کیا مراد ہے؟

اللہ کی کتابوں پر ایمان یعنی اس بات پر ایمان کہ رسولوں اور انبیاء پر جو کچھ اللہ کا کلام نازل ہوا وہ اللہ کی طرف سے تھا۔ کسی نبی نے اللہ کا پیغام انسانوں کو دیتے وقت اس میں اپنی طرف سے کوئی کمی بیشی نہیں کی۔ اللہ کے بھیجے ہوئے ہر نبی نے اللہ کا کلام بغیر کسی آمیزش کے بلاکم وکاست لوگوں تک پہنچایا۔

یوم آخر پر ایمان۔

اس دنیا میں ایک مقررہ وقت تک زندگی گزار کر ہر شخص کو ایک دن اللہ کے دربار میں حاضر ہونا ہے۔ وہ دن فیصلہ کا دن ہو گا۔ اس دن اس دنیا میں گزاری ہوئی زندگی کا ایک ایک لمحہ ہر شخص کو دکھا دیا جائے گا۔ اسے بتا دیا جائے گا کہ اس دنیا میں زندگی گزارتے ہوئے اس نے اپنے اختیار کو کہاں کہاں اللہ کی مرضی ومنشاء کے مطابق استعمال کیا اور کہاں کہاں اپنے اختیار کو اللہ کی مرضی ومنشاء کے خلاف استعمال کیا۔ اس دن اللہ تعالیٰ کے احکامات کی پیروی کرنے

www.ksars.org

والوں کو ان کے نیک اعمال کا پورا پورا اجر عطا کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ان سے خوش ہو گا۔ اس روز نافرمان اور راہ سے بھٹکے ہوئے انسانوں کے پاس کوئی راہ فرار نہیں ہو گی۔ وہ لوگ جنہوں نے اللہ کے سوا دوسرے معبود بنا لئے یا شرک کیا، ان کے بنائے ہوئے وہ معبود ان کے کچھ کام نہ آئیں گے۔

اس مختصر سی تفصیل کے بعد اب ذرا پھر غور کرو۔ ایمان مفصل میں اللہ پر ایمان کے حکم کے بعد دیگر پر ایمان دراصل اللہ کی وحدانیت پر ایمان کو پختہ تر کرنے کا سبب بنتے ہیں۔ اللہ کے رسولوں، اللہ کے فرشتوں، اللہ کی کتابوں پر صحیح معنوں میں ایمان رکھنے والا شخص کبھی وحدانیت کی راہ سے نہیں ہٹ سکتا اور یوم آخر پر ایمان رکھنے والا فرد اور معاشرہ کبھی کفر اور شرک کا مرتکب نہیں ہو سکتا۔ ایسے افراد اور معاشرے کبھی عدم توازن کا شکار نہیں ہوتے اور ایسے پاکیزہ معاشروں میں ظلم و زیادتی کا دور ختم ہو جاتا ہے۔

لیکن یہ بات یاد رکھنے کی ہے کہ ایمان کی تکمیل کس طرح ہوتی ہے؟

اس کے دو مراحل ہیں۔ ایک زبان سے اقرار کر لینا یعنی اقرار باللسان دوسرے دل سے تسلیم کر لینا یعنی تصدیق بالقلب۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو کچھ زبان سے کہا گیا ہے اسے حقیقی طور پر تسلیم کر لیا گیا ہے۔ زبان سے اقرار کر لینے والا مسلمان کہلانے کا حقدار تو بن جاتا ہے لیکن اس کا ایمان درجہ کمال کو اس وقت پہنچتا ہے جب وہ زبان سے ادا کئے ہوئے الفاظ کی حقیقت و معنویت کو دل کی گہرائیوں سے محسوس اور تسلیم کرے۔

اقرار باللسان اور تصدیق بالقلب کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے اللہ کی عبادت کس طرح کی جائے؟ نعمان نے سوال کیا۔

اللہ کے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے قیامت تک، انسانوں کے لئے اللہ کی عبادت کا طریقہ بہت اچھی طرح بتا دیا ہے۔ ہر بندے کے اوپر دو طرح کے حق ہیں۔ یعنی ہر بندہ کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنی زندگی میں دو طرح کے حقوق کی ادائیگی کا اہتمام کرے۔

www.ksars.org

۱۔ اللہ کے حقوق

۲۔ بندوں کے حقوق یعنی حقوق اللہ اور حقوق العباد

حقوق اللہ میں سب سے پہلا حق یہ ہے کہ انسان اللہ کی وحدانیت کا اقرار کرے۔ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے۔ صرف اللہ کی عبادت کی جائے، اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کی جائے۔

تم کو سورہ اخلاص یاد ہے؟ اویس نے سندس سے پوچھا۔

جی مجھے یاد ہے۔

سورہ اخلاص یعنی قل ھو اللہ شریف؟ امل نے اس کی تصدیق چاہی۔

سورہ اخلاص کو بعض لوگ قل ھو اللہ شریف کے نام سے بھی جانتے ہیں۔ سندس بیٹی تم سب کو سورہ اخلاص سناؤ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قل ھو اللہ احدo اللہ الصمدo لم یلد ولم یولدo ولم یکن لہ کفواً احدo

اس کا مطلب کیا ہے؟ فیضان نے پوچھا۔

سورۃ اخلاص کا ترجمہ مجھے یاد ہے۔ امل نے ہاتھ اٹھا کر کہا۔

سناؤ!

ترجمہ: کہو اللہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ نہ اس کی کوئی اولاد ہے نہ وہ کسی کی اولاد ہے۔ اور اس کا کوئی ہمسر، نہ اس کا کوئی خاندان ہے۔

www.ksars.org

سورہ اخلاص میں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی محمد ﷺ کے ذریعے انسانوں کو اپنی ذات کے بارے میں کچھ بتایا ہے۔ نعمان نے پوچھا۔

کچھ نہیں بھائی بہت کچھ بتایا ہے۔ کیا اس مختصر سی سورہ میں عقیدہ توحید جامع طور پر بیان نہیں کر دیا گیا؟ سندس نے بھائی کو اپنی رائے سے آگاہ کرتے ہوئے کہا۔

واقعی اس میں کوئی شک نہیں کہ سورہ اخلاص مختصر ہونے کے باوجود اپنے اندر معانی کا ایک جہاں سمیٹے ہوئے ہے۔ اویس نے کہا۔

میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ ہم سورہ اخلاص میں پنہاں معانی کو کس طرح بہتر طور پر سمجھ سکتے ہیں۔ نعمان نے پوچھا۔

اویس نے اس کی بات سمجھ کر بتایا۔

اگر سورہ اخلاص کے معنی و مفہوم پر اچھی طرح غور کیا جائے تو انسان کو علم و دانش کی وہ روشنی حاصل ہوتی ہے جس سے قرآن کے معنی و حکمت کو سمجھنا آسان ہو جاتا ہے۔ سورہ اخلاص میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

1۔ قل ھو اللہ احد۔ (اے پیغمبر سب لوگوں کو) بتا دیجئے کہ اللہ ایک ہے۔

یہاں ایک سے مراد صرف عددی طور پر ایک ہونا نہیں ہے بلکہ ایسا ایک جو منفرد اور یکتا ہے اس جیسا دوسرا کوئی نہیں نہ عدد میں نہ صفات میں۔ ایسا منفرد اور یکتا جسے کسی بھی طرح الفاظ میں بیان نہیں کیا جا سکتا۔ یہ خالق اور مخلوق کے درمیان بتایا گیا پہلا فرق ہے یعنی خالق احد ہے مخلوق کثرت ہوتی ہے۔

2۔ اللّٰہ الصمد۔ اللہ بے نیاز ہے۔

www.ksars.org

یعنی اللہ کی ذات ہر قسم کی ضروریات سے اور ہر قسم کی احتیاج سے بے نیاز ہے۔ نہ اسے اپنے لئے غذا کی ضرورت ہے، نہ پانی کی، نہ اسے نیند کی ضرورت ہے اور نہ ہی آرام کرنے یا ستانے کی۔ اللہ کو کسی چیز کے حصول کے لئے کوشش اور جدوجہد نہیں کرنا پڑتی۔ اللہ کو کسی چیز کی ضرورت نہیں پڑتی۔ یہاں خالق و مخلوق کے درمیان دوسرا فرق بتایا جارہا ہے یعنی اللہ تو ہر قسم کی ضروریات سے بے نیاز ہے جبکہ مخلوق اپنی پیدائش سے لے کر موت بلکہ پیدائش سے قبل اور موت کے بعد بھی قدم قدم پر اپنی کئی ضروریات رکھتی ہے۔ مخلوق اپنی ضروریات اور اپنی احتیاج سے بے نیاز ہو ہی نہیں سکتی۔ مخلوق کی مجبوری ہے کہ وہ کھانا کھائے، پانی پیئے۔ اسے نیند آئے، وہ آرام کرے۔

3۔ لم یلد۔ اس کی کوئی اولاد نہیں۔

اللہ تعالیٰ ایک ہے، یکتا ہے۔ اللہ ہر قسم کی ضروریات سے بے نیاز ہے اور اللہ کی کوئی اولاد نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ ساری کائنات میں موجود ہر شئے کا خالق ہے، اللہ تعالیٰ نے ہر شئے کو اپنی مرضی سے ایک فارمولا مرتب کر کے تخلیق کیا ہے لیکن جنم نہیں دیا۔ اللہ تخلیق کرتا ہے جنم نہیں دیتا۔ مخلوق جنم دیتی ہے۔

4۔ ولم یولد۔ نہ وہ کسی کی اولاد ہے۔

جس طرح اللہ تعالیٰ چیزوں کو جنم نہیں دیتا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے کسی سے جنم بھی نہیں لیا۔ مخلوق جنم لیتی ہے۔

5۔ ولم یکن لہ کفواً احد۔ اللہ کا کوئی خاندان نہیں۔

مخلوق خواہ انسان ہو یا کوئی اور مخلوق سب اپنی ذاتی شناخت کے علاوہ اپنی ایک اجتماعی شناخت بھی رکھتے ہیں۔ خاندان برادری، ذات قبیلہ، قوم مخلوق کی شناخت کے لئے یہ ضروری ہے جبکہ اللہ تعالیٰ کی ہستی ان سب باتوں سے مبرا ہے۔

www.ksars.org

سورۃ اخلاص میں غور و فکر کرنے سے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور صفت خالقیت کا واضح طور پر احساس ہوتا ہے اور یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ اللہ اکیلا اس ساری کائنات کا خالق و مالک ہے۔ اللہ کے علاوہ جو کچھ ہے وہ سب اللہ کا تخلیق کیا ہوا ہے۔

www.ksars.org

ارکانِ اسلام

حقوق اللہ میں سب سے پہلا حق یہ ہے کہ انسان اللہ کی وحدانیت کا اقرار کرے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے اور صرف اللہ کی عبادت کی جائے۔

اللہ کا یہ حق کہ اس کی عبادت کی جائے کس طرح پورا کیا جائے۔ نعمان نے سوال کیا۔

یہ اللہ تعالیٰ کی خاص مہربانی اور فضل و کرم ہے کہ اس نے اپنی عبادت کا طریقہ اپنے محبوب رحمتہ اللعالمین ﷺ کے ذریعے انسانوں کو بتادیا ہے۔ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے اسے مختلف درجوں میں تقسیم فرمایا ہے۔

عبادت کا ایک درجہ یا طریقہ وہ ہے جسے ارکان اسلام کے تحت بیان فرمایا گیا ہے۔ ارکان اسلام پانچ ہیں۔

۱۔ کلمہ ۲۔ صلوٰۃ (نماز) ۳۔ صوم (روزہ) ۴۔ زکوٰۃ ۵۔ حج

کلمہ طیبہ

اسلام کے پانچ بنیادی ارکان ہیں۔ ان میں سب سے پہلا رکن ایمان کا اقرار ہے۔ ایمان کا اقرار کلمہ طیبہ کے ذریعے کیا جاتا ہے۔

لا الہ الا اللہ

محمد رسول اللہ

یہ دو حصوں پر مشتمل ہے۔

پہلا حصہ اللہ کی وحدانیت کا اقرار ہے۔ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

www.ksars.org

دوسرا حصہ حضرت محمد ﷺ کی رسالت کو تسلیم کرنے کا اقرار و اعلان ہے۔

کلمہ طیبہ باب الاسلام ہے۔ اس دروازے سے گزرے بغیر اللہ کے پسندیدہ دین، اسلام میں داخلہ ممکن نہیں۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ شخص جو مسلمان نہ ہو دائرہ اسلام میں داخل ہونا چاہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ کلمہ طیبہ پڑھ کر اپنے مسلمان ہونے کا اعلان کرے۔ نعمان نے کہا۔

تم نے بالکل ٹھیک کہا۔ اویس نے نعمان کی تائید کی۔

لیکن ہم تو مسلمان والدین کے گھر میں پیدا ہوئے ہیں۔ اس طرح ہم تو پیدائشی طور پر مسلمان ہوئے۔ نعمان نے کہا۔

یہ ہم پر اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا انعام ہے کہ ہمیں اس کائنات کے خالق و مالک اللہ کے پسندیدہ دین میں داخلے کے لئے جستجو اور تلاش کے مراحل سے گزرنا نہیں پڑا۔ اللہ تعالیٰ نے ہم پر کرم فرماتے ہوئے ہمیں اپنے حبیب محمد مصطفیٰ ﷺ کی امت میں پیدا فرمادیا۔

اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے ہمیں نبی آخر الزماں حضرت محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی امت میں پیدا فرمایا۔ سندس نے دعا کے انداز میں ہاتھ اٹھا کر آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔

ابو! کیا ایک پیدائشی مسلمان کے لئے کلمہ طیبہ پڑھ کر اپنے مسلمان ہونے کا اعلان کرنا ضروری ہے؟ کیا اس کے لئے یہ کافی نہیں ہے کہ اس کے والدین مسلمان ہیں اور انہوں نے اسے یہ بتادیا کہ تم مسلمان ہو۔

کوئی شخص دائرہ اسلام میں داخل ہو رہا ہو یا کوئی پیدائشی مسلمان ہو، اللہ تعالیٰ کی توحید اور محمد ﷺ کی رسالت کا اقرار دونوں کے لئے ضروری ہے۔

www.ksars.org

لیکن ہم تو پہلے ہی مسلمان ہیں۔ نعمان نے دوبارہ وضاحت چاہی۔

ایک پیدائشی مسلمان کے لئے عمر کے کسی خاص حصے میں کلمہ طیبہ پڑھ کر اپنے ایمان کا اقرار کرنا ضروری ہے؟ سندس نے پوچھا۔

میرا بھی یہی سوال ہے کہ کیا ایک پیدائشی مسلمان کے لئے کسی خاص عمر مثلاً پندرہ سولہ سال، اٹھارہ سال یا اکیس سال کی عمر میں خاص طور پر کلمہ پڑھ کر اپنے مسلمان ہونے کا اقرار کرنا ضروری ہے؟ نعمان نے سوال کیا۔

کسی خاص عمر کی یا کسی خاص موقع کی کوئی پابندی نہیں ہے۔ یاد رکھو! کلمہ طیبہ ایک طرف جہاں اعلان و اقرار ہے وہاں دوسری طرف اپنے آپ کو یاد دہانی کرانا اور تجدید عہد بھی ہے۔ ایک مسلمان کے لئے خود کو اس یاد دہانی کی ضرورت عمر کے ہر حصے میں ہے۔ ہر مسلمان ماں اور مسلمان باپ کی یہ ذمہ داری ہے کہ اپنی اولاد کو ان کے بچپن سے ہی اس عہد و اقرار کے بارے میں بتائیں۔ جب بچے بولنا سیکھ رہے ہوں تو انہیں کلمہ طیبہ سکھایا جائے اور بچے جیسے جیسے بڑے ہوتے جائیں والدین انہیں کلمہ طیبہ کے معنی اور مفہوم سے روشناس کرائیں۔

کلمہ طیبہ کے معنی اور مفہوم سے روشناسی کا کیا مطلب ہے؟ نعمان نے سوال کیا۔

کلمہ طیبہ کے معنی اور مفہوم سے مراد یہ ہے کہ کلمہ طیبہ پڑھ کر زبان سے اقرار کیا جائے اور دل میں یہ یقین پیدا کیا جائے کہ تمام کائنات کا خالق و مالک اللہ تعالیٰ ہے۔ عبادت صرف اور صرف اللہ کے لئے ہے۔ تمام زندگی صرف اللہ کی عبادت ہو گی۔

اللہ تعالیٰ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا رسول بنا کر نوع انسانی کی طرف بھیجا ہے۔ چنانچہ اللہ کی وحدانیت اور محمد ﷺ کی رسالت پر یقین رکھنے والے کے قلب و ذہن میں یہ بات راسخ ہونی چاہئے کہ وہ اپنی زندگی محمد ﷺ پر نازل ہونے والی اللہ کی کتاب یعنی قرآن اور آپ ﷺ کی طرف سے جاری ہونے والے احکامات کے تحت

www.ksars.org

بسر کرے گا۔ کلمہ طیبہ زندگی کی ہر حرکت، ہر عمل، ہر معاملہ کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی مرضی ومنشاء کے مطابق سرانجام دینے کے اقرار واعلان کا نام ہے۔

وضو

ایک دن شام کے وقت اویس نے خواجہ شمس الدین عظیمی صاحب سے ٹیلیفون پر بات کی۔ سلام دعا کے بعد عظیمی صاحب نے کہا کہ کل چند بچوں کے ساتھ ایک نشست ہے۔ آپ بھی بچوں کو لے کر آسکیں تو ضرور آئیں۔

اویس نے پوچھا۔ باباجی کس وقت؟

عصر سے کوئی ایک گھنٹہ پہلے۔

اگلے روز اویس اور اسماء بچوں کو ساتھ لے کر عظیمی صاحب کی طرف گئے تو معلوم ہوا کہ وہ مسجد میں ہیں۔ چنانچہ یہ لوگ مسجد چلے گئے۔

وضو کا طریقہ

یایھاالذین امنوا اذاقمتم الی الصلوٰۃ فاغسلو وجوھکم وایدیکم الی المر افق وامسحو ابرءوسکم وارجلکم الی الکعبینo

اے ایمان والو! جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو تو اپنے چہروں کو، اپنے ہاتھوں کو کہنیوں تک دھولو اور مسح کرو اپنے سروں اور اپنے پیروں کا ٹخنوں تک۔

(سورہ المائدہ)

www.ksars.org

مسجد کے صحن کے ساتھ ایک بڑے کمرہ میں وضو خانہ تھا۔ اویس بچوں کو لے کر وضو خانہ میں چلے گئے۔ جہاں قریب قریب بیٹھ کر ان لوگوں نے وضو کیا۔ ننھا فیضان اویس کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا اویس خود وضو کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے بیٹے کو وضو کا طریقہ بھی بتا رہے تھے۔

وضو کرنے سے پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھا جائے۔

فیضان نے پڑھا۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اس کے بعد دونوں ہاتھ اچھی طرح تین بار دھولئے جائیں اس طرح کہ پہلے دایاں ہاتھ تین بار دھوئیں پھر بایاں ہاتھ تین بار دھوئیں۔

ہاتھ دھونے کے بعد کُلّی کی جائے اور دانتوں کو انگلی، مسواک یا برش سے اچھی طرح صاف کیا جائے۔ کُلّی تین بار کی جائے۔

کُلّی کرنے کے بعد ہتھیلی کا پیالہ سا بنا کر ناک میں چڑھایا جائے اور ناک کو صاف کیا جائے۔ ناک میں بھی پانی تین بار چڑھایا جائے اس کے بعد ہاتھ دھو کر اور ہاتھوں میں پانی لے کر پورا چہرہ تین بار دھویا جائے۔ اس کے بعد ہاتھوں کو پانی سے دوبارہ گیلا کر کے دونوں ہاتھ سر پر پھیر لئے جائیں۔ دونوں ہاتھوں کو باہم ملا کر انگلیوں کی طرف سے گردن پر پھیر لیا جائے۔ سر، کان اور گردن پر اس طرح گیلے ہاتھ اور انگلیاں پھیرنے کا یہ عمل مسح کہلاتا ہے۔ مسح کے بعد دونوں پیر پانی سے اچھی طرح تین بار دھولئے جائیں۔ اب وضو مکمل ہو گیا۔ وضو کرتے وقت اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ وضو میں جن اعضاء کا دھونا ضروری ہے وہ خشک نہ رہ جائیں۔

ایک بار وضو کرنے کے بعد اگر دوبارہ وضو کرنے کی ضرورت ہو اور جوتے یا موزے پہنے ہوئے ہوں تو اب موزے اتار کر پانی سے پیر دھونے کی بجائے موزوں پر مسح کیا جا سکتا ہے۔ مسح کے لئے مدت ایک دن ہے یعنی آج صبح

www.ksars.org

وضو کرنے کے بعد پیروں میں موزے پہن لئے جائیں تو اگلی صبح تک ان موزوں پر مسح کیا جا سکتا ہے۔ مسافر کے لئے موزوں پر مسح کی مدت تین روز ہے۔

وضو کرنے سے کیا ہوتا ہے؟ نعمان نے پوچھا۔

پہلی بات یہ ہے کہ ہاتھ منہ دھونے سے گرد و غبار دھل جاتا ہے، دوسری بات یہ کہ پورے جسم میں توانائی آجاتی ہے۔ یہ توانائی وضو کرنے والے کے دماغ کو سکون فراہم کرتی ہے۔ کُلّی کرنے سے منہ کی صفائی ہوتی ہے اس طرح منہ کی کئی بیماریوں سے بچا جا سکتا ہے۔ دانت چمکدار اور مضبوط ہو جاتے ہیں۔ آئے دن بچوں کے گلے خراب رہتے ہیں۔ کُلّی کرنے سے ٹونسلز ٹھیک رہتے ہیں۔

ناک میں تین مرتبہ پانی کیوں ڈالتے نکالتے ہیں۔

ناک میں صاف پانی چڑھانے اور نکالنے سے پھیپھڑوں کو صاف ہوا فراہم ہوتی ہے۔ ناک انسانی جسم میں ایک ایسا عضو ہے جس کے اوپر ہوا کی آمد و رفت کا انحصار ہے۔ سائنس دان بتاتے ہیں کہ ہر آدمی کے اندر روزانہ تقریباً پانچ سو مکعب فٹ ہوا ناک کے ذریعے داخل ہوتی ہے۔ یہ ہوا کی اتنی بڑی مقدار ہے کہ اس سے ایک بڑا کمرہ بھر جاتا ہے۔ اللہ میاں نے ناک کے اندر روئیں دار ایک جھاڑو بنائی ہوئی ہے۔ یہ جھاڑو جسم کے اندر داخل ہونے والے گرد و غبار اور کئی جراثیم کو روکتی ہے۔ ہاتھوں میں پانی لے کر چہرہ دھونے میں یہ حکمت ہے کہ چہرہ بارونق، پُرکشش اور خوبصورت ہو جاتا ہے۔ وضو کرنے سے آنکھوں میں ایک نورانی کشش پیدا ہو جاتی ہے۔

بچو! آپ جانتے ہیں کہ ہمیں مختلف خیالات آتے رہتے ہیں۔ آپ نے ٹیلیویژن دیکھا ہے، جب سوئچ آن کرتے ہیں تو اسکرین پر فلم چلنا شروع ہو جاتی ہے۔ یہ فلم کہیں سے آرہی ہوتی ہے۔ اسی طرح انسانی دماغ میں بھی فلم کی طرح ہر وقت خیالات آتے رہتے ہیں۔ سر کا مسح کرنے سے خیالات میں پاکیزگی شامل ہو جاتی ہے۔ ہم وضو اس لئے کرتے ہیں کہ ہمیں اب اللہ کے سامنے حاضر ہونا ہے۔ اس لئے وضو سے ہمارا ذہن اللہ کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے۔

www.ksars.org

ابو! گردن کا مسح کیوں کرتے ہیں؟ نعمان نے سوال کیا۔

آپ نے سنا ہو گا کہ اللہ میاں بندوں کی رگ جان سے قریب ہے۔ رگ جان سر اور گردن کے جوڑ پر واقع ہے۔ جب ہم اللہ کے دربار میں حاضری کے احساس کے ساتھ وضو کرتے ہوئے گردن پر مسح کرتے ہیں تو ہمارا تعلق رگ جان سے جڑ جاتا ہے اور ہم اللہ کے نور سے قریب ہو جاتے ہیں۔

اور پیر کیوں دھوتے ہیں؟ نعمان نے پوچھا۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو روشنیوں سے بنایا ہے۔ روشنیاں سارے جسم میں سے گزر کر پیروں کے ذریعہ زمین میں ارتھ ہوتی رہتی ہیں۔ جب وضو کے لئے پیر دھوئے جاتے ہیں تو وہ روشنیاں جو کثافت زدہ ہو جاتی ہیں۔ زمین میں ارتھ ہو جاتی ہیں اس طرح انسان بہت سی بیماریوں سے محفوظ رہ سکتا ہے۔

تیمم

اگر کسی وقت پانی دستیاب نہ ہو تو وضو کس طرح کی جائے؟

اس وقت وضو نہیں بلکہ تیمم کیا جاتا ہے۔ تیمم پانی کے بجائے پاک مٹی سے کیا جاتا ہے۔ تیمم ضرورت کے وقت وضو اور غسل دونوں کا قائم مقام ہے۔ تیمم کرتے وقت دل میں یہ نیت ہو کہ ناپاکی دور کرنے اور نماز قائم کرنے کے لئے تیمم کرتا ہوں۔

اس کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں کو پاک مٹی پر اچھی طرح لگا کر دونوں ہاتھ چہرے پر پھیرے جائیں۔ پھر پہلے کی طرح دونوں ہاتھ مٹی پر لگا کر داہنے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر اور بائیں کو داہنے ہاتھ پر کہنیوں تک پھیرا جائے۔ ہاتھ اس طرح پھیرے جائیں کہ چہرہ اور کہنی کی کوئی جگہ خالی نہ رہے۔

وضو خانہ سے باہر آتے ہوئے فیضان نے اپنے والد سے پوچھا۔

www.ksars.org

ابو! آپ نے مجھے وضو کرنا سکھایا۔ آپ نے وضو کرنا کس سے سیکھا؟ فیضان نے اپنے والد سے معلوم کیا۔

مجھے آپ کے دادا اور دادی نے وضو کرنا اور نماز پڑھنا سکھایا تھا۔

اور دادا اور دادی کو کس نے سکھایا ہو گا؟ فیضان نے اگلا سوال کیا۔

ان کے امی ابو نے یا ان کے کسی استاد نے۔

ابو! سب سے پہلے اس طریقہ پر کس نے وضو کیا تھا؟ فیضان نے پوچھا۔

اس طریقہ پر سب سے پہلے اللہ کے رسول محمد ﷺ نے وضو کیا اور پھر آپ ﷺ نے سب لوگوں کو وضو کرنا سکھایا۔ روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو وضو کا طریقہ اللہ کے بھیجے ہوئے فرشتے حضرت جبرائیل علیہ السلام نے بتایا تھا۔

الصلوٰۃ معراج المومنین

اویس اور فیضان مسجد کے ہال میں داخل ہوئے جہاں ایک طرف عظیمی صاحب کے ارد گرد بہت سے بچے بیٹھے ہوئے ان کی باتیں سُن رہے تھے۔ بچوں کے ساتھ ان کے والدین یا عزیز و اقارب بھی تھے۔ اویس نے اپنے بچوں کو بھی اس اجتماع میں بٹھایا اور خود خاموشی سے دوسری طرف ایسی جگہ جا کر بیٹھ گیا جہاں عظیمی صاحب کی آواز صاف آ رہی تھی۔ وہ بیان کر رہے تھے:

"اللہ کے رسول محمد ﷺ کا ارشاد ہے "صلوٰۃ مومنین کی معراج ہے۔" مومن وہ لوگ ہیں جو اللہ وحدہ لا شریک پر ایمان لائے۔ مومن کی جمع مومنین ہے۔ معراج لفظ عروج سے نکلا ہے۔ عروج کا مطلب ہے انتہائی بلندی۔ زندگی کے کسی شعبے میں کوئی شخص بہت زیادہ کامیابی حاصل کرلے تو کہا جاتا ہے کہ فلاں شخص نے اپنے شعبے میں معراج حاصل کرلی ہے۔ دانشوروں، شاعروں، کھلاڑیوں، فنکاروں وغیرہ میں سے جو لوگ اپنے علم یا فن کی وجہ سے معاشرے میں نمایاں مقام حاصل کر لیتے ہیں اور اس بناء پر عوام میں بہت زیادہ مشہور و مقبول ہو جاتے ہیں۔ ان کے لئے بھی کہا

www.ksars.org

جاتا ہے کہ فلاں تو مقبولیت کی معراج پر ہے۔ چنانچہ لفظی اعتبار سے تو معراج کا مطلب ہوا آخری درجہ تک بلندی یا عروج حاصل کر لینا۔ تاہم اسلامی علوم میں معراج کا لفظ بطور اصطلاح بھی استعمال ہوتا ہے۔ اسلامی علم و ادب میں معراج کا لفظ ایک خاص واقعے کی طرف اشارہ کرتا ہے جو حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے اعلان نبوت کے چند سال بعد ظہور پذیر ہوا۔ یہ واقعہ اس طرح ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک رات مکہ میں اپنے گھر سے جو مسجد الحرام کے قریب واقع تھا، مسجد اقصیٰ تشریف لے گئے۔ وہاں سے آسمانوں کی طرف گئے اور آسمانوں سے بھی آگے تشریف لے جاکر اللہ کے دربار میں جاکر اللہ تعالیٰ سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ ہم مسلمان اس سفر کو، اس واقعہ کو معراج کہتے ہیں۔

انسانی تاریخ کا یہ ایک حیرت انگیز اور عجیب واقعہ ہے۔ اس واقعہ سے جہاں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی عظمت اور دنیا کے تمام انسانوں میں سب سے بڑھ کر آپ ﷺ کے مقام کا اندازہ ہوتا ہے وہیں اللہ تعالیٰ کی صفت قادریت پر بھی روشنی پڑتی ہے۔ اللہ تعالیٰ جب چاہے جیسے چاہے اپنی تخلیقات میں تغیر و تبدیلی لا سکتا ہے۔ ان تخلیقات میں "وقت" بھی شامل ہے۔

وقت یا "زمانہ" قدیم دور ہی سے دانشوروں اور سائنس دانوں کے لئے معمہ رہا ہے۔ سائنسدان بتاتے ہیں جب کائنات تخلیق ہوئی تب سے ہی زمان یعنی ٹائم کی ابتداء ہوئی۔ سائنسدانوں کے مطابق کشش ثقل اور کثافت، وقت پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ اس سے یہ نتیجہ نکلا کہ وقت کی رفتار مختلف ماحول میں مختلف ہوتی ہے۔ مثلاً ہماری زمین پر وقت جس رفتار سے گزرتا ہے خلاء میں وقت گزرنے کی رفتار اس سے زیادہ ہو گی۔ اسی طرح جیسے جیسے کثافت کم سے کم ہو گی۔ اس رفتار میں اضافہ ہوتا جائے گا۔ ماہرین کے مطابق اس دنیا میں سب سے تیز رفتار چیز روشنی ہے۔ روشنی کی رفتار ایک لاکھ چھیالیس ہزار دو سو بیالیس میل فی سیکنڈ بتائی جاتی ہے۔ سائنسدانوں کا اندازہ ہے کہ روشنی کائنات کے ایک سرے سے دوسرے سرے کی جانب سفر کرے تو وہ اپنا سفر تین ارب سال میں مکمل کر سکے گی۔ لیکن یہ بات ذہن میں رہے کہ سائنس ہنوز دریافت کے مراحل طے کر رہی ہے۔ انسان نے روشنی کی رفتار کا اندازہ تو لگایا ہے۔ لیکن یہ دعویٰ نہیں کیا جا سکتا کہ روشنی کی رفتار ہی کائنات کی تیز ترین رفتار ہے۔ روشنی سے بھی کہیں زیادہ تیز رفتار بے شمار اقسام کی لہریں ابھی انسان کے مادی حواس کے ادراک سے صدیوں دور ہیں۔

www.ksars.org

اللہ تعالیٰ ساری کائنات کا مالک ہے۔ پوری کائنات پر اللہ کی مکمل حاکمیت ہونا ہر قسم کے شک وشبہ سے پاک ہے۔ ہم کہہ سکتے ہیں کہ معراج کے موقع پر اللہ تعالیٰ نے اپنے بندہ اور رسول محمد ﷺ کو منفرد سکت عطا فرمائی اور آپ ﷺ نے جسمانی طور پر روشنی کی رفتار سے بھی زیادہ تیز رفتاری سے سفر کے مراحل طے فرمائے۔ معراج کے واقعے کے بارے میں اللہ تعالیٰ قرآن پاک سورہ بنی اسرائیل میں ارشاد فرماتے ہیں:

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ الذی برکنا حولہ لنریہ من ایتنا انہ ھو السمیع البصیرo

"پاک ہے وہ جو ایک رات اپنے بندے کو مسجد الحرام سے مسجد اقصیٰ لے گیا جس کے گرداگرد برکتیں رکھتی ہیں کہ اسے اپنی عظیم نشانیاں دکھائے۔ بیشک وہ سنتا دیکھتا ہے۔"

جو معراج حضور ﷺ کو حاصل ہوئی وہ صرف آپ ﷺ کی ذات گرامی کے لئے ہی مخصوص تھی۔ معراج کے سفر میں حضور ﷺ کے ہمسفر حضرت جبرائیل علیہ السلام تھے لیکن آسمانوں سے گزر کر ایک مقام پر حضرت جبرائیل علیہ السلام بھی رک گئے اور اس سے آگے حضور ﷺ تنہا تشریف لے گئے اور اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ سے باتیں کیں۔ اس واقعہ کا تذکرہ قرآن پاک کی سورۃ نجم میں ہے۔

معراج میں ملاقات کے دوران اللہ تعالیٰ نے امت مسلمہ کو پانچ وقت صلوٰۃ کا حکم دیا۔ اللہ کی وحدانیت اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی رسالت پر ایمان رکھنے والے تمام لوگ حضور ﷺ کی امت یا امت مسلمہ کہلاتے ہیں۔ حضور ﷺ اپنی امت پر ہمیشہ بہت مہربان رہے۔ جو معراج حضور ﷺ کو حاصل ہوئی وہ تو صرف آپ ﷺ کے ساتھ ہی مخصوص ہے لیکن حضور ﷺ نے خصوصی کرم فرماتے ہوئے اپنی امت کے لوگوں کو معراج کی برکات میں بھی شریک فرمالیا۔ آپ ﷺ نے امت کو اس فیض اور برکت کے حصول کا راستہ بتادیا اور اس راستے پر چلنے کا طریقہ بھی سکھادیا۔

www.ksars.org

معراج میں اللہ تعالیٰ کی جو قربت محمد ﷺ کو حاصل ہوئی وہ تو کسی اور کو حاصل نہیں ہو سکتی لیکن حضور ﷺ کے بتائے ہوئے طریقے پر عمل کر کے ہر مسلمان کسی نہ کسی درجہ میں اللہ کی قربت حاصل کر سکتا ہے۔

یہ کہہ کر عظیمی صاحب تھوڑی دیر کے لئے خاموش ہوگئے۔ہال میں کچھ دیر خاموشی رہی۔اس خاموشی کو ایک بچے کی آواز نے توڑا۔اس بچے نے ایک بہت اچھا سوال کیا۔

آپ نے ہمیں بتایا ہے کہ حضرت محمد ﷺ کے بتائے ہوئے طریقے پر عمل کر کے ہر مسلمان اللہ کی قربت حاصل کر سکتا ہے۔وہ طریقہ کیا ہے؟

ہال میں ایک بار پھر خاموشی چھا گئی۔تمام بچے جواب سننے کے مشتاق تھے۔بڑے بھی زیادہ توجہ کے ساتھ انتظار کرنے لگے۔

وہ طریقہ ہے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے ارشاد کے مطابق صلوٰۃ قائم کرنا۔عظیمی صاحب نے ایک بہت بڑی بات کو اختصار سے بیان کر دیا۔

اس بچے نے دوبارہ پوچھا۔اس بارے میں حضور ﷺ نے کیا ارشاد فرمایا ہے؟

جواب میں عظیمی صاحب نے کہا:

”حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب تم صلوٰۃ قائم کرو تو یہ محسوس کرو تم اللہ کو دیکھ رہے ہو اور اگر تم یہ محسوس نہ کر سکو تو یہ محسوس کرو کہ اللہ تم کو دیکھ رہا ہے اور اللہ تو سب کو ہر لمحہ اور ہر آن دیکھ رہا ہے۔“

حدیث نبوی ﷺ سنانے کے بعد عظیمی صاحب نے کہا:

www.ksars.org

ایک مومن کے لئے یہ احساس کہ وہ اللہ کے دربار میں حاضر ہے۔اللہ کے سامنے کھڑا ہے اور اللہ کو دیکھ رہا ہے درحقیقت اللہ تعالیٰ کی قربت کا احساس ہے۔صلوٰۃ کا قیام اس احساس کے حصول کا سب سے بڑا اور سب سے موثر ذریعہ ہے۔چنانچہ نبی کریم ﷺ نے ایسی صلوٰۃ کو مومن کی معراج قرار دے دیا ہے۔

اذان

حضور ﷺ کی تعلیمات کے مطابق صلوٰۃ کا قیام ایک فرد کے لئے بھی بہت زیادہ فائدہ مند ہے اور پورے معاشرے کے لئے بھی۔صلوٰۃ زندگی گزارنے کے لئے مادی ضروریات کی تکمیل میں بھی معاون بنتی ہے اور روحانی ضروریات کی تکمیل میں بھی مدد فراہم کرتی ہے۔گویا صلوٰۃ کی مادی غرض وغایت بھی ہے اور روحانی بھی۔

صلوٰۃ کے موضوع پر عظیمی صاحب گفتگو کر رہے تھے۔فیضان کافی دیر سے خاموش بیٹھا ہوا تھا۔اس مرحلے پر بول پڑا۔

بابا جی!صلوٰۃ کسے کہتے ہیں؟

بیٹا یاد کیجئے آپ یہ لفظ صلوٰۃ دن میں کئی بار سنتے ہیں۔عظیمی صاحب نے بہت پیار سے کہا۔

کب بابا جی؟!

پانچ وقت کی اذان میں۔اللہ کی عبادت کے لئے پکارنے والا آپ کو صلوٰۃ کے لئے بلاتا ہے۔

وہ تو نماز کیلئے بلاتے ہیں۔

دراصل صلوٰۃ کا ترجمہ نماز کر لیا گیا ہے۔ہمارے ہاں یہ ترجمہ اتنا زیادہ استعمال ہونے لگا کہ اصل لفظ صلوٰۃ یا تو بہت سے لوگوں خصوصاً بچوں کے علم میں ہی نہیں یا پھر لوگوں کے ذہن میں نہیں رہتا۔آپ کو اذان یاد ہے؟انہوں نے بچوں سے دریافت کیا۔

www.ksars.org

جی! باباجی۔ کئی بچوں نے ایک ساتھ جواب دیا۔

اور اذان کے کلمات کا ترجمہ کس کس کو یاد ہے؟

مجھے!

مجھے!

مجھے بھی! نعمان اور کئی دوسرے لڑکوں نے ہاتھ کھڑے کر دیئے۔

ہر نماز سے پہلے اذان ہوتی ہے۔ دن میں پانچ بار نماز معراج کے موقع پر فرض ہوئی۔ اذان کب سے شروع ہوئی؟

میں یہ بھی جاننا چاہتا ہوں کہ اذان کے الفاظ کا انتخاب کس ہستی نے کیا؟

سب سے پہلے اذان کس نے کہی تھی؟

پہلی بار اذان کہاں ہوئی تھی؟

اذان کا مطلب کیا ہے؟

بچے اذان کے بارے میں تفصیلات جاننے کے بہت خواہشمند تھے۔ اسی لئے پہلے سوال کے جواب سے پہلے ہی دوسرا سوال کر دیتے تھے۔ عظیمی صاحب بچوں کے ذوق علم اور شوق و جستجو کے اس مظاہرہ پر خوش نظر آرہے تھے۔ چند لمحوں تک آپ بچوں کو محبت و شفقت کے ساتھ دیکھتے ہوئے مسکراتے رہے پھر بولے۔

لفظ اذان کا مطلب ہے کسی چیز کے بارے میں لوگوں کو آگاہ کرنا۔ اسلامی شریعت میں اذان کا مطلب ہے فرض نماز کے وقت کے بارے میں مخصوص کلمات کے ساتھ اعلان کرنا اور لوگوں کو صلوٰۃ قائم کرنے کے لئے بلانا۔

www.ksars.org

اذان کب سے شروع ہوئی؟

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے مکہ میں نبوت کا اعلان فرمایا اور لوگوں کو توحید کی دعوت دی۔ یہ دعوت لوگوں کے اپنے فائدے میں تھی۔ اس کے باوجود مکہ کے بعض دولت مند سرداروں نے آپ ﷺ کی سخت مخالفت کی حتیٰ کہ آپ ﷺ کی جان لینے کے درپے ہوگئے۔ اعلان نبوت کے دس سال بعد آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے حکم پر مکہ چھوڑ دیا اور مکہ کے شمال میں تقریباً 600 کلو میٹر دور واقع شہر یثرب تشریف لے گئے۔ رسول اللہ ﷺ کا اللہ کی خاطر اپنے وطن کو چھوڑ کر دوسرے شہر میں منتقل ہوجانے کا عمل ہجرت کہلاتا ہے۔

اللہ کے نبی محمد ﷺ کی یثرب تشریف آوری اور یہاں مستقل سکونت اختیار کرنے کے بعد یثرب کا نام مدینۃ النبی ﷺ پڑ گیا۔ لفظ مدینہ کا مطلب ہے شہر۔ مدینۃ النبی ﷺ کا مطلب ہوا نبی کا شہر۔ اس شہر کو اب مدینہ منورہ کہا جاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے مکہ میں قیام کے دوران یثرب اور قرب وجوار کے کئی باشندوں نے مکہ آکر آپ کے دست مبارک پر اسلام قبول کیا تھا۔ یہ لوگ اپنے اپنے علاقوں اور قبیلوں میں واپس آکر اسلام کی تبلیغ میں مصروف ہو گئے تھے۔ حضور ﷺ کی یثرب کی طرف ہجرت کے وقت اس خطہ میں مسلمانوں کی کافی تعداد موجود تھی۔

ہجرت کے بعد یثرب تشریف لا کر رسول اللہ ﷺ نے ایک مسجد کی بنیاد رکھی۔ اس مسجد کا نام مسجد النبوی ﷺ ہے۔ جب نماز کا وقت آتا تو مدینۃ النبی ﷺ میں رہنے والے صحابہ کرام مسجد نبوی میں آجاتے اور رسول اللہ ﷺ کی امامت میں نماز قائم کرتے۔ ان دنوں نماز کے وقت سے لوگوں کو آگاہ کرنے کے لئے کسی اعلان وغیرہ کا کوئی اہتمام نہ کیا جاتا۔ آہستہ آہستہ اس ضرورت کو محسوس کیا جانے لگا کہ نماز کے وقت اعلان کا کوئی طریقہ ہونا چاہیئے۔

نماز کے وقت اعلان کس طرح کیا جائے؟ اس معاملہ پر کوئی فیصلہ کرنے کے لئے اللہ کے رسول محمد ﷺ نے اپنے صحابہ کو مشورے کے لئے جمع کیا۔ اس موقع پر صحابہ کرام کی جانب سے مختلف تجاویز پیش کی گئیں۔ ایک صحابی نے رائے دی کہ نماز کے وقت مسجد پر ایک جھنڈا لہرا دیا جائے اسے دیکھ کر لوگ سمجھ جائیں گے کہ نماز کا وقت ہوگیا ہے۔ ایک صحابی نے رائے دی کہ نماز کے وقت بگل بجایا جائے جسے سن کر لوگ نماز کے لئے جمع ہوجائیں۔ ایک رائے یہ

www.ksars.org

تھی کہ نماز کے وقت ناقوس پھونکا جائے۔ غرض کئی اصحاب نے اپنی اپنی رائے رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں پیش کی۔ اس اجتماع میں صحابی رسول ﷺ عمرؓ بن خطاب بھی موجود تھے۔ آپ نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ کیا یہ مناسب نہیں کہ نماز کا وقت ہو تو ایک شخص بلند آواز سے اس کا اعلان کر دے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس تجویز کو پسند فرمایا۔

اس مجلس میں صحابی رسول ﷺ بلالؓ بھی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ گہری سیاہ رنگت والے بلال ایک حبشی نسل شخص تھے جو مکہ کے ایک مشرک رئیس تاجر کے غلام تھے۔ بلالؓ کے اسلام قبول کر لینے پر اس مشرک رئیس نے بلالؓ پر جبر و تشدد کی انتہا کر دی لیکن بلالؓ صبر و استقامت سے تمام مظاہم سہتے رہے۔ آخر ایک روز صحابی رسول ابو بکرؓ نے اس مشرک رئیس کو منہ مانگی قیمت دے کر بلال کو آزاد کرا لیا۔ اس موقع پر ابو بکرؓ نے بلالؓ سے کہا کہ اب آپ آزادانہ طور پر زندگی گزار سکتے ہیں جو چاہیں فیصلہ کریں۔ یہ بلالؓ کی زندگی کا ایک اہم موڑ تھا لیکن آپ نے فیصلہ کرنے میں ذرا بھی دیر نہ لگائی۔ بلالؓ نے کہیں اور جانے کے بجائے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں رہنے کا فیصلہ کیا۔ کائنات کے سب سے بڑے انسان حضرت محمد ﷺ انہی بلالؓ کو اپنے پاس بٹھاتے تھے۔

یہ بات تو طے ہو گئی تھی کہ نماز کے لئے بلانے کا طریقہ کیا ہو گا۔ اب یہ سوال لوگوں کے ذہنوں میں تھا کہ رسول اللہ ﷺ نماز کے لئے بلانے کی ذمہ داری کسے عطا فرماتے ہیں۔ اس مجلس اور اس وقت کی یادیں ساری زندگی بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ رہیں۔ انہوں نے محسوس کیا کہ رسول اللہ ﷺ کا ہاتھ ان کے کندھوں پر ہے۔ آپ ﷺ نے بلال کے چہرے پر نظر ڈالی اور فرمایا۔ بلالؓ تم۔ بلالؓ پہلے تو یہ سمجھ نہ پائے کہ رسول اللہ ﷺ نے کیا فرمایا ہے۔ کچھ دیر بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ بلال تمہاری آواز بہت اچھی ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اوپر جاؤ اور وہاں سے لوگوں کو بلاؤ۔ بلال نے نظر دوڑائی تاکہ یہ سمجھ سکیں کہ رسول اللہ ﷺ انہیں کہاں بھیج رہے ہیں۔ مسجد نبوی کے قریب ایک مٹی کی چھت تھی۔ رسول اللہ ﷺ کے حکم پر بلالؓ کوشش کر کے اس پر چڑھے۔ یہ بلالؓ کی زندگی کا ایک عجیب لمحہ تھا۔ انہیں رہتی دنیا تک کے لئے ایک انتہائی معزز اور باوقار مقام ملنے والا تھا۔ بلالؓ نے پیچھے مڑ کر دیکھا مسجد کے صحن میں رسول اللہ ﷺ تیسرے ستون کے پاس کھڑے ہوئے تھے۔ ابو بکرؓ اور عمرؓ ان کے ساتھ

www.ksars.org

کھڑے تھے۔ اللہ کے پیغمبر ﷺ نے بلالؓ کی طرف دیکھتے ہوئے اپنے ہاتھ سے بلندی کا اشارہ کیا۔ اس اشارہ میں ہمت افزائی بھی تھی اور اذان شروع کر دینے کا حکم بھی۔ بلالؓ نے اپنے ہاتھ اپنے کانوں پر رکھ دیئے اور پکارا۔

الصلوٰۃ۔ والصلوٰۃ

یہ تھے وہ الفاظ جو بلال نے پہلے پہل اذان کے لئے ادا کئے۔ اس طرح سیاہ فام بلال تاریخ اسلام میں سب سے پہلے اذان کہنے والی ہستی بن گئے۔

حضرت بلالؓ کو بہت سے دوسرے اعزازات کے ساتھ یہ شرف بھی حاصل ہے کہ مدینہ میں فجر کی اذان سے پہلے آپ ہی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے تھے۔ بلال صبح سویرے رسول اللہ ﷺ کے کمرہ کا دروازہ آہستہ سے کھٹکھٹاتے اور بہت ادب واحترام کے ساتھ دھیمی آواز سے پکارتے۔

وقت صلوٰۃ یارسول اللہ!

اذان کے کلمات

ایک بچہ جو توجہ سے بات سن رہا تھا بولا ہماری مسجد کے موذن صاحب تو اذان میں کئی کلمات ادا کرتے ہیں؟

عظیمی صاحب نے بہت شفقت سے اسے دیکھا اور حاضرین کو بتایا۔

وقت نماز سے لوگوں کو آگاہ کرنے کے لئے غور وخوض کرنے والے صحابہ کرام کے اس اجتماع میں رسول اللہ ﷺ کے ایک صحابی عبداللہ بن زیدؓ بھی موجود تھے۔ آپ نے اس معاملہ میں رسول اللہ ﷺ کی گہری دلچسپی کا مشاہدہ کیا تھا۔ اس مجلس کے اختتام کے بعد بھی عبداللہ بن زیدؓ اسی غور وفکر میں مصروف رہے۔ ان کا ذہن مسلسل ایک ہی نکتہ پر مرکوز رہا۔ ایک روز رات کو سونے کے لئے لیٹے تو اس معاملہ پر غور وفکر میں مصروف بے چینی سے کروٹیں بدلتے رہے۔ آخر ان کی آنکھ لگ گئی اور وہ بیداری سے خواب کے عالم میں چلے گئے۔ خواب میں دیکھتے ہیں کہ وہ سبز چادریں اوڑھے ہوئے ایک شخص کے ہاتھ میں ایک ناقوس ہے۔ عبداللہ بن زیدؓ نے اس شخص سے کہا۔ اے بندہ خدا! کیا

www.ksars.org

یہ ناقوس بیچو گے؟ اس نے شخص نے پوچھا۔ تم اس کا کیا کرو گے۔ عبد اللہ بن زیدؓ نے کہا کہ ہم اس کے ذریعے لوگوں کو صلوٰۃ کی دعوت دیں گے۔ اس شخص نے کہا کیا تمہیں اس سے بہتر چیز نہ بتادوں۔ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں جا کر صلوٰۃ کی دعوت کے لئے یہ کلمات بتاؤ۔

عبد اللہ بن زیدؓ کی آنکھ کھل گئی۔ خواب کا ایک ایک لفظ ان کے ذہن میں نقش تھا۔ عبد اللہ بن زیدؓ اپنا یہ کواب اپنے آقا رسول اللہ ﷺ کو سنانے کے لئے بیتاب ہو گئے اور منہ اندھیرے ہی رسول اللہ ﷺ کے گھر کی طرف چل دیئے۔ رسول اللہ ﷺ کی رہائش مسجد نبوی کے ساتھ بنے ہوئے کمرہ میں تھی۔ عبد اللہ بن زیدؓ نے وہاں پہنچ کر رسول اللہ ﷺ کو اپنا خواب سنایا۔ یہ خواب سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ یہ خواب سچا ہے انشاء اللہ تعالیٰ۔ عبد اللہ بن زیدؓ اپنا یہ خواب سنانے کے بعد رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مسجد نبوی میں بیٹھے ہوئے تھے کہ فجر کا وقت ہو گیا۔ بلال بھی مسجد نبوی میں موجود تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے عبد اللہ بن زیدؓ کو حکم دیا۔ بلالؓ کو ساتھ لے جاؤ تم اسے یہ کلمات سناتے جاؤ وہ اذان کہتا جائے گا۔ سرور کائنات ﷺ کے حکم پر بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عبد اللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اٹھے اور ان کلمات کے ساتھ اذان شروع کی۔

اذان

اللہ اکبر	اللہ اکبر
اللہ سب سے بڑا ہے	اللہ سب سے بڑا ہے
اللہ اکبر	اللہ اکبر
اللہ سب سے بڑا ہے	اللہ سب سے بڑا ہے
اشھد ان لا الہ الا اللّٰہ	اشھد ان لا الہ الا اللّٰہ

www.ksars.org

میں گواہی دیتاہوں کہ اللہ کے

سوا کوئی معبود نہیں

اشھد ان محمدأرسول اللہ

میں گواہی دیتاہوں کہ محمد اللہ

کے رسول ہیں

حی علی الصلوٰۃ

صلوٰۃ کی طرف آؤ

حی علی الفلاح

کامیابی کی طرف آؤ

اللہ اکبر

اللہ سب سے بڑاہے

میں گواہی دیتاہوں کہ اللہ کے

سوا کوئی معبود نہیں

اشھد ان محمدأرسول اللہ

میں گواہی دیتاہوں کہ محمد اللہ

کے رسول ہیں

حی علی الصلوٰۃ

صلوٰۃ کی طرف آؤ

حی علی الفلاح

کامیابی کی طرف آؤ

اللہ اکبر

اللہ سب سے بڑاہے

لا الہ الا اللہ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں

چنانچہ اس روز فجر کے وقت حضرت بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آواز میں اللہ کی وحدانیت اور محمد کی رسالت کی گواہی دیتے ہوئے صلوٰۃ اور فلاح کے بلاوے پر مشتمل اذان کے کلمات سب سے پہلے اس دھرتی پر گونجے

www.ksars.org

اور مدینۃ النبی ﷺ میں رہنے والے مبارک و مسعود اہل ایمان نے زمین پر اذان سننے والے اولین افراد ہونے کا شرف حاصل کیا۔

یہ کب کا واقعہ ہے؟ نعمان نے پوچھا۔

یہ رسول اللہ ﷺ کے ہجرت فرمانے کے دوسرے سال کا واقعہ ہے۔ عظیمی صاحب نے حاضرین کو بتایا۔

عصر کا وقت ہو چلا تھا۔

اسی وقت مسجد سے مؤذن کی آواز ابھری اور دور افق پر پھیلتی چلی گئی۔

مؤذن کے ساتھ ساتھ عظیمی صاحب اور مسجد میں بیٹھے ہوئے دوسرے لوگ آہستگی کے ساتھ اذان کے الفاظ دہراتے جاتے۔ ان سب کی دھیمی آواز مسجد کے ہال میں گونجتی جس سے دل میں ایک عجیب کیف و سرور محسوس ہوتا۔ اذان مکمل ہوئی۔ وہاں موجود سب لوگوں نے دعا پڑھی۔

اذان کے بعد عظیمی صاحب نے فیضان سے پوچھا۔

”بیٹے! یہ عصر کی اذان تھی۔

آپ کو فجر کی اذان یاد ہے؟

فیضان خاموش رہا۔

عظیمی صاحب نے کہا۔

ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی اذان ان کلمات پر مشتمل ہے جو ابھی آپ نے سنے۔ فجر کی اذان میں حی علی الفلاح کے بعد یہ کلمات بھی شامل ہوتے ہیں۔

www.ksars.org

الصلوٰۃ خیر من النوم　　　الصلوٰۃ خیر من النوم

صلوٰۃ نیند سے بہتر ہے　　　صلوٰۃ نیند سے بہتر ہے

فجر کی اذان میں ان کلمات کا اضافہ پہلی اذان کے کچھ عرصہ بعد ہوا تھا۔

نعمان بولا۔ بابا جی! جب آپ اور مسجد میں موجود دوسرے لوگ دھیرے دھیرے اذان کے الفاظ دہرا رہے تھے تو مجھے بہت اچھا لگ رہا تھا۔

عظیمی صاحب نے کہا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ اذان سننے والے مؤذن کے ساتھ ساتھ اذان کے الفاظ دہراتے جائیں۔ حضور ﷺ کے اس فرمان پر عمل کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ جب مؤذن اللہ اکبر اللہ اکبر کہہ چکے اور اگلے الفاظ ادا کرنے کے لئے تھوڑی دیر وقفہ دے تو اس دوران اذان سننے والے آہستہ آہستہ اللہ اکبر اللہ اکبر دہرائیں۔ اسی طرح جب مؤذن اشھد ان لا الہ الا اللّٰہ اشھد ان لا الہ الا اللّٰہ کہہ کر خاموش ہو تو سننے والے ان الفاظ کو دہرائیں اس طرح پوری اذان کے الفاظ دہراتے جائیں۔ تاہم حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح کے جواب میں سننے والے کہیں۔

لا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ o

ترجمہ: طاقت اور قوت اللہ ہی کی طرف سے ہے۔

فجر کی اذان میں

الصلوٰۃ خیر من النوم کے جواب میں اذان سننے والے صدقت وبررت (ترجمہ: تم نے سچ کہا اور اچھا کہا) کہیں۔

ایک بچے نے کہا۔ بابا جی! اذان مکمل ہونے پر آپ لوگوں نے کیا پڑھا؟

www.ksars.org

اذان مکمل ہونے پر اذان سننے والوں کو یہ دعا پڑھنی چاہیئے۔

اللّٰھم رب ھذہ الدعوۃ التامۃ والصلوٰۃ القائمۃ ات محمدا ن الوسیلۃ والفضیلۃ والدرجتہ رفیعہ و ابعثہ مقاما محمودا ن الذی وعدتہ و ارزقنا شفاعتہ یوم القیامۃ انک لا تخلف المیعاد

ترجمہ: اے اللہ! اس دعوت کامل اور قائم کی جانے والی نماز کے رب تُو محمد ﷺ کو وسیلہ اور فضیلت اور بلند درجہ عطا فرما اور ان کو مقام محمود عطا فرما جس کا تُو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے اور ہم کو قیامت کے دن ان کی شفاعت سے بہرہ مند فرما۔ بے شک تُو اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کرتا۔

مسجد کے ہال میں ایک ایک کر کے کافی لوگ آ چکے تھے۔ عصر کی جماعت کا وقت ہو گیا تھا۔ امام صاحب اپنی جاء نماز پر جا کھڑے ہوئے۔ ان کے پیچھے لوگوں نے صفیں بنا لیں۔ امام صاحب کے پیچھے کھڑے ہوئے ایک صاحب نے تکبیر پڑھنا شروع کی۔ عظیمی صاحب بچوں کو بتا چکے تھے کہ با جماعت نماز سے قبل ایک صاحب یہ جملے ادا کرتے ہیں۔ یہ اس بات کا اعلان ہے کہ نماز با جماعت شروع ہو رہی ہے۔ تکبیر مکمل ہونے پر امام صاحب اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ باندھ لیتے ہیں اور نماز با جماعت شروع ہو جاتی ہے۔ نعمان کو تکبیر کے معنی بھی یاد تھے۔ وہ تکبیر کا جواب دیتے ہوئے اپنے دل میں اس کے معنی بھی دہراتا جاتا۔

تکبیر

اللّٰہ اکبر	اللّٰہ اکبر
اللہ سب سے بڑا ہے	اللہ سب سے بڑا ہے
اللّٰہ اکبر	اللّٰہ اکبر
اللہ سب سے بڑا ہے	اللہ سب سے بڑا ہے

www.ksars.org

اشھد ان لا الہ الا اللّٰہ

میں گواہی دیتاہوں کہ اللہ کے

سوا کوئی معبود نہیں

اشھد ان محمدً رسول اللّٰہ

میں گواہی دیتاہوں کہ محمد اللہ

کے رسول ہیں

حی علی الصلوٰۃ

صلوٰۃ کی طرف آؤ

حی علی الفلاح

کامیابی کی طرف آؤ

قد قامت الصلوٰۃ

الصلوٰۃ شروع ہوگئی

اللّٰہ اکبر

اللہ سب سے بڑا ہے

لا الہ الا اللّٰہ

اشھد ان لا الہ الا اللّٰہ

میں گواہی دیتاہوں کہ اللہ کے

سوا کوئی معبود نہیں

اشھد ان محمدً رسول اللّٰہ

میں گواہی دیتاہوں کہ محمد اللہ

کے رسول ہیں

حی علی الصلوٰۃ

صلوٰۃ کی طرف آؤ

حی علی الفلاح

کامیابی کی طرف آؤ

قد قامت الصلوٰۃ

الصلوٰۃ شروع ہوگئی

اللّٰہ اکبر

اللہ سب سے بڑا ہے

www.ksars.org

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں

تکبیر سننے والے بھی اذان سننے والوں کی طرح تکبیر سن کر آہستگی سے تکبیر کے الفاظ کو دہرائیں تاہم قد قامت الصلوٰۃ کے جواب میں کہیں

اقامها الله وادامها

ترجمہ: اللہ اس کو قائم رکھے اور ہمیشہ رکھے۔

اللہ کو دیکھنا

عصر کے بعد عظیمی صاحب مسجد سے باہر آئے۔ اویس، نعمان اور فیضان کو اپنے پاس بلایا اور انہیں اپنے ساتھ کمرے میں لے آئے۔ چند اور لوگ بھی ان کے ساتھ اندر آگئے۔ عظیمی صاحب دیوار سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئے۔ فیضان کو اپنی گود میں بٹھالیا۔ دوسرے لوگ ان کے ارد گرد بیٹھ گئے۔ اس موقع پر اویس نے عظیمی صاحب سے پوچھا۔

باباجی! نماز میں یہ کیفیت کہ ہم اللہ کو دیکھ رہے ہیں یا یہ محسوس کرنا کہ اللہ ہمیں دیکھ رہا ہے، کس طرح حاصل ہو سکتی ہے؟ ہم اس سے تو واقف ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر جگہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کچھ دیکھتے اور سنتے ہیں۔ ہماری کوئی بھی معمولی سے معمولی حرکت یا دل میں چھپی ہوئی بات اللہ تعالیٰ سے چھپی ہوئی نہیں ہے۔ اس حقیقت کو جاننے کے باوجود ہم عام طور پر اس کیفیت کو کہ اللہ ہمیں دیکھ رہا ہے، محسوس نہیں کرتے۔

نعمان بڑے غور سے اپنے والد کا سوال سن رہا تھا۔ اویس کی بات سن کر عظیمی صاحب دھیرے سے مسکرائے اور شفقت بھری میٹھی میٹھی نظروں سے اویس کی جانب دیکھا۔ جیسے کوئی محبت کرنے والا شفیق باپ اپنے ہونہار بیٹے کے کسی سوال سے بہت خوش ہوا ہو۔ پھر بولے تو ان کے لہجے میں بڑی مٹھاس محسوس ہوتی تھی۔

کسی بھی کام کو ٹھیک طرح انجام دینے کے لئے اس کی طرف پوری توجہ اور یکسوئی ضروری ہے۔ آپ کمپیوٹر کے ماہر ہیں۔ کوئی کام کرنے کے لئے کمپیوٹر کے سامنے بیٹھتے ہیں تو آپ کی پوری توجہ اس کام پر ہوتی ہے، کی بورڈ پر آپ

www.ksars.org

کی انگلیاں بظاہر تو غیر ارادی طور پر حرکت کر رہی ہوتی ہیں لیکن در حقیقت آپ کا ذہن آپ کی انگلیوں کی حرکت کو کنٹرول کر رہا ہوتا ہے۔ آپ کی نظریں سامنے مانیٹر پر ہوتی ہیں۔ آپ کی نظریں مانیٹر پر، انگلیاں کی بورڈ پر اور ذہن میں وہ پروگرام یا جاب ہے جس پر آپ اس وقت کام کر رہے ہیں۔ اس وقت آپ پورے انہاک کے ساتھ اپنے کام میں مصروف ہوتے ہیں۔

جی باباجی! آپ نے بالکل درست فرمایا۔ اویس نے ادب سے کہا۔

کمپیوٹر پر کوئی جاب کرتے وقت بعض اوقات گھنٹوں گزر جاتے ہیں۔ نہ وقت گزرنے کا احساس ہوتا ہے اور نہ ہی تھکن محسوس ہوتی ہے۔

بالکل درست!

سوال یہ ہے کہ ایسا کیوں ہوتا ہے؟ خواجہ شمس الدین عظیمی صاحب نے اویس اور کمرہ میں موجود دوسرے لوگوں کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

کمپیوٹر میں ہماری دلچسپی ہمیں وقت گزرنے کا احساس نہیں ہونے دیتی۔ اویس نے جواب دیا۔

ٹیلیویژن پر کوئی پسندیدہ پروگرام آرہا ہو، کرکٹ، ہاکی، فٹ بال کا کوئی بہت اہم میچ ہو رہا ہو تب بھی وقت گزرنے کا احساس نہیں رہتا۔ ہم ایک طرح سے اردگرد سے بے خبر ہو جاتے ہیں۔ اپنے کسی پسندیدہ موضوع پر کوئی اچھی کتاب پڑھتے ہوئے بھی ہماری یہی کیفیت ہوتی ہے۔ کئی مرتبہ ایسا ہوتا ہے کہ کسی کتاب کے مطالعے کے دوران وقت گزرنے کا احساس تو ایک طرف بھوک پیاس کا خیال بھی نہیں آتا۔

اس کتاب میں آخر ایسی کیا بات ہوتی ہے جو جسم انسانی کی اہم ضروریات سے بھی غافل کر دیتی ہے؟ عظیمی صاحب نے ایک بار پھر حاضرین سے سوال کیا۔

www.ksars.org

اس کتاب میں دلچسپی۔ کمرہ میں موجود ایک صاحب نے جن کا نام حسام تھا، بتایا۔

کتاب کے موضوع اور اس کے مندرجات کے ساتھ ذہنی تعلق۔ نعمان بھی بولا۔

شاباش! اور سوچو اور بتاؤ۔

تسکین اور فرحت کا احساس، کچھ پانے کا احساس کیونکہ جب ہم کوئی کتاب پڑھتے ہیں خواہ وہ کسی بھی موضوع پر ہو، ہماری معلومات میں تو بہر حال اضافہ ہوتا ہے۔ محفل میں موجود ایک نوجوان شاعر ندیم نے اظہار خیال کیا۔

علم کا اپنا ایک کیف و سرور ہوتا ہے۔ اپنی پسندیدہ کتاب کا مطالعہ بھی کسی نہ کسی معنوں میں کیف و سرور عطا کرتا ہے۔ بدر نامی ایک نوجوان نے کہا۔

گویا مطالعہ ایک طرح سے نشہ بھی ہے۔ ندیم نے پھر کہا۔

کتاب کا پڑھنا، ٹیلیویژن دیکھنا، کمپیوٹر پر کام کرنا تین مثالیں یہاں بیان ہوئی ہیں لیکن یہ تینوں مثالیں ایک جیسی نہیں ہیں۔ کمپیوٹر کی مثال کتاب اور ٹیلی ویژن سے مختلف ہے۔ عظیمی صاحب نے حاضرین کو دعوت فکر دی۔

یہ مثالیں کس طرح مختلف ہیں؟ دوسرے لوگوں کے ساتھ ساتھ گفتگو میں نعمان کے شوق اور توجہ میں بھی اضافہ ہو رہا تھا۔

ذرا غور کیجئے۔ کتاب آپ پڑھتے ہیں۔ ٹیلی ویژن آپ دیکھتے ہیں لیکن کمپیوٹر پر آپ کام کرتے ہیں۔ اگر آپ کو یہ معلوم نہ ہو کہ کمپیوٹر کس طرح کام کرتا ہے تو آپ کی دلچسپی اور انہاک کمپیوٹر میں قائم نہ ہو گا بلکہ آپ کو اکتاہٹ محسوس ہونے لگے گی۔ مزید یہ کہ صرف یہ جاننا کہ کمپیوٹر کس طرح کام کرتا ہے، کافی نہیں ہے۔ کمپیوٹر پر کام کرنے کے لئے آپ کو کمپیوٹر سے کام لینے کا طریقہ بھی سیکھنا پڑے گا۔ جب تک آپ کمپیوٹر کا استعمال سیکھیں گے نہیں

www.ksars.org

اس وقت تک آپ اس پر توجہ اور یکسوئی سے کام نہیں کر سکتے۔ اس مثال کو سامنے رکھ کر آپ مختلف کاموں میں دلچسپی یا دل لگنے کا اندازہ کر سکتے ہیں۔

نماز سے صحیح معنوں میں فیض اور برکت حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ نماز میں آپ کی پوری توجہ اور یکسوئی قائم ہو۔ یہ توجہ اور یکسوئی اس وقت قائم ہو گی جب آپ اس بات سے واقف ہوں گے کہ یہ عبادت یعنی صلوٰۃ کیا ہے۔ کس ہستی کے لئے ہے۔ اس ہستی سے ہمارا کیا تعلق ہے۔ ہمارے ذہن میں یہ بات ہونی چاہئے کہ ہمارا یہ عمل یعنی صلوٰۃ کا قیام کس طرح ٹھیک طور پر ہو گا۔ ہمارے ذہن میں یہ بھی ہونا چاہئے کہ اس عمل کے ٹھیک طور پر ادا ہونے سے کیا نتائج مرتب ہونگے۔

کمرہ میں موجود سب لوگ توجہ سے عظیمی صاحب کی بات سن رہے تھے۔ انہوں نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہا۔

کمپیوٹر پر کام کرتے وقت انگلیاں، نظریں اور ذہن اپنا اپنا کام کر رہے ہوتے ہیں۔ یعنی اس دوران جسم اور ذہن کو باہم اشتراک و تعاون کرنا ہوتا ہے۔ نماز ایک جسمانی عمل کے ساتھ ساتھ ایک روحانی عمل بھی ہے۔ صلوٰۃ کی ادائیگی کے دوران جسم ذہن اور روح کو اپنا کام کرنا ہوتا ہے۔ اس دوران ایک شخص ان تینوں کے درمیان باہمی رابطہ قائم نہیں کر تا یا اس رابطہ سے بے خبر رہتا ہے تو اسے نماز میں یکسوئی حاصل نہ ہو سکے گی۔

نماز پڑھنے میں ہم جسم، ذہن اور روح میں رابطہ کیسے قائم کر سکتے ہیں یا اس رابطہ سے کس طرح باخبر ہو سکتے ہیں؟ بدر نے دریافت کرنا چاہا۔

سب سے پہلے تو اس بات کو اچھی طرح ذہن میں بٹھاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں جہاں جہاں بھی صلوٰۃ کا ذکر کیا ہے وہاں پڑھنے کا نہیں بلکہ قائم کرنے کا حکم دیا ہے۔ صلوٰۃ ایک ایسی عبادت نہیں ہے جو محض چند الفاظ یا جملے پڑھنے سے پوری ہو جائے۔ بے شک دوران صلوٰۃ چند قرآنی آیات اور چند مخصوص جملے ایک خصوصی طریقے سے پڑھنا ضروری ہیں۔ لیکن ان قرآنی آیات اور الفاظ کی ادائیگی کے باوجود صلوٰۃ کا مکمل حق محض پڑھنے سے پورا نہیں ہو

www.ksars.org

جاتا۔ کیونکہ صلوٰۃ کے لئے پڑھنے کا نہیں قائم کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ ایک مسلمان کی ذمہ داری ہے کہ وہ صلوٰۃ کی ادائیگی کا طریقہ یعنی ارکان نماز کیا ہیں اور اس دوران کیا کیا پڑھنا ہے، یہ سیکھنے کے ساتھ ساتھ صلوٰۃ کے قیام کا طریقہ سیکھنے کی طرف بھی بھرپور توجہ دے کیونکہ اس کے بغیر صلوٰۃ کا حق مکمل طور پر ادا نہیں ہوتا۔

اور جیسا کہ میں نے تھوڑی دیر پہلے عرض کیا تھا کہ آپ کے ذہن میں یہ بات ہونی چاہئے کہ ہمارا یہ عمل یعنی صلوٰۃ کا قیام کس طرح ٹھیک طور پر ہو گا۔ ہمارے ذہن میں یہ بھی ہونا چاہئے کہ اس عمل کے ٹھیک طور پر ادا ہونے کے نتائج کیا ہونگے۔ ہم سے عموماً یہ غلطی سرزد ہوتی ہے کہ ہم نماز پڑھنے پر تو زور دیتے ہیں لیکن اس عبادت کے اپنی زندگی اور اپنے وجود پر اثرات و نتائج کی طرف توجہ نہیں دیتے۔ اس طرح ہم اس بات سے غافل رہتے ہیں کہ ہم اس عبادت کا حق بھی ادا کر رہے ہیں یا محض رسمی خانہ پُری کر رہے ہیں۔

کیا نماز کسی خاص مقصد کے حصول کے لئے پڑھی جاتی ہے؟ ہم تو سمجھتے ہیں کہ نماز پڑھنا ضروری ہے۔ کیا نماز ادا کرنے سے ہماری زندگی پر خاص اثرات یا نتائج مرتب ہوتے ہیں؟ نعمان نے پوچھا۔

کسی عمل کے ٹھیک طرح انجام پانے یا اس میں کسی خامی کے رہ جانے کا اندازہ ہمیں اس عمل کے اثرات و نتائج کے ذریعے ہی ہوتا ہے۔ عملی زندگی کا کون سا کام ہے جسے آپ اس کے نتیجہ سے منسلک نہیں کرتے۔

بیٹے! کیا آپ صبح یا شام کے وقت ورزش کرتے ہیں۔

جی میں پابندی سے ورزش کرتا ہوں۔

آپ کے والدین آپ کی غذا کا پورا خیال رکھتے ہیں!

جی وہ تو ہمارا بہت خیال رکھتے ہیں۔

www.ksars.org

اگر کسی بچے کی غذا کا پورا خیال رکھا جائے اور وہ پابندی سے ورزش بھی کرتا ہو لیکن اس کے باوجود کا اس کا جسم توانا نظر نہ آئے اور چہرہ پر کمزوری کے آثار ہوں تو کیا والدین فکر مند نہیں ہونگے۔

جی بالکل۔ میری والدہ تو مسلسل اس بات کا خیال رکھتی ہیں کہ میری صحت ٹھیک رہے جبکہ میرے والدہ دیکھتے رہتے ہیں کہ میں ورزش ٹھیک طریقہ سے کر رہا ہوں یا نہیں۔ وہ اکثر مجھ سے کہتے ہیں کہ بھئی تمہیں خوب فٹ نظر آنا چاہیئے۔

اس کا مطلب ہے کہ تمہارے والدین کے ذہن میں یہ بات ہے کہ جب ان کا بیٹا ٹھیک طرح ورزش کرے گا تو اس کا جسم تندرست و توانا نظر آئے گا۔

جی بالکل درست۔

اس کا مطلب بھی یہ ہوا کہ انہوں نے متوازن غذا اور ورزش کے نتیجہ کا تعین اپنے ذہن میں کیا ہوا ہے اور وہ اس کے مطابق تمہیں دیکھنا چاہتے ہیں۔

جی آپ نے بالکل درست فرمایا۔

اگر مطلوبہ نتائج حاصل نہیں ہونگے تو وہ فوراً آپ کی طرف متوجہ ہوں گے اور دیکھیں گے کہ آپ ورزش ٹھیک طرح کر رہے ہیں یا نہیں۔

جی بالکل درست۔

یعنی مطلوبہ نتائج نہ ملنے سے ان کا ذہن اس طرف گیا کہ ورزش کا عمل ٹھیک طرح ادا نہیں ہو رہا۔ اسی طرح کوئی طالب علم اگر پابندی سے اسکول جائے لیکن اس کے علم اور ذہنی صلاحیتوں میں اضافہ نہ ہو رہا ہو تو والدین فوراً اس کی طرف توجہ دیتے ہیں۔ کوئی شخص اگر پابندی سے اپنے کاروبار پر جائے لیکن اسے وہاں سے منافع نہ ملے تو وہ اس

www.ksars.org

طرف توجہ دیتا ہے اور اپنے معاملات و معمولات میں ضروری تبدیلیاں کرتا ہے۔ کیوں؟ عظیمی صاحب نے سوال کیا پھر خود ہی اس سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا۔

اس لئے کہ کاروبار میں اپنی محنت اور توجہ کے لئے ایک مخصوص نتیجہ کا اس نے اپنے ذہن میں تعین کیا ہوا ہے اگر کسی وجہ سے کاروبار سے مطلوبہ نتیجہ حاصل نہیں ہوتا تو وہ شخص فوراً اپنی کارکردگی کا جائزہ لیتا ہے اور زیادہ دلجمعی کے ساتھ اپنے کاروبار پر توجہ دیتا ہے۔

جی آپ نے بالکل درست فرمایا۔

جب دنیا کے یہ کام جن میں کھیل کود، ورزش، حصول تعلیم، کاروبار یا ملازمت اور دیگر کام شامل ہیں کسی خاص مقصد یا نتیجہ کے تعین کے بغیر نہیں ہوتے تو وہ عبادت جسے ارکان اسلام میں سب سے زیادہ اہمیت حاصل ہے، بغیر مقصد اور نتیجہ کے کس طرح ہو سکتی ہے۔

پیارے بابا جی! آپ پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں نازل ہوں۔ آپ نے بہت خوبصورت اور دلنشین انداز میں ہمیں مقصد کی اہمیت سے آگاہ فرمایا ہے۔ بدر نے نہایت عقیدت کے ساتھ کہا۔

بابا جی! اب آپ ہمیں بتایئے کہ صلوٰۃ کا مقصد کیا ہے۔ نعمان آج ہی زیادہ سے زیادہ باتیں معلوم کر لینا چاہتا تھا۔

صلوٰۃ ایک مقصد نہیں بلکہ صلوٰۃ کئی مقاصد یا نتائج حاصل کرنے کا عمل ہے۔ اس کا اعلیٰ اور ارفع نتیجہ یہ ہے کہ یہ بندہ کو خالق و مالک اللہ سے قریب کر دیتا ہے۔

اس بات پر خاص طور پر غور کرو۔ قرآن اللہ کا کلام ہے۔ نماز اللہ کا حکم ہے۔ انسانی وجود اللہ تعالیٰ کی مرضی یا ارادہ کا مظہر ہے۔ اللہ کا ارادہ، حکم اور کلام جب ایک جگہ مجتمع ہو جائیں تو ایسے میں اس ”مرکز“ پر یعنی صلوٰۃ قائم کرنے والے بندہ پر اللہ کے انوار و تجلیات کا نزول ہوتا ہے۔ نمازی اللہ کی قربت یا اللہ کے دیکھنے کو محسوس کرنے لگتا ہے۔ جب

www.ksars.org

یہ احساس گہرا ہو جاتا ہے تو انسان یہ محسوس کرنے لگتا ہے کہ وہ اللہ کو دیکھ رہا ہے۔ اسی احساس یا نظر کا حصول مومن کے لئے معراج ہے۔

عظیمی صاحب کی یہ بات سن کر اویس جیسے وجد میں آ گیا۔ اس نے محسوس کیا کہ اس کے وجود میں روشنیاں بھر گئی ہیں۔ عظیمی صاحب اپنی بات مکمل کر کے خاموش ہو گئے تھے۔ کمرہ میں مکمل خاموشی تھی۔ کسی نے کوئی سوال نہ کیا، کوئی بات نہ کی۔ شاید سب لوگ صلوٰۃ کے مقاصد، اللہ کے کلام اور اللہ کی قربت کے بارے میں سوچنے میں محو تھے۔

صلوٰۃ مومن کی معراج ہے۔ معراج اللہ سے قربت ہے۔ اویس سوچ رہا تھا کہ یہ سوچتے سوچتے اس کی توجہ نبی کریم ﷺ کے فرمان کی طرف مبذول ہوئی۔

صلوٰۃ اس طرح قائم کرو جس طرح مجھے قائم کرتے دیکھا ہے۔

اویس نے سوچا اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب محمد ﷺ کو نوع انسانی کی رہنمائی کے لئے بھیج کر انسانوں پر کتنا بڑا کرم فرمایا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے بندوں کو اللہ سے قریب کرنے کے راستے پوری وضاحت کے ساتھ بیان فرما دیئے ہیں اور ان راستوں پر چلنے کے آسان طریقوں سے انسان کو آگاہ کر دیا ہے۔

اویس کی زبان بے اختیار درود شریف کا ورد کرنے لگی۔

صلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد وسلم

کمرہ میں کچھ دیر خاموشی رہی پھر ایک صاحب نے جن کا نام عدیل تھا، عظیمی صاحب سے کہا۔

اللہ تعالیٰ سے قربت کا احساس صلوٰۃ کا روحانی پہلو ہے۔ صلوٰۃ کے مادی مقاصد کے بارے میں کچھ ارشاد فرمایئے۔

www.ksars.org

اللہ تعالیٰ سے قربت کا احساس عطا کرنے کے ساتھ ساتھ صلوٰۃ ایک مسلمان کی شخصیت کی تعمیر کرتی ہے۔ اس کا کردار بناتی ہے۔یعنی صلوٰۃ مسلم پر سینالٹی ڈویلوپمنٹ اور کردار سازی کا کام کرتی ہے۔

اویس نے سوچا کہ پر سینالٹی ڈویلوپمنٹ ایک بڑا اور بہت اہم موضوع ہے۔موجودہ ترقی یافتہ دور میں انسان نے علم و آگہی کی نئی جہتوں کو چھولیا ہے۔آج سماجی علوم اور نفسیات کے ماہرین اور دیگر دانشور اس موضوع پر بہت زیادہ توجہ دیتے ہیں۔ماہرین عمرانیات اور ماہرین نفسیات ایک منظم معاشرہ کے قیام اور قوم کے مقاصد کے حصول کے لئے فرد کی کردار سازی اور شخصیت کی تعمیر کو بہت اہم قرار دیتے ہیں۔اویس نے عظیمی صاحب کو کہتے ہوئے سنا۔

وحی کی روشنی سے محروم آج کا دانشور صدیوں کی جستجو اور تحقیق کے بعد جس نتیجے پر پہنچا ہے، دنیا کے سب سے بڑے انسان حضرت محمد ﷺ نے آج سے ڈیڑھ ہزار سال قبل ہی اس بارے میں مکمل رہنمائی فرمادی تھی۔صلوٰۃ کا جامع اور ہمہ گیر پروگرام اس کی ایک واضح اور روشن مثال ہے۔

مغرب کا وقت ہونے والا تھا۔خواجہ شمس الدین عظیمی اور کمرہ میں موجود لوگ مسجد جانے کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے۔ننھے فیضان نے عظیمی صاحب کا ہاتھ پکڑ لیا اور ان کے ساتھ ساتھ چلنے لگا۔باقی سب لوگ بھی آپ کے ساتھ چلتے ہوئے مسجد تک آئے۔ابھی یہ لوگ مسجد کے صحن میں ہی تھے کہ موذن کی عقیدت بھری اور دلنشین آواز بھری اور توحید ورسالت کی شہادت دیتی ہوئی ہوا کی لہروں کے دوش پر دور تک پھیلتی چلی گئی۔

مغرب کے بعد علم کی روشنی کے متلاشیوں کا یہ گروہ ایک بار پھر اکٹھا ہوگیا۔گفتگو دوبارہ ہونے لگی۔

باباجی! آپ بتارہے تھے کہ صلوٰۃ اللہ تعالیٰ کی قربت کا احساس عطا کرتی ہے۔صلوٰۃ مسلمان کی شخصیت کی تعمیر کرتی ہے یعنی صلوٰۃ مسلم پر سینالٹی ڈویلوپمنٹ اور کردار سازی کا کام کرتی ہے۔عدیل نے گفتگو کی کڑیاں جوڑتے ہوئے کہا۔

www.ksars.org

صلوٰۃ مسلمان کو اللہ سے قریب کرنے اور اس کی پرسینالٹی ڈویلپمنٹ کے ساتھ ساتھ معاشرہ کو تنظیم اور استحکام بھی عطا کرتی ہے۔ صلوٰۃ ایک فرد کے لئے انفرادی پروگرام کے ساتھ ساتھ ایک اجتماعی پروگرام بھی ہے۔ دنیا کے مختلف خطوں میں مختلف رسوم ورواج اور ثقافتی خصوصیات رکھنے والے معاشرے قائم ہیں۔ تاہم دنیا کے ہر معاشرہ کی ایک صفت ہر جگہ اور ہر ایک سماجی عالم نے تسلیم کی ہے وہ یہ کہ معاشرہ کی بنیادی اکائی فرد ہے۔ یعنی معاشرہ خواہ کسی بھی قسم کی ثقافتی خصوصیات کا حامل ہو افراد سے مل کر بنتا ہے۔ کسی معاشرے کے افراد کی اکثریت جس قسم کی خصوصیات کی حامل ہوگی وہ معاشرہ اسی حوالے سے پہچانا جائے گا۔

دنیا کے انسانوں کے لئے اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ دین اسلام ہے۔ اسلام دین فطرت ہے۔ اسلام وہ دین ہے جو دنیا کے ہر علاقے میں بسنے والے انسانوں کو ان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی میں پیش آنے والے معاملات ومسائل کے بارے میں مکمل ہدایت ورہنمائی فراہم کرتا ہے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے ''نظامِ صلوٰۃ'' کو انتہائی اہم مقام حاصل ہے۔

صلوٰۃ اللہ اور بندے کے درمیان روحانی تعلق کے قیام کے ساتھ ایک بندہ کے دوسرے بندہ کے ساتھ اخلاص، ایثار اور اعلیٰ اخلاق پر مبنی تعلق کے قیام میں مددگار بنتی ہے۔ عوام اور حکومت کے درمیان اللہ کی مرضی و منشاء کے تحت نظم وضبط، اطاعت، خیر خواہی اور قربانی کے جذبات کے فروغ کا سبب بنتی ہے۔ صلوٰۃ کی مقصدیت اور معنویت کو سمجھ کر اسے قائم کرنے والا بندہ سچ بولنے والا، خدا ترس، دوسروں کے حقوق ادا کرنے والا، برائیوں سے دور رہنے والا اور اچھائیوں کو اپنانے والا ہوتا ہے۔ اس کی زندگی ایثار اور ڈسپلن کا عمدہ نمونہ ہوتی ہے۔

یہ ہیں صلوٰۃ کے چند مقاصد یا نتائج۔ انہیں سامنے رکھتے ہوئے ہمیں خود غور کرنا چاہئے کہ اس عبادت کو عملی طور پر ادا کرتے وقت ہم اس کے نتائج اپنی زندگیوں میں کس حد تک سموئے ہوئے ہیں۔

ہم میں سے ہر شخص اپنے حال سے واقف ہے۔ انسان دوسروں سے اپنا آپ چھپا سکتا ہے، اپنے آپ سے خود کو نہیں چھپا سکتا۔ اپنے اندر جھانک کر دیکھ لو۔ تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ تم نے اپنی شخصیت پر صلوٰۃ کے قیام کا اثر

www.ksars.org

کس حد تک قبول کیا ہے۔ اس طرح تم جان لو گے کہ تم محض رسمی خانہ پُری کر رہے ہو یا اس عظیم عبادت کا حق ادا کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہو۔

www.ksars.org

صلوٰۃ

ایک روز اویس کی بڑی بہن اور اسماء کے دو بھائیوں کے بچے ان کے گھر آئے ہوئے تھے۔ سب بچوں کے کھیل کود اور ہنسی مذاق کی وجہ سے گھر میں خوب رونق تھی۔ رات کھانے کے بعد اویس اور اسماء اپنے بچوں کے ساتھ ٹیلی ویژن دیکھنے کے لئے لاؤنج میں جا کر بیٹھ گئے۔ ٹی وی دیکھتے ہوئے نعمان بار بار دیوار پر لگی گھڑی کو بھی دیکھ رہا تھا۔ کچھ دیر بعد اس نے ریموٹ کنٹرول کا بٹن دبا کر ٹی وی کا چینل بدل دیا۔ اس چینل پر سعودی ٹیلی ویژن کی نشریات آ رہی تھیں۔ اسکرین پر مسجد الحرام دکھائی جا رہی تھی۔ چند لمحوں بعد مسجد الحرام سے عشاء کی اذان ہوئی۔ اذان کے کچھ دیر بعد مسجد الحرام مکۃ المکرمہ سے عشاء کی نماز براہ راست دکھائی گئی۔ یہ ایک پر عظمت اور روح پرور منظر تھا۔

خانہ کعبہ کے سامنے عجز و نیاز کے ساتھ کھڑے ہو کر تکبیر، فرزندان توحید کا قیام، رکوع اور سجود۔ نجانے کتنی بار یہ منظر دیکھا ہے لیکن اس منظر میں کچھ ایسی تاثیر اور کشش ہے کہ یہ ہر بار پوری توجہ اپنی جانب کھینچ لیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضری کا احساس روح کو سرشاری اور قلب و ذہن کو اطمینان و سکون عطا کر دیتا ہے۔

نماز کیسے ادا کی جائے، مسلمانوں کو یہ بات کس طرح معلوم ہوئی؟ اویس کی بھتیجی خلدہ نے پوچھا۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادت کے لئے مسلمانوں کو صلوٰۃ قائم کرنے کا حکم دیا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ حکم اپنے رسول محمد ﷺ کے ذریعے امت مسلمہ کو دیا۔

صلوٰۃ کے اوقات کیا ہوں اور صلوٰۃ کس طرح قائم کی جائے۔ اس کا طریقہ اللہ کے رسول محمد ﷺ نے بتایا اور خود اس پر پابندی سے عمل کر کے دکھایا۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ

صلوٰۃ اس طرح قائم کرو جس طرح مجھے صلوٰۃ قائم کرتے دیکھا ہے۔

www.ksars.org

صلوٰۃ کا مطلب کیا ہے؟ خلدہ کے چھوٹے بھائی بسام نے پوچھا۔

صلوٰۃ عربی زبان کا لفظ ہے اس لفظ کے معنی ہیں دعا، تسبیح، استغفار، رحمت، تعریف اور طلب رحمت۔ اس لفظ کا ایک مطلب تعظیم بھی ہے۔ اگر لفظ صلوٰۃ کے معنی جامع طور پر لئے جائیں تو اس طرح کہا جا سکتا ہے کہ صلوٰۃ وہ عبادت ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی تعظیم، بڑائی اور تعریف بیان کرنے کے ساتھ ساتھ استغفار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے رحمت اور برکت مانگی جاتی ہے۔ اس عبادت کے دوران اللہ کے آخری رسول محمد مصطفیٰ ﷺ پر سلام بھیجا جاتا ہے اور آپ کے لئے رحمت و برکت کی دعا کی جاتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ اور آل محمد ﷺ پر دعا کے ساتھ ساتھ صلوٰۃ قائم کرنے والے بندے کو بھی دعا میں شامل کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ امت مسلمہ کے تمام نیک بندوں کو اس موقع پر دعا میں یاد رکھا گیا ہے۔ نماز میں اپنے لئے دعا کرنے کے ساتھ ساتھ دوسرے تمام نیک بندوں کے لئے خواہ آپ انہیں جانتے ہوں یا نہ جانتے ہوں، دعا کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ تمام اہل ایمان ایک دوسرے کے ساتھ جڑے ہوئے ہیں۔ ایک مومن دوسرے مومن کا خیر خواہ ہے۔ اس کی فکر کرنے والا اور اس کا خیال رکھنے والا ہے۔

ہم نماز کے وقت کی پہچان کیسے کریں؟ خلدہ کی بہن عاتکہ نے سوال کیا۔

اوقات صلوٰۃ

رسول اللہ ﷺ نے دن میں پانچ بار صلوٰۃ کے لئے مندرجہ ذیل اوقات اس طرح مقرر فرمائے ہیں۔

فجر۔ فجر کی نماز کا وقت صبح صادق سے سورج نکلنے تک ہے۔ سورج کا ذرا سا کنارہ بھی نکل آئے تو فجر کا وقت ختم ہو جاتا ہے۔

صبح صادق کسے کہتے ہیں؟ بسام نے درمیان میں سوال کیا۔

سورج نکلنے سے تقریباً ڈیڑھ یا دو گھنٹے پہلے جو وقت ہوتا ہے اسے صبح صادق کہتے ہیں۔

www.ksars.org

ظہر۔ دوپہر کو سورج ڈھلنے یا دن ڈھلنے کے بعد۔ اس کی پہچان یہ ہے کہ سورج مشرق سے نکل کر جتنا اونچا ہو گا ہر چیز کا سایہ اتنا ہی گھٹتا جائے گا۔ سورج بڑھتے بڑھتے سر پر آجائے اور سایہ گھٹنا رک جائے تو یہ ٹھیک دوپہر کا وقت ہے۔ اس کے بعد جب مشرق کی طرف سایہ بڑھنے لگے تو یہ دن ڈھلنے کا آغاز ہے۔ اس وقت سے ظہر کا وقت شروع ہوتا ہے۔

عصر۔ دن ڈھلنے کے تقریباً 3 گھنٹے بعد اور سورج ڈھلنے سے ایک سے ڈیڑھ گھنٹہ پہلے عصر کا وقت شروع ہوتا ہے۔

مغرب۔ سورج غروب ہونے سے مغرب کا وقت شروع ہو جاتا ہے اور جب تک مغرب کی سمت آسمان پر سرخی باقی رہے مغرب کا وقت رہتا ہے۔

عشائ۔ جب سورج غروب ہوئے کچھ وقت گذر جائے اور رات کی تاریکی اور اندھیرا چھا جائے تو یہ عشاء کا وقت ہوتا ہے۔ عشاء کا وقت آدھی رات تک رہتا ہے۔

ہم جمعہ کی نماز بھی تو پڑھتے ہیں؟ فیضان نے معصومانہ انداز میں یاددہانی کرائی۔ اویس نے اسے مسکرا کر دیکھا اور کہا۔

رسول اللہ ﷺ نے جمعہ کو سید الایام یعنی دنوں کا سردار قرار دیا ہے۔ آپ ﷺ جمعہ کے روز مسجد نبوی میں خصوصی طور پر ایک خطبہ ارشاد فرماتے تھے۔ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اللہ کے آخری نبی اور رسول ہونے کے ساتھ ساتھ اسلامی ریاست و حکومت کے سربراہ بھی تھے۔ آپ ﷺ جمعہ کے خطبہ میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرنے کے علاوہ امت کو درپیش اہم معاملات کی نشاندہی، قوم کو ان حالات سے نمٹنے کے طریقوں اور حکمت عملی سے بھی آگاہ فرماتے تھے۔ کبھی آپ مختلف لوگوں کو درپیش انفرادی مسائل کا ذکر کر کے ان کے بارے میں احکامات سے لوگوں کو آگاہ فرماتے کیونکہ انفرادی و اجتماعی ہر طرح کے معاملوں میں رہنمائی عطا فرمانا منصب رسالت کی ذمہ داریوں میں شامل تھا۔

www.ksars.org

اس زمانے میں عوام تک اپنی بات پہنچانے کا سب سے موئثر ذریعہ اجتماعات تھے۔ عوام کو امور مملکت اور تازہ ترین صورتحال سے باخبر رکھنے کے لئے اخبارات، ریڈیو، ٹیلی ویژن اور خبروں کی تیز ترین فراہمی کے لئے ٹیلی فون، ٹیلکس، فیکس، انٹرنیٹ، ای میل جیسے ذرائع موجود نہیں تھے۔ اللہ کے رسول ﷺ اسلامی ریاست کے باشندوں کو مملکت کو لاحق خطرات سے آگاہ رکھنے کے ساتھ ساتھ لوگوں کو پالیسیوں اور مختلف اقدامات سے زیادہ سے زیادہ باخبر رکھتے تھے۔ آپ اس کام میں ایک خاص نظم و ضبط بھی پیدا کرنا چاہتے تھے۔ آپ نے اجتماعی خطاب کے لئے جمعہ کا دن مقرر فرمایا۔ ویسے تو آپ عموماً ہر روز ہی لوگوں سے خطاب فرماتے اور ان کی رہنمائی فرمایا کرتے تھے لیکن جمعہ کے دن خطاب میں یہ حکمت پنہاں تھی کہ اس روز مدینہ اور آس پاس کے لوگ خاص اہتمام سے مسجد نبوی میں جمع ہوتے تھے۔ اس طرح زیادہ سے زیادہ لوگ ایک وقت میں براہ راست آپ کے ارشادات سے فیضیاب ہوا کرتے تھے۔

جمعہ کے اس خطبہ کو ہم ہیڈ آف اسلامک اسٹیٹ کا اپنے عوام سے ہفتہ وار خطاب بھی کہہ سکتے ہیں۔ اس مقصد کے لئے رسول اللہ نے جمعہ کے روز ظہر کا وقت مقرر فرمایا۔

قبلہ

محمد رسول اللہ ﷺ اعلان نبوت کے بعد دس سال تک مکہ مکرمہ میں مقیم رہے۔ مکہ میں مسجد الحرام یعنی حرمت والی مسجد میں اللہ کا گھر خانہ کعبہ واقع ہے۔ خانہ کعبہ ابو الانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے فرزند حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے ساتھ مل کر تعمیر کیا۔ روایت ہے کہ اسی مقام پر خانہ کعبہ کی سب سے پہلے تعمیر حضرت آدم علیہ السلام کے ہاتھوں ہوئی۔ وقت گذرنے کے ساتھ ساتھ حضرت آدم علیہ السلام کی تعمیر کے نشانات مٹ گئے، ہزاروں برس بعد اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اسی مقام پر اللہ کی عبادت کے لئے گھر تعمیر کرنے کا حکم دیا۔

اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے برگزیدہ انبیاء کی تعمیر کردہ ایک عمارت عرب کے علاقہ فلسطین میں ہے۔ اس مقام کو بیت المقدس کہا جاتا ہے۔ یہاں مسجد اقصیٰ واقع ہے۔

www.ksars.org

اللہ کے آخری نبی حضرت محمد ﷺ جب تک مکہ میں مقیم رہے اس طرح نماز ادا فرماتے کہ آپ کا چہرہ مبارک بیک وقت مسجد اقصیٰ اور خانہ کعبہ کی جانب ہوتا۔ اعلان نبوت کے دسویں سال آپ ﷺ اللہ کے حکم پر مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لے آئے۔ مدینہ منورہ کا محل وقوع اس طرح ہے کہ یہاں سے خانہ کعبہ جنوب مشرق کی سمت میں ہے اور بیت المقدس شمال مغرب کی سمت میں یعنی مدینہ منورہ سے خانہ کعبہ اور بیت المقدس ایک دوسرے سے مخالف سمت میں۔ یعنی مدینہ منورہ سے خانہ کعبہ اور بیت المقدس ایک دوسرے سے مخالف سمت میں ہیں۔ اس صورتحال میں بیک وقت دونوں جگہ رخ کر کے نماز ادا کرنا ممکن نہ رہا۔ مدینہ منورہ میں تشریف لا کر نبی کریم ﷺ نے بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز ادا فرمائی۔ آپ ﷺ کی خواہش یہ تھی کہ مسلم امت کا قبلہ حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل علیہم السلام کا تعمیر کردہ اللہ کا گھر خانہ کعبہ ہو۔

لیکن آپ ﷺ نے اپنی اس خواہش پر ازخود عمل نہیں فرمایا بلکہ اس کے لئے اللہ تعالیٰ کے حکم کے منتظر رہے۔ اس انتظار میں کئی بار آپ کی نگاہیں آسمان کی طرف بھی جاتیں کہ شاید جبرائیل علیہ السلام اس بارے میں کوئی حکم لے کر اتریں۔

ہجرت کے دوسرے سال رجب یا شعبان کے مہینہ میں مدینہ منورہ کے مضافات میں رہنے والے ایک صحابی نے اپنے گھر پر آپ ﷺ کے لئے دعوت کا اہتمام کیا۔ اس دعوت کے دوران وہاں ظہر کی نماز ادا کی جارہی تھی۔ اللہ کے رسول محمد ﷺ نماز کی امامت فرمارہے تھے۔ ظہر کی دو رکعات ادا کی جاچکی تھیں۔ مسلمان اپنے ہادی اور اپنے آقا محمد ﷺ کی اقتداء میں ظہر کی تیسری رکعت میں قیام میں تھے۔ اس دوران اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی محمد ﷺ پر وحی کا نزول فرمایا۔

قدنری تقلب وجهک فی السماءفلنولینک قبلة ترضها فول وجهک شطر المسجد الحرام وحیث ما کنتم فولو وجوهکم شطره و ان الذین اوتو الکتاب لیعلمون انه الحق من ربهم و ما الله بغافل عما یعملونo

www.ksars.org

(سورہ بقرہ۔ آیت 144)

ترجمہ: ہم نے آپ کے چہرہ کا آسمان کی طرف بار بار اٹھنا دیکھ لیا ہم آپ کو اس قبلہ کی طرف پھیر دیں گے جس کو آپ پسند کرتے ہیں اب اپنا منہ مسجد الحرام کی طرف پھیر لیجئے اور جہاں کہیں بھی تم ہو اپنا منہ اس کی طرف پھیر لیا کرو اور بے شک یہ اہل کتاب خوب جانتے ہیں کہ یہ ان کے رب کی طرف سے بر حق ہے اور اللہ ان کاموں سے بے خبر نہیں جو وہ کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا حکم آ چکا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے دوران نماز رخ انور خانہ کعبہ کی طرف کر لیا۔ آپ ﷺ کا اقتداء میں نماز ادا کرنے والے تمام مسلمانوں نے بھی آقا کی پیروی کرتے ہوئے اپنا رخ خانہ کعبہ کی طرف کر لیا۔ جس مقام پر قبلہ کی تبدیلی کا حکم آیا اسے مسجد قبلتین کہا جاتا ہے۔ سن دو ہجری کے اس دن نماز ظہر سے مسلمانوں کا قبلہ خانہ کعبہ قرار پایا۔ تمام مسلمان دنیا میں ہر جگہ خانہ کعبہ کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرنے لگے۔ اب قیامت تک مسلمانوں کا قبلہ خانہ کعبہ رہے گا۔

استقبال قبلہ

ہم مسلمان خانہ کعبہ کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے ہمیشہ اسی سمت رخ کر کے صلوٰۃ قائم فرمائی ہے؟ نعمان نے پوچھا۔

اپنے محلہ، شہر یا کسی بھی مقام پر جو مساجد تم دیکھتے ہو وہ سب خانہ کعبہ کے رخ پر ہیں۔ مسجد تعمیر کرتے وقت اس بات کا خاص اہتمام کیا جاتا ہے کہ مسجد کا رخ خانہ کعبہ کی طرف ہو۔ مسجد کی عمارت تعمیر کرتے وقت کئے جانے والے اس عمل کو تحویل قبلہ یا استقبال قبلہ کہتے ہیں۔ اویس نے بتایا۔

پاکستان سے خانہ کعبہ کس طرف ہے؟ خالد کے بھائی یاسر نے پوچھا۔

www.ksars.org

جہاں سورج غروب ہوتا ہے وہ سمت مغرب کہلاتی ہے۔ اگر مغرب کی سمت منہ کر کے کھڑا ہوا جائے تو دائیں ہاتھ پر شمال، بائیں ہاتھ پر جنوب اور پشت کی طرف مشرق کی سمت ہو گی۔ خانہ کعبہ عرب کے شہر مکہ میں واقع ہے۔ مکہ پاکستان کے مغرب میں ہے۔ چنانچہ پاکستان میں قبلہ مغرب کی طرف ہے۔ نماز کا وقت ہو جائے اور آپ کو قبلہ کی سمت کا درست علم نہ ہو تو آپ مغرب کی طرف رخ کر کے نماز ادا کر سکتے ہیں۔ کسی نئے مکان میں محلہ کی مسجد سے قبلہ کی سمت کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔

کیا خانہ کعبہ کی سمت معلوم کرنے کے لئے کسی قسم کے آلات دستیاب ہیں؟ نعمان نے پوچھا۔

قبلہ کی سمت معلوم کرنے کے لئے اب قبلہ کا کمپاس بھی تیار کر لیا گیا ہے۔ اسے قبلہ نما کہتے ہیں۔ اس کمپاس کے استعمال کا طریقہ سمجھ کر اس سے دنیا میں ہر جگہ قبلہ کی سمت معلوم کی جا سکتی ہے۔

قدرت نے بھی اس سلسلے میں رہنمائی فرمائی ہے۔ وہ اس طرح کہ سورج سے قبلہ کی سمت معلوم کی جا سکتی ہے۔ اسماء نے بچوں کو بتایا۔

اس کا طریقہ کیا ہے؟ نعمان ہی نے دوسرا سوال کیا۔

اس کے کئی طریقے ہیں۔ ایک بہت آسان طریقہ سال میں دو مرتبہ سورج کے سایہ سے قبلہ کی سمت کا تعین ہے۔ اسماء نے کہا۔

وہ کس طرح؟ اسماء کی بہن کے بیٹے تہمید نے معلوم کیا۔

سال میں دو مرتبہ یعنی 18 مئی کو اور 16 جولائی کو سورج عین خانہ کعبہ کے اوپر ہوتا ہے۔ مکہ میں مقامی وقت 12 بج کر 18 منٹ اور 12 بج کر 26 منٹ ہوتا ہے۔ وہاں اس وقت ہر چیز کا سایہ مکمل طور پر گھٹ چکا ہوتا ہے اور کچھ دیر بعد سایہ مشرق کی طرف بڑھنے لگتا ہے۔ یہ مکہ میں دن ڈھلنے کا وقت ہوتا ہے۔

www.ksars.org

پاکستان اور سعودی عرب کے وقت میں دو گھنٹہ کا فرق ہے۔ ان تاریخوں میں پاکستان میں دوپہر کے بعد ایک لکڑی بالکل سیدھی زمین میں گاڑھ دی جائے۔ 18 مئی کو 2 بج کر 18 منٹ کے بعد اور 16 جولائی کو 2 بج کر 26 منٹ کے بعد لکڑی کا سایہ مشرق میں جس طرف بڑھے گا اس کے مخالف یعنی مغرب کی طرف ایک سیدھی لکیر کھینچ دی جائے۔ یہ لکیر عین قبلہ کی سمت میں ہوگی۔ اس طریقہ کے ذریعے آپ اپنے گھر، محلہ کے کھلے میدان، باغ یا کسی اور جگہ قبلہ کی درست سمت معلوم کر سکتے ہیں۔

طریقہ صلوٰۃ

ایک دن اویس اور اسماء بچوں کو ساتھ لے کر خواجہ شمس الدین عظیمی صاحب سے ملنے کے لئے گئے۔ عظیمی صاحب مسجد کے برآمدے میں چند لوگوں کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ اویس تو عظیمی صاحب کے پاس جا کر بیٹھ گئے۔ اسماء اور بچے مسجد کے بیرونی احاطہ میں چلے آئے۔

مسجد کے احاطہ میں چند کمروں میں عظیمی صاحب نے ایک مدرسہ قائم کیا ہے۔ یہاں ناظرہ قرآن اور دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ خواہشمند طالب علموں کو اسکول ایجوکیشن اور کمپیوٹر کی تعلیم دینے کا اہتمام بھی کیا گیا ہے۔

مدرسہ میں کسی کلاس کا وقت ہونے والا تھا۔ بہت سے خوبصورت بچے ہاتھوں میں کتابیں لئے مدرسہ کی جانب آرہے تھے۔

نعمان بھی اپنے بھائی بہنوں کے ساتھ جماعت کے معلم سے اجازت لے کر کلاس روم میں بیٹھ گیا۔

چند منٹ بعد مدرسہ کے معلم نے جنہیں بچے قاری صاحب کہہ کر پکار رہے تھے ایک رجسٹر نکال کر طالب علموں کی حاضری لی اور کہا۔

بچو! آپ وضو کا طریقہ اچھی طرح سمجھ چکے ہیں؟

جی قاری صاحب! بچوں نے جواب دیا۔

www.ksars.org

اب ہم نماز ادا کرنے کا طریقہ سیکھیں گے۔

دن رات میں کسی بھی وقت نماز ادا کرنا ہو اس کے لئے چند باتوں کا پورا ہونا ضروری ہے۔ نماز ادا کرنے والا بندہ پاک و صاف اور باوضو ہو۔ مناسب کپڑے پہنے ہوئے ہو۔ جس جگہ نماز ادا کی جائے وہ پاک ہو۔ نماز ادا کرنے والے بندہ کا چہرہ خانہ کعبہ کی طرف یعنی قبلہ رخ ہو۔

نماز ادا کرنے کے لئے خانہ کعبہ کی طرف چہرہ کر کے کھڑے ہو جائیں اور نماز کی نیت کریں کسی مرض یا کمزوری کی حالت میں بیٹھ کر بھی نماز ادا کی جاسکتی ہے۔

صلوٰۃ قائم کرتے وقت یہ نیت کرنا کافی ہے کہ میں اتنی رکعتیں ادا کرنے کے لئے اللہ کے حضور حاضر ہوں۔ نیت کرنے سے پہلے اگر یہ آیت پڑھ لی جائے تو انشاء اللہ یکسوئی میں مدد ملے گی تاہم یہ آیت پڑھنا نیت کے لئے ضروری نہیں۔

انی وجھت وجھی للذی فطر السموات والارض حنیفا و ما انا من المشرکین

(سورہ الانعام۔ آیت 80)

ترجمہ: میں نے اپنے آپ کو اس کا ہو کر اس ذات کے سامنے پیش کر دیا جس نے آسمان اور زمین پیدا کئے اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔

اگر عربی نہ آتی ہو تو نیت کے الفاظ اپنی مادری زبان میں بھی ادا کئے جاسکتے ہیں۔ مثلاً عصر کی نماز کی نیت اس طرح کی جاسکتی ہے۔

نیت کرتا ہوں میں چار رکعات صلوٰۃ فرض کی۔ واسطے اللہ کے منہ میرا کعبہ شریف کی طرف وقت صلوٰۃ العصر کا۔

www.ksars.org

نیت کے بعد دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں کاندھوں سے اوپر لائیں ہتھیلیاں سیدھی رکھ کر انگوٹھے کان کی لو تک لائیں اور کہیں

اللہ اکبر

اب دونوں ہاتھ نیچے لا کر ناف کے اوپر اس طرح باندھ لیں کہ دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ کے اوپر ہو اور دائیں ہاتھ کی انگلیوں اور انگوٹھے سے بائیں کلائی کو پکڑا ہوا ہو۔

ایک پیاری سی بچی تحریم نے جو ہلکا گلابی اور سفید رنگ کا اسکارف سر پر پہنے ہوئی تھی سوال کی اجازت چاہی۔ کل آپ نے بتایا تھا کہ لڑکے اور لڑکیوں کی نماز میں تھوڑا سا فرق ہے۔ کیا لڑکیاں بھی اسی طرح کریں؟

لڑکیاں نیت کے بعد دونوں ہتھیلیاں کندھوں تک رکھیں۔ دونوں ہاتھ چادر یا دوپٹے سے باہر نہ نکالیں اور کہیں اللہ اکبر۔ پھر دونوں ہاتھ سینہ پر اس طرح باندھیں کہ دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر ہو۔

نماز کی نیت اور تکبیر تحریمہ کے بعد اس طرح کھڑے ہونے کو قیام کہا جاتا ہے۔ قیام میں سب سے پہلے ثناء پڑھی جاتی ہے۔

ثناء:

سبحانک اللّٰھم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالیٰ جدک ولاالہ غیرک

ترجمہ: پاک ہے تیری ذات اے میرے معبود اور تُو ہی حمد کے لائق ہے اور بابرکت ہے تیرا نام اور بلند و اعلیٰ ہے تیری بزرگی اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

ثناء کے بعد تعوذ اور تسمیہ پڑھیں۔

تعوذ:

www.ksars.org

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

ترجمہ: اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے۔

تسمیہ:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ترجمہ: اللہ کے نام سے جو بہت مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

اب سورہ فاتحہ پڑھی جائے۔

سورہ فاتحہ:

الحمد للہ رب العالمینoالرحمٰن الرحیمoملک یوم الدینoایاک نعبد و ایاک نستعینoاھدنا الصراط المستقیمoصراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالینo

ترجمہ: سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے جو سارے جہانوں کا پالنے والا ہے۔ بے حد مہربان، نہایت رحم والا۔ روز جزا کا مالک ہے۔ ہم تیری بندگی کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔ ہم کو سیدھی راہ دکھا اور چلا ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام کیا۔ نہ راستہ ان لوگوں کا جن پر آپ کا غضب کیا گیا اور وہ گمراہ ہوئے۔

سورہ فاتحہ پوری ہو جائے تو کہیں۔

آمین

اس کے بعد قرآن کی کوئی بھی سورت یا کسی سورت کی چند آیات پڑھی جائیں۔ سورہ اخلاص، سورہ کوثر اور سورہ عصر یا کوئی اور سورت سورہ فاتحہ کے بعد پڑھ سکتے ہیں۔

www.ksars.org

سورہ اخلاص:

قل ھواللہ احدoاللہ الصمدoلم یلد ولم یولدoولم یکن لہ کفواً احدo

ترجمہ: آپ کہہ دیجئے کہ اللہ ایک ہے۔ اللہ بے احتیاج ہے۔ اس کی اولاد نہیں۔ اور نہ کسی کی اولاد ہے اور نہ اس کا خاندان ہے۔

سورہ کوثر:

انا اعطینک الکوثرoفصل لربک وانحرoان شانئک ھوالابترo

ترجمہ: بے شک ہم نے آپ کو کوثر عطا کی ہے۔ پس اپنے رب کے لئے صلوٰۃ قائم کرو اور قربانی دیا کرو۔ کچھ شک نہیں کہ تمہارے دشمن ہی ابتر رہیں گے۔

سورہ عصر:

والعصرoان الانسان لفی خسرoالاالذین امنو و عملوالصلحت وتواصو بالحق وتواصو بالصبرo

ترجمہ: زمانہ کی قسم انسان خسارے میں ہے۔ سوائے ان کے جو ایمان لائے اور صالح عمل کئے اور ایک دوسرے کو حق کی تاکید اور صبر کی وصیت کی۔

اس کے بعد کہیں

اللہ اکبر

اور رکوع میں چلے جائیں۔

www.ksars.org

رکوع میں جانے کا طریقہ یہ ہے کہ پیر سیدھے جما کر رکھے جائیں۔ گھٹنوں کو خم نہ دیا جائے۔ نمازی سامنے کی طرف نیچے جھک کر دائیں ہاتھ سے دائیں گھٹنے اور بائیں ہاتھ سے بائیں گھٹنے کو اچھی طرح مضبوطی سے پکڑ لے۔ اس دوران سر گردن اور کمر ایک سیدھ میں رہیں۔ کمر میں خم نہ آنے دیا جائے۔ گھٹنے بھی سیدھے ہوں اور ان میں خم نہ آئے۔ کہنیاں پہلو سے الگ رکھیں۔

لڑکیوں کے لئے رکوع میں اتنا جھکنا کافی ہے کہ ان کے ہاتھ با آسانی گھٹنوں تک پہنچ جائیں۔ کہنیاں پہلو سے ملا کر رکھیں۔

سبحان ربی العظیم۔ سبحان ربی العظیم۔ سبحان ربی العظیم

ترجمہ: میرا رب بڑی عظمت والا پاک ہے۔ میرا رب بڑی عظمت والا پاک ہے۔ میرا رب بڑی عظمت والا پاک ہے۔

اس کے بعد

سمع اللہ لمن حمدہ

ترجمہ: اللہ اس کی بات سنتا ہے جو اس کی تعریف کرے۔

کہتے ہوئے سیدھے کھڑے ہو جائیں اور کہیں

ربنا لک الحمد

ترجمہ: اے ہمارے رب! تیری ہی سب تعریف ہے۔

یہ کہہ کر تھوڑی دیر کے لئے ساکت کھڑے رہیں۔ رکوع کے بعد سجدے میں جانے سے پہلے اس طرح کھڑے ہونے کو قومہ کہا جاتا ہے۔ پھر

www.ksars.org

اللہ اکبر

کہتے ہوئے سجدہ میں چلے جائیں۔

سجدہ میں جانے کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں پیر اچھی طرح جما کر زمین پر جھکتے ہوئے پہلے دونوں گھٹنے زمین پر رکھیں۔ اس کے بعد دونوں ہاتھ زمین پر رکھیں پھر ماتھا زمین پر ٹکائیں۔ سجدہ کے دوران ماتھا اور ناک زمین پر ٹکے ہوئے ہوں۔ دونوں ہتھیلیاں کندھے کی سیدھ میں زمین پر ہوں لیکن کلائی اور کہنیاں زمین پر ٹکی ہوئی نہ ہوں نہ ہی بازو زمین پر بچھائیں۔ سجدہ میں دونوں گھٹنے اور دونوں پیروں کی انگلیاں زمین پر ٹکی ہوئی ہوں۔ پنڈلیاں زمین پر نہ ٹکیں۔ سجدہ میں ران اور پیٹ کو ساتھ نہ ملائیں بلکہ ران پیٹ سے علیحدہ رکھیں۔

لڑکیاں سجدہ میں اپنے ہاتھوں کے ساتھ کلائی اور کہنی بھی زمین پر رکھیں۔ جبکہ ران اور پیٹ ملے ہوئے ہوں۔ پنڈلیاں زمین پر ٹکی ہوئی ہوں اور دایاں پیر انگوٹھے سے تلوے تک اور بایاں پیر چھوٹی انگلی سے انگوٹھے تک زمین سے لگا ہوا ہو۔

سجدہ میں تین، پانچ یا سات بار پڑھیں۔

سبحان ربی الاعلی ۔ سبحان ربی الاعلی ۔ سبحان ربی الاعلی ۔

ترجمہ: میرا رب بڑی شان والا پاک ہے۔ میرا رب بڑی شان والا پاک ہے۔ میرا رب بڑی شان والا پاک ہے۔

اس کے بعد

اللہ اکبر

www.ksars.org

کہتے ہوئے سجدے سے اٹھ کر دوزانو ہو کر بیٹھ جائیں اور ہتھیلیاں دونوں زانو پر رکھیں۔ چند لمحے اس طرح بیٹھیں۔ دو سجدوں کے درمیان اس طرح بیٹھنے کو "جلسہ" کہا جاتا ہے۔ جلسہ میں بیٹھنے کا طریقہ یہ ہے کہ دائیں پیر کی انگلیاں زمین پر ٹکی ہوئی ہوں جبکہ بایاں پیر اس طرح بچھا ہوا ہو کہ ایڑی اور چھوٹی انگلی زمین پر ہو۔

لڑکیاں دونوں پیر زمین پر بچھا کر بیٹھیں۔

تھوڑی دیر بیٹھ کر

اللہ اکبر

کہتے ہوئے دوبارہ سجدے میں چلے جائیں اور پہلے کی طرح

سبحان ربی الاعلیٰ

پڑھیں اس کے بعد

اللہ اکبر

کہتے ہوئے سجدے سے اٹھ جائیں۔ سجدہ سے اٹھ کر کھڑے ہونے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے سر، گردن اور کندھے یعنی جسم کا اوپری حصہ اٹھا کر تقریباً بیٹھنے کی حالت پر آ جائیں اس کے بعد پیر کے پنجوں پر زور ڈالتے ہوئے سیدھے کھڑے ہو جائیں۔ لڑکیوں کے لئے بھی سجدہ سے اٹھ کر کھڑے ہونے کا یہی طریقہ ہے۔

یہ دوسری رکعت ہے اس رکعت میں تسمیہ یعنی بسم اللہ شریف کے بعد سورہ فاتحہ پڑھیں۔

الحمد للہ رب العالمینoالرحمٰن الرحیمoملک یوم الدینoایاک نعبد و ایاک نستعینoاھدنا الصراط المستقیمoصراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالینo

آمین

www.ksars.org

اب کوئی سورہ پڑھیں۔

سورہ نصر:

اذا جاءنصر الله والفتح ورایت الناس ید خلون فی دین الله افوا جا فسبح بحمد ربک واستغفرہ انه کان تو اباo

سورہ قریش:

لایلف قریشoالفهم رحلته الشتاءوالصفoفلیعبد وا رب هذا البیتoالذی اطعمهم من جوع و امنهم من خوفo

پڑھ کر

الله اکبر

کہتے ہوئے رکوع میں چلے جائیں رکوع میں تین بار یا پانچ بار یا سات بار پڑھیں۔

سبحان ربی العظیم ۔ سبحان ربی العظیم ۔ سبحان ربی العظیم ۔

اس کے بعد

سمع اللّٰہ لمن حمدہ

یہ کہہ کر تھوڑی دیر کے لئے قومہ میں ساکت کھڑے رہیں۔ پھر

الله اکبر

کہتے ہوئے سجدہ میں چلے جائیں۔

سجدہ میں تین بار یا پانچ بار یا سات بار پڑھیں۔

www.ksars.org

سبحان ربی الاعلی - سبحان ربی الاعلی - سبحان ربی الاعلی -

اس کے بعد

اللہ اکبر کہہ کر جلسہ میں بیٹھ جائیں۔ تھوڑی دیر بعد اللہ اکبر کہتے ہوئے دوسرے سجدہ میں جائیں۔ سجدے میں پہلے کی طرح

سبحان ربی الاعلی

پڑھیں اس کے بعد سجدہ سے اٹھ کر دوزانو بیٹھ جائیں۔

دو رکعات کے بعد اسطرح بیٹھنے کو قعدہ یا تشہد کہتے ہیں۔ تشہد میں دایاں ہاتھ دائیں گھٹنے اور ٹانگ پر اور بایاں ہاتھ بائیں گھٹنے اور ٹانگ پر رکھنا چاہیئے۔ اس طرح کہ ہر ہاتھ کی انگلیاں آپس میں ملی ہوئی ہوں۔ قعدہ میں بیٹھنے کا طریقہ یہ ہے کہ پنڈلیاں اور گھٹنے زمین پر ٹکے ہوئے ہوں دایاں پیر انگلیوں پر کھڑا رکھیں اور بایاں پیر بچھا کر اس پر بیٹھیں۔ لڑکیاں دونوں پیروں پر اس طرح بیٹھیں کہ پیر سیدھی طرف نکلے ہوئے ہوں۔

اگر نماز دو رکعات سے زائد ہو تو اسے پہلا تشہد یا قعدہ کہتے ہیں۔ تشہد میں پڑھا جاتا ہے۔

التحیات للہ والصلوٰت والطیبت السلام علیک ایھا النبی ورحمته اللہ و برکاته السلام علینا و علی عباداللہ الصالحین اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمد عبدہ ورسولہ

ترجمہ: ہر طرح کی تعریف، عبادات (صلوٰۃ) اور پاکیزگی اللہ کے لئے ہے۔ سلام ہو آپ پر اے نبی ﷺ اور اللہ کی رحمت اور برکت نازل ہو۔ سلامتی ہو۔ ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود نہیں اللہ کے سوا اور گواہی دیتا ہوں کہ بے شک محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔

پڑھتے ہوئے جب **اشھد ان لا الہ** پر پہنچیں تو سیدھے ہاتھ کی پہلی انگلی یعنی شہادت کی انگلی اوپر اٹھائیں اور **الا اللہ** کہہ کر انگلی نیچے کر لیں۔

www.ksars.org

التحیات پڑھ کر اللہ اکبر کہتے ہوئے تیسری رکعت کے لئے کھڑے ہو جائیں۔

اس رکعت میں تسمیہ پڑھنے کے بعد سورہ فاتحہ پڑھیں اور

اللہ اکبر

کہتے ہوئے رکوع میں چلے جائیں۔ پہلی رکعت کی طرح رکوع اور سجدہ کریں۔ اور پھر چوتھی رکعت کے لئے کھڑے ہو جائیں۔ چوتھی رکعت میں بھی پہلے کی طرح تسمیہ اور سورہ فاتحہ پڑھ کر رکوع میں جائیں۔ اس کے بعد سجدہ کریں۔ چوتھی رکعت میں دوسرے سجدے کے بعد تشہد یا قعدہ میں بیٹھ جائیں اور پہلے التحیات پھر درود شریف اور پھر دعا پڑھیں۔

التحیات:

التحیات للہ والصلوٰت والطیبت السلام علیک ایھا النبی ورحمتہ اللہ و برکاتہ السلام علینا و علی عباداللہ الصالحین اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمد عبدہ ورسولہ

پھر درود شریف پڑھیں۔

اللّٰھم صل علی محمد و علی ال محمد کما صلیت علی ابراہیم و علی ال ابراہیم انک حمید مجید

ترجمہ: اے اللہ رحمت نازل فرما محمد ﷺ پر اور ان کی آل پر جس طرح تو نے رحمت نازل فرمائی ابراہیم علیہ السلام پر اور ان کی آل پر بے شک تو مستحق تعریف اور بزرگی والا ہے۔

اللّٰھم صل علی محمد و علی ال محمد کما بارکت علی ابراہیم و علی ال ابراہیم انک حمید مجید

www.ksars.org

ترجمہ: اے اللہ برکت نازل فرما محمد ﷺ پر اور ان کی آل پر جیسا کہ برکت نازل فرمائی تو نے ابراہیم علیہ السلام پر اور ان کی آل پر بے شک تو مستحق تعریف بزرگی والا ہے۔

اس کے بعد دعا پڑھیں۔

رب اجعلنی مقیم الصلوٰۃ و من ذریتی ربنا تقبل دعا ربنا اغفرلی ولوالدے واللمومنین یوم یقوم الحسابo

ترجمہ: اے میرے رب مجھ کو اور میری نسل میں سے لوگوں کو صلوٰۃ قائم کرنے والا بنا۔ اے میرے رب قبول کر میری دعا۔ اے میرے رب بخش دے مجھ کو اور میرے ماں باپ کو اور سب ایمان والوں کو جس دن یوم حساب قائم ہو گا۔

یا یہ دعا پڑھیں۔

ربنا اتنا فی الدنیا حسنته و فی الاخرۃ حسنته و قنا عذاب النارo

ترجمہ: اے میرے رب میری دنیا اچھی فرما اور میری آخرت بھی اچھی فرما اور مجھے آگ کے عذاب سے بچا۔

یا قرآن پاک یا حدیث نبوی ﷺ میں سے کوئی سی بھی دعا پڑھی جائے۔

پھر اپنا چہرہ دائیں طرف گھماتے ہوئے اس طرح سلام کہا جائے۔

السلام علیکم و رحمته اللہ

اس کے بعد چہرہ بائیں طرف گھماتے ہوئے سلام کہا جائے

السلام علیکم و رحمته اللہ

www.ksars.org

اب یہ نماز پوری ہوگئی۔

اگر نماز دو رکعات پر مشتمل ہے مثلاً فجر کی فرض نماز تو دوسری رکعت میں دوسرے سجدے کے بعد تشہد میں التحیات کے بعد درود شریف اور دعا پڑھ کر سلام کہا جائے اگر نماز تین رکعت کی ہے یعنی مغرب کی فرض نماز تو تیسری رکعت کے دو سجدوں کے بعد دوسرے تشہد میں بیٹھا جائے اور التحیات، درود شریف اور دعا پڑھ کر سلام کہا جائے۔

ظہر، عصر، عشاء کی فرض نماز میں چوتھی رکعت کے بعد دوسرے تشہد میں بیٹھ جائے اور التحیات، درود شریف اور دعا کے بعد سلام کہا جائے۔

نماز کے بعد ہم کیا پڑھیں؟

نبی کریم ﷺ فرض نماز کی تکمیل کے بعد اونچی آواز سے ایک بار اللہ اکبر اور تین بار استغفر اللہ کہا کرتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ جب نماز سے فارغ ہوتے تو تین بار استغفر اللہ کے بعد فرماتے:

اللّٰیھم انت السلام ومنک السلام و الیک یرجع السلام حینا ربنا بالسلام واذخلنا دارالسلام تبارکت ربنا و تعالیت یا ذالجلال والاکرام

ترجمہ: اے اللہ تو ہی سلامتی دینے والا ہے اور تیری ہی طرف سے سلامتی مل سکتی ہے اور تیری ہی طرف سلامتی لوٹتی ہے اور اے ہمارے رب تو ہمیں سلامتی کے ساتھ زندہ رکھ اور ہمیں سلامتی کے مقام میں داخل فرما۔ اے ہمارے رب تو بابرکت ہے اور تو ہی بلند ہے اے صاحب عظمت و بزرگی۔

نبی کریم ﷺ کے ارشادات سے ہر نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھنے کی بھی بڑی فضیلت کا علم ہوتا ہے۔

آیت الکرسی

www.ksars.org

اللہ لا الہ الا ھوالحی القیوم لا تا خذہ سنتہ ولا نوم لہ ما فی السموات و ما فی الارض من ذالذی یشفع عندہ الا باذنہ یعلم ما بین ایدیھم و اما خلفھم ولا یحیطون بشئی من علمہ الا بما شاءوسع کرسیہ السموات والارض ولا یودہ حفظھما و ھوالعلی العظیمo

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں زندہ ہمیشہ قائم رہنے والا نہ اسے اونگھ آسکتی ہے اور نہ نیند اسی کا ہے سب جو آسمانوں میں ہے اور زمین میں ہے ایسا کون ہے جو سفارش کرے اس کے پاس بغیر اس کی اجازت کے۔ وہ جانتا ہے جو کچھ ان کے سامنے اور ان کے پیچھے کے حالات ہیں اور احاطہ نہیں کر سکتے کسی چیز کا بھی اس کے علم میں سے مگر جس قدر وہ چاہے۔ گھیر رکھا ہے اس کی کرسی نے تمام آسمانوں اور زمین کو اور گراں نہیں گزرتی اس کو ان دونوں کی حفاظت اور وہ عالی شان اور عظیم الشان ہے۔

نبی کریم ﷺ نے نماز کے بعد مندرجہ ذیل ذکر کی بھی بہت فضیلت بیان فرمائی ہے۔ 33 بار اللہ اکبر۔ 33 بار سبحان اللہ۔ 33 الحمد للہ۔ ایک بار لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شئ قدیرo

اس ذکر کا طریقہ یہ ہے کہ جن فرض کے بعد سنت نماز نہیں ہے یعنی فجر اور عصر کی نماز......ان میں فرض کے بعد یہ ذکر کیا جائے اور ظہر، مغرب اور عشاء میں سنت نماز کی ادائیگی کے بعد یہ ذکر کیا جائے۔

نماز باجماعت کا طریقہ

نماز کا طریقہ بتا کر قاری صاحب کچھ دیر کے لئے خاموش ہوئے تو سات آٹھ سالہ بچے عمیر نے پوچھا۔

نماز باجماعت کیا ہوتی ہے؟

نماز جو کئی لوگ ایک امام کے پیچھے ادا کریں نماز باجماعت کہلاتی ہے۔

www.ksars.org

دن میں پانچ وقت کی فرض نماز، جمعہ کی نماز، رمضان میں صلوٰۃ تراویح اور وتر، عیدالفطر اور عیدالضحیٰ اور دوسرے بعض مواقع پر باجماعت نماز پڑھی جاتی ہے۔ جمعہ، عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کی نماز باجماعت ادا کرنا لازمی ہے کیونکہ جمعہ اور عید کی نماز انفرادی طور پر ادا نہیں کی جاسکتی۔

دو یا دو سے زیادہ افراد مل کر باجماعت نماز ادا کرسکتے ہیں۔ اگر دو سے زیادہ افراد باجماعت نماز ادا کر رہے ہوں تو مقتدی امام صاحب کے پیچھے صف بنائیں۔ اگر دو افراد باجماعت نماز ادا کر رہے ہوں تو دونوں افراد ایک ہی صف میں کندھے سے کندھا ملا کر کھڑے ہو جائیں۔ مقتدی امام کے دائیں ہاتھ پر کھڑے ہو کر تکبیر کہیں اور امام کی پیروی میں نماز ادا کریں۔

نیت

یاسر نامی بچے نے سوال کیا۔

باجماعت نماز کی نیت کس طرح کی جائے؟

باجماعت نماز ادا کرتے وقت نماز کی نیت میں امام کی اقتداء کی نیت بھی کی جائے۔ مثلاً فجر کی باجماعت نماز کی نیت اس طرح کی جاسکتی ہے۔

نیت کرتا ہوں میں دو رکعات نماز فرض کی۔ اللہ کے لئے۔ منہ میرا کعبہ شریف کی طرف وقت صلوٰۃ الفجر کا۔ پیچھے اس امام کے۔

اس کے بعد تکبیر تحریمہ کہہ کر ہاتھ باندھ لئے جائیں اور ثناء اور تعوذ اور تسمیہ پڑھی جائے اور پھر امام صاحب کی قرأت سنی جائے۔ جب امام صاحب سورہ فاتحہ مکمل کرلیں تو آہستہ آواز سے آمین! کہیں۔ اب امام صاحب جن آیات کی تلاوت کریں انہیں خاموشی سے سنیں۔ قرأت کے بعد امام صاحب اللہ اکبر کہہ کر رکوع میں جائیں گے۔ مقتدی امام کی پیروی میں اللہ اکبر کہتے ہوئے رکوع میں جائیں۔ امام صاحب سمع اللہ لمن حمدہ o کہتے ہوئے رکوع سے

www.ksars.org

اٹھیں گے ان کے پیچھے نمازی ربنالک الحمدہ کہتے ہوئے رکوع سے اٹھیں۔ غرض باجماعت نماز میں مقتدی کی ہر حرکت امام کی پیروی میں ہونی چاہئے۔

فجر، مغرب اور عشاء کی پہلی دو رکعتوں میں امام صاحب باآواز بلند قرأت کرتے ہیں۔ ظہر اور عصر کی جماعت میں امام صاحب چاروں رکعات کے دوران باآواز بلند قرأت نہیں کرتے۔ مغرب میں تیسری رکعت میں اور عشاء میں تیسری اور چوتھی رکعت میں امام باآواز بلند قرأت نہیں کرتے۔ نماز میں امام کی جانب سے باآواز بلند قرأت کو قرأت جہری کہتے ہیں۔ جبکہ نماز میں دل ہی دل میں تلاوت کرنے کو قرأت سری کہا جاتا ہے۔

نعمان کے ذہن میں ایک سوال آیا۔

فرض نماز اور سنت نماز کی ادائیگی میں کیا فرق ہے۔

فرض نماز اور سنت نماز کی ادائیگی کا طریقہ دو رکعت والی نماز میں تو ایک جیسا ہے لیکن تین رکعات یا چار رکعات کی فرض نماز میں تیسری اور چوتھی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد مزید تلاوت نہیں کرنی اور رکوع میں چلے جانا ہے۔ جب کہ سنت نماز میں تیسری اور چوتھی رکعت میں بھی سورہ فاتحہ کے بعد مزید کوئی سورہ تلاوت کی جائے یعنی سنت نماز کی ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد کوئی سورہ تلاوت کی جائے پھر رکوع میں جائیں۔

مختلف رکعات میں تلاوت کا قاعدہ

پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد جتنی تلاوت کی جائے دوسری رکعت میں اس سے کم تلاوت کم جائے۔ تیسری رکعت میں دوسری سے کم اور چوتھی رکعت میں تیسری رکعت سے کم تلاوت کی جائے۔ دوسرے الفاظ میں اس طرح کہا جاسکتا ہے کہ بعد کی رکعات کی تلاوت پہلے کی رکعات کی تلاوت سے زیادہ لمبی نہ ہو۔

ایک بچے نے ہاتھ اٹھا کر اجازت چاہی اور پوچھا ہم نے اسلامیات کی کتاب میں فرض، سنت، واجب، نفل کے بارے میں پڑھا ہے۔ ان کا کیا مطلب ہے۔

www.ksars.org

فرض نماز

دن میں پانچ وقت نماز کی رکعات جو اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل میں رسول اللہ ﷺ نے ادا فرمائیں فرض نماز کہلاتی ہیں۔

پانچ وقت نمازوں میں فرض رکعات مندرجہ ذیل ہیں۔

فجر	دو رکعت
ظہر	چار رکعت
عصر	چار رکعت
مغرب	تین رکعت
عشائ	چار رکعت

سنت

ان فرض رکعات کے علاوہ بھی رسول اللہ ﷺ نماز کے اوقات میں جماعت سے پہلے اور بعد میں مختلف رکعات ادا فرماتے تھے۔ نماز کی ان رکعات کو سنت نماز کہا جاتا ہے۔ سنت کی دو قسمیں ہیں۔

۱۔ سنت موکدہ

۲۔ سنت غیر موکدہ

سنت موکدہ اور سنت غیر موکدہ

www.ksars.org

فرض نماز کے علاوہ نماز کی وہ رکعات جنہیں رسول اللہ ﷺ نے مکہ، مدینہ یا کسی اور جگہ قیام کے دوران باقاعدگی اور تسلسل کے ساتھ ادا کیا ہے۔ سنت موکدہ کہلاتی ہیں۔ جبکہ سنت غیر موکدہ نماز کی وہ رکعات ہیں جنہیں رسول اللہ ﷺ نے کبھی ادا فرمایا اور کبھی ادا نہیں فرمایا۔

واجب

وہ عمل ہے جس کا کرنا ضروری ہے۔ لیکن جس کا درجہ فرض سے کم ہے۔

نفل

یہ وہ عمل ہے جو نہ تو فرض ہے اور نہ واجب۔ یہ ایسا اختیاری عمل ہے جس کا کیا جانا باعث اجر ہے لیکن اس کے نہ کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔

وتر کی ادائیگی کا طریقہ کیا ہے؟

وتر عشاء کی نماز کے ساتھ ادا کئے جاتے ہیں۔ وتر کی تین رکعات ہوتی ہیں۔ وتر کی ادائیگی کے لئے سب سے پہلے اس کی نیت کرتے ہیں۔ دو رکعات حسب معمول ادا کی جاتی ہیں۔ پہلے تشہد میں التحیات کے بعد تیسری رکعت کے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ تیسری رکعت میں سورۃ فاتحہ اور کوئی سورہ پڑھ کر اللہ اکبر کہہ کر رکوع میں جانے کے بجائے ہاتھ کانوں تک اٹھاتے ہوئے پھر باندھ لیتے ہیں اور اس کے بعد دعائے قنوت پڑھتے ہیں۔ دعائے قنوت یہ ہے:

اللّٰھم انا نستعینک و نستغفرک و نومن بک و فتوکل علیک و نثنی علیک الخیرونشکرک ولا نکفرک و نخلع و نترک من یفجرک اللّٰھم ایاک نعبد و لک نصلی و نسجد و الیک نسحی و نحفد ونرجو ارحمتک و نخشی عذابک ان عذابک بالکفار ملحقo

ترجمہ: اے اللہ! ہم تجھ سے مدد چاہتے ہیں اور تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں اور تجھ پر ایمان لاتے ہیں اور تجھ پر بھروسہ رکھتے ہیں اور تیری خوبیاں بیان کرتے ہیں اور تیرا شکر ادا کرتے ہیں اور تیری نافرمانی نہیں کرتے اور اسے ہم

www.ksars.org

چھوڑتے اور اس سے علیحدہ ہوتے ہیں جو تیرا نافرمان ہے۔ اے اللہ! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تیرے ہی لئے نماز ادا اور سجدہ کرتے ہیں اور تیری ہی طرف دوڑتے ہیں اور خدمت کرتے ہیں اور تیری ہی رحمت کے امیدوار ہیں اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں۔ بے شک تیرا عذاب کافروں کو پہنچنے والا ہے۔

مختلف نمازوں میں فرض، سنت، واجب، نفل کی تعداد

صلوٰۃ	فرض	سنت موکدہ	سنت غیر موکدہ	واجب	نفل
فجر	۲	۲ قبل از فرض			
ظہر	۴	۴ قبل از فرض	۲ بعد از فرض		
عصر	۴		۴ قبل از فرض		
مغرب	۳		۲ بعد از فرض	بعد از ۲ سنت	
عشائ	۴		۲ بعد از فرض	۴ قبل از فرض	
	۳وتر بعد از سنت	۲ قبل از وتر	۲ بعد از وتر		
جمعہ	۲		۴ قبل از فرض	۴ بعد از فرض	۲

www.ksars.org

فجر، عصر، جمعہ

فجر کی نماز میں دو رکعات فرض اور دو رکعات سنت ادا کی جاتی ہیں۔ نبی کریم ﷺ فجر میں فرض کے ساتھ ساتھ دو رکعات سنت کی ادائیگی کا خاص طور پر اہتمام فرماتے۔ فجر یا جماعت ادا کرنے والے کو دو رکعات سنت بھی ضرور ادا کرنی چاہئے۔ فجر کی باجماعت نماز میں پہلی رکعت میں امام صاحب طویل قرأت کرتے ہیں۔ اگر کسی شخص نے جماعت سے قبل دو رکعت سنت ادا نہ کی ہوں اور وہ پہلی رکعت سے ہی جماعت میں شامل ہو رہا ہو تو اسے چاہئے کہ پہلے دو رکعت سنت ادا کرلے اس کے بعد جماعت میں شامل ہو۔ پہلی رکعت میں امام صاحب کی طویل قرأت کی وجہ سے دو رکعت سنت کی ادائیگی کے باوجود جماعت میں شرکت کا موقع مل جاتا ہے۔ اگر وقت کی کمی کے باعث دو رکعت سنت ادا نہ کی جا سکیں لیکن فجر کی باجماعت نماز دونوں رکعتوں کے ساتھ ادا کی گئی ہو تو اسے چاہئے کہ فرض کی ادائیگی کے بعد کچھ دیر انتظار کرے اور سورج نکلنے پر دو رکعت سنت ادا کرے۔

عصر کی سنت نماز

عصر کی نماز میں فرض سے پہلے چار رکعات سنت ادا کی جاتی ہیں۔ اگر سنت ادا کرنے کا وقت نہ ہو اور عصر کی جماعت ہو جائے تو صرف چار رکعات فرض ادا کرنے چاہئیں اب چار رکعات سنت ادا نہ کی جائیں۔ عصر کی جماعت کے بعد مغرب کی اذان تک کوئی نفل نماز بھی ادا نہ کی جائے۔

جمعہ

جمعہ میں دو رکعات فرض باجماعت ادا کرنا لازمی ہیں۔ ان دو فرض رکعات کی ادائیگی انفرادی طور پر نہیں ہوتی۔ جمعہ کی نماز میں دو بار اذان ہوتی ہے۔ ایک بار اس وقت جو ظہر کی نماز کے لئے مخصوص ہے۔ اس اذان کے بعد لوگ مسجد میں جمع ہو جاتے ہیں۔ ایک مقررہ وقت پر امام صاحب حاضرین سے خطاب کرتے ہیں۔ ان کا یہ خطاب جمعہ کا خطبہ کہلاتا ہے۔ جمعہ کے خطبہ سے پہلے دوبارہ اذان ہوتی ہے۔ یہ اذان اس بات کا اعلان ہے کہ اب جمعہ کا خطبہ شروع ہو رہا ہے۔ خطبہ کے اختتام پر جمعہ کی باجماعت نماز ادا کی جاتی ہے۔ چونکہ جمعہ کا خطبہ نماز باجماعت کا حصہ سمجھا جاتا ہے اس

www.ksars.org

لئے جمعہ کی نماز ادا کرنے والوں کو خطبہ سے قبل مسجد پہنچ جانا چاہئے اور صف میں بیٹھ کر ادب و احترام اور توجہ کے ساتھ خطبہ سننا چاہئے۔ اگر کوئی شخص کسی وجہ سے جمعہ کی نماز باجماعت ادا نہ کر سکے تو اسے مسجد میں، گھر پر یا کسی اور جگہ ظہر کی نماز ادا کرنا چاہئے۔

سجدہ سہو، مفسدات نماز

اس گفتگو کے دوران ہی مسجد سے ظہر کی اذان سنائی دی۔ اذان کے بعد قاری صاحب نے وقفہ کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ آیئے نماز کے لئے مسجد چلیں۔ مدرسے سے مسجد جاتے ہوئے قاری صاحب نے نعمان کو بتایا کہ ظہر کی نماز کے بعد مدرسے میں آدھا گھنٹہ تک مزید کلاس ہوتی ہے۔

مسجد میں ایک حصہ خواتین نمازیوں کے لئے ہے۔ درمیان میں پارٹیشن ہے۔ مسجد میں داخل ہو کر بچیاں خواتین والے حصے میں چلی گئیں اور بچے مردوں والے حصے میں آ گئے۔

نماز باجماعت میں بچوں کی ایک بڑی تعداد موجود تھی لیکن کوئی وہاں شرارتیں نہیں کر رہا تھا۔ ان کی تربیت اس طرح کی گئی تھی کہ نماز کا ادب سب جانتے تھے۔ امل نے سنت نماز ادا کرنے والی ایک لڑکی کو دیکھا کہ اس نے قعدہ میں ایک سلام کے بعد دو سجدے کئے اور پھر قعدہ میں بیٹھ کر معمول کے مطابق نماز مکمل کی۔ جب سب بچے دوبارہ مدرسے میں پہنچے تو امل نے قاری صاحب کو اس کے بارے میں بتایا۔ انہوں نے مسکرا کر کہا وہ لڑکی سجدہ سہو کر رہی ہو گی؟

یہ بات دوسرے کئی بچوں کے لئے بھی نئی تھی۔ اس لئے کئی بچوں کی ایک ساتھ آواز آئی۔

سجدہ سہو کیا ہوتا ہے۔

قاری صاحب نے کہا۔ میں آپ کو اس بارے میں بتاتا ہوں لیکن اس سے پہلے مفسدات نماز کے متعلق کچھ کہوں گا۔

www.ksars.org

مفسدات نماز کسے کہتے ہیں؟ کئی بچوں نے معلوم کرنا چاہا۔

نماز کی ادائیگی کے دوران اگر کھانسی اٹھ جائے، چھینک آ جائے، جمائی آ جائے یا جسم میں کسی جگہ خارش ہو اور کھجالیا جائے تو اس سے نماز کی ادائیگی میں کوئی خلل واقع نہیں ہوتا لیکن بعض کام ایسے ہیں جو اگر نماز کی ادائیگی کے دوران ہو جائیں تو نماز قائم نہیں ہوتا لیکن بعض کام ایسے ہیں جو اگر نماز کی ادائیگی کے دوران ہو جائیں تو نماز قائم نہیں رہتی۔ ان باتوں کو مفسدات نماز کہا جاتا ہے۔ ایسی صورت میں دوبارہ نیت کر کے نئے سرے سے نماز ادا کرنا ضروری ہے۔ اس عمل کو نماز کو دہرانا بھی کہا جاتا ہے۔ مفسدات نماز میں بات کرنا، کسی کے سوال کا جواب دینا، قہقہہ مار کر ہنسنا، کھانا پینا، قبلہ کی طرف سے ہٹ جانا، دیکھ کر قرآن پاک پڑھنا، قرآن پاک کی آیات کی تلاوت میں کوئی ایسی غلطی کر جانا جس سے آیت کے معنی تبدیل ہو جائیں، نماز میں چلنا، کوئی ایسا کام کرنا جس سے دوسرے سمجھیں کہ یہ نماز ادا نہیں کر رہا۔ مثلاً دونوں ہاتھوں سے بال سنوارنا وغیرہ ایسے کام ہیں جن کی جان بوجھ کر یا بھول سے انجام دہی سے نماز قائم نہیں رہتی۔ ایسی صورت پیش آ جائے تو نماز دوبارہ ادا کرنا ضروری ہے۔

کسی کام کی انجام دہی میں انسان سے غلطی ہو سکتی ہے۔ اللہ کے رسول محمد مصطفیٰ ﷺ انسانی فطرت اور انسانی ذہن کی استعداد کو دنیا کے تمام انسانوں سے بڑھ کر سمجھتے تھے۔ آپ کے علم میں تھا کہ بھول چوک انسانی فطرت کا حصہ ہے۔ آپ ﷺ نے نماز کی ادائیگی میں بھول چوک کی رعایت رکھی۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن صحابہ کرام سے ارشاد فرمایا کہ جب کسی کو اپنی نماز کی رکعتوں میں شک پڑ جائے اور یاد نہ رہے کہ تین پڑھیں یا چار تو اسے پہلے اپنا شک دور کرنا چاہئے پھر یقین حاصل ہونے کے بعد اپنی نماز پوری کرنی چاہئے اور سلام سے پہلے دو سجدے ادا کرنے چاہئیں۔

نماز کی ادائیگی کے دوران کسی چیز کی ادائیگی کے بارے میں شک پڑ جائے یا کچھ بھول ہو جائے تو سلام سے پہلے دو سجدے کئے جاتے ہیں۔ انہیں سجدہ سہو کہا جاتا ہے۔

سجدہ سہو کس طرح ادا کیا جاتا ہے؟ سندس نے سوال کیا۔

www.ksars.org

سجدہ سہو کا طریقہ یہ ہے کہ آخری رکعت کے قعدہ میں التحیات پڑھی جائے پھر اشھد ان لا الہ پڑھنے کے بعد دائیں طرف سلام پھیر کا السلام علیکم ورحمتہ اللہ کہیں اور دو سجدے کئے جائیں۔ ان سجدوں کے بعد قعدہ میں بیٹھ کر التحیات، درود شریف اور دعا پڑھ کر دائیں طرف اور بائیں سلام کہہ کر نماز پوری کر لی جائے۔

باجماعت نماز میں سجدہ سہو

مساجد میں نماز کی امامت کرنے والے حضرات عام طور پر عالم فاضل لوگ ہوتے ہیں لیکن اس کے باوجود ان سے بھی تو کبھی بھول چوک یا کوئی غلطی ہو سکتی ہے۔ نعمان نے قاری صاحب سے کہا۔

آپ نے ٹھیک کہا ایسا ہو سکتا ہے۔

مثال کے طور پر امام صاحب دو سجدوں کے بجائے ایک سجدہ کے بعد اگلی رکعت کے لئے کھڑے ہو جائیں یا تشہد میں بیٹھنے کے بجائے اٹھ کر کھڑے ہو جائیں یا کچھ اور ضروری عمل بھول جائیں تو ان کی اقتداء کرنے والوں کو کیا کرنا چاہیئے؟ نعمان ہی نے سوال کیا۔

اقتداء کرنے والوں پر امام کی پیروی لازمی ہے۔ اگر امام صاحب نماز کا کوئی رکن بھول کر آگے بڑھ جائیں تو مقتدی انہیں بلند آواز سے سبحان اللہ سبحان اللہ کہتے ہوئے متوجہ کرنے کی کوشش کریں۔ اگر امام صاحب متوجہ نہ ہوں اور نماز کے اگلے حصے کی تکمیل میں مصروف ہو جائیں تو ان کے پیچھے نماز پڑھنے والوں کو چاہیئے کہ وہ کمانڈر کے ہر حکم کی تعمیل کے جذبہ کے ساتھ امام صاحب کی پیروی کرتے رہیں۔ مسلم معاشرہ کے لوگوں کو ڈسپلن اور نظم وضبط کے ساتھ زندگی بسر کرنے کی تربیت کے لئے باجماعت نماز ایک خصوصی کورس ہے۔

امام صاحب سے قرأت کے دوران کوئی بھول چوک یا غلطی ہو جائے تو ان کے پیچھے نماز ادا کرنے والوں کو کیا کرنا چاہیئے؟

www.ksars.org

مساجد کے امام صاحبان دن بھر کی نمازوں میں عام طور پر ایسی آیات تلاوت کرتے ہیں جو انہیں خوب اچھی طرح یاد ہوتی ہیں۔ ان آیات کی تلاوت کے دوران بھولنے یا غلطی کر جانے کا امکان بہت کم ہوتا ہے۔ البتہ رمضان کے مہینے میں تراویح میں قرآن سناتے وقت بھولنے یا غلطی کرنے کے امکانات زیادہ ہوتے ہیں۔ بہر حال پنج وقتہ نماز میں یا تراویح کی نماز میں اگر امام صاحب کے قرآن سنانے میں کوئی غلطی ہو جائے تو جن نمازیوں کو وہ آیات بالکل ٹھیک یاد ہوں انہیں بلند آواز سے قرأت کر کے امام صاحب کو یاد دلا دینا چاہیئے۔ اگر ایک بار توجہ دلانے پر بھی امام صاحب کو ٹھیک طور پر یاد نہ آئے تو اس آیت کو امام صاحب کے لئے بار بار دہرانا چاہیئے حتیٰ کہ انہیں یاد آجائے۔ ایسا اس لئے کیا جاتا ہے کیونکہ قرآن پاک کا صحیح طور پر پڑھا جانا فرض ہے۔ اس ایک کام کے علاوہ دوران نماز امام کی تابع داری اس طرح کی جانی چاہیئے کہ اگر ان سے کوئی غلطی ہو جائے تو بھی ان کی پیروی جاری رکھنی ہے۔ نماز کی تکمیل کے بعد انہیں بتانا چاہیئے کہ جناب آپ نے نماز میں فلاں غلطی کر دی اور نمازیوں کی طرف سے احساس دلانے کے باوجود آپ اس طرف متوجہ نہ ہوئے۔ اگر امام صاحب نماز میں آگے بڑھ چکے ہوں اور اس وقت انہیں اپنی غلطی کا احساس ہو تو وہ نماز کے آخر میں سجدہ سہو ادا کریں گے۔ تمام مقتدی امام کے ساتھ سجدہ سہو ادا کریں۔ اگر باجماعت نماز میں مقتدی سے کوئی غلطی سرزد ہو جائے تو اسے جماعت میں تنہا سجدہ سہو ادا کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

قضا نماز

طؔا نے بتایا کہ مسجد میں نماز ادا کر رہا تھا۔ میرے برابر میں ایک صاحب تھے۔ سب لوگوں نے نماز ادا کر لی مگر وہ بار بار نماز کے لئے کھڑے ہو جاتے۔ مسجد سے نکلتے ہوئے بھی میں نے پلٹ کر دیکھا تو انہوں نے نیت کر لی تھی۔ انہوں نے ظہر کی نماز سے زیادہ رکعات ادا کی تھیں۔

وہ قضا نماز ادا کر رہے ہوں گے۔ قاری صاحب نے کہا۔

قضا نماز!

قضا نماز کیا ہوتی ہے؟ بچوں نے پوچھا۔

www.ksars.org

نماز اپنے وقت پر ادا کرنا ضروری ہے۔ اگر کسی وجہ سے وقت پر نماز ادا نہ کی جاسکے تو جیسے ہی وقت ملے فوراً ادا کر لینی چاہئے فرض نماز اپنے وقت پر ادا نہ کی جائے تو اسے نماز کا قضا ہونا کہتے ہیں۔ وقت ملنے پر اس نماز کی ادائیگی قضا نماز کی ادائیگی کہلاتی ہے۔ قضا نماز ادا کرتے وقت اوقات کی ترتیب کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ مثلاً کسی کی ظہر، عصر اور مغرب کی نمازیں قضاء ہوئی ہیں اور وہ ان قضاء نمازوں کو عشاء کے بعد ادا کر رہا ہو تو اسے اوقات کی ترتیب کا خیال رکھنا چاہئے یعنی پہلے ظہر، پھر عصر پھر مغرب کی قضا نماز ادا کرنا چاہئے۔

فجر کی قضاء نماز اگر ظہر سے پہلے ادا کی جارہی ہے تو دو رکعات فرض اور دو رکعات سنت ادا کی جائیں۔ ظہر، عصر اور مغرب کی قضاء نماز میں بالترتیب چار چار اور تین فرض ادا کئے جائیں۔ عشاء کی قضاء نماز میں چار فرض اور تین وتر ادا کئے جائیں۔

قضاء نمازوں کو فوراًادا کرنا چاہئے۔ اگر آخر عمر تک قضا نمازیں ادا نہ کی جاسکیں تو ان نمازوں کا فدیہ دینے کی وصیت کر دی جائے۔ اگر وصیت بھی نہ کی جاسکے اور مرحوم ورثاء کو معلوم ہو تو وہ اپنی طرف سے بطور احسان و سلوک فدیہ ادا کریں۔

ایک قضاء نماز کے بدلے پونے دو سیر گیہوں یا اس کی قیمت ادا کر دی جائے۔ ایک دن کی چھ نمازیں (مع وتر) قابل فدیہ ہوں گی۔ یہ فدیہ ان لوگوں کو دیا جائے جو زکوٰۃ اور صدقہ فطر کے مستحق ہیں۔

اگر کسی کو یاد نہ ہو کہ اس کی کتنی نمازیں قضا ہیں تو وہ محتاط اندازہ لگا کر ان کو ادا کرتا رہے۔

مسافر کی نماز

ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے کا عمل سفر کہلاتا ہے۔ اپنے گھر سے اسکول، کالج، دفتر یا اپنے شہر کے اندر کسی سے ملنے کے لئے کئے جانے والا سفر تھوڑی دور کا سفر کہلاتا ہے۔ اپنی معاشی ضروریات کے لئے، سیر و سیاحت کے لئے رشتہ داروں اور دوستوں سے ملنے کے لئے، سرکاری یا دفتری فرائض کی انجام دہی کے لئے، دین کی دعوت و تبلیغ،

www.ksars.org

مشن کے کاموں یا دیگر کاموں کے لئے اپنے شہر یا گاؤں سے دور سفر کی ضرورت بھی پیش آتی ہے۔ یہ طویل مسافت کا سفر کہلاتا ہے۔

اویس کے ایک دیرینہ دوست اللہ دین صاحب حیدر آباد میں رہتے ہیں۔ ان کی اہلیہ کا نام امینہ ہے، لوگ محبت واحترام سے اللہ دین صاحب کو حاجی صاحب اور امینہ صاحبہ کو امینہ آپا کہتے ہیں۔ حاجی صاحب اور امینہ آپا نے اویس کو اسماء اور بچوں کے ساتھ حیدر آباد آنے کی دعوت دی۔ اس پر انہوں نے کچھ وقت حیدر آباد میں گزارنے کا پروگرام بنایا۔ سپر ہائی وے پر کار مناسب رفتار سے چلائی جائے تو کراچی سے حیدر آباد کا راستہ دو گھنٹے سے کچھ کم وقت میں طے ہوتا ہے۔ اویس اور اسماء بچوں کے ساتھ عصر سے کچھ پہلے کراچی سے روانہ ہوئے۔ یہ لوگ آپس میں باتیں کرتے ہوئے لطیفے سناتے، پہیلیاں بوجھتے، ہنستے بولتے محو سفر تھے۔ آسمان پر ہلکے ابر اور ٹھنڈی ہوا نے شام کے سہانے پن میں اضافہ کر دیا تھا۔

کیوں نہ کچھ دیر کے لئے کہیں ٹھہر جائیں عصر پڑھیں گے اور موسم کا لطف بھی اٹھائیں گے۔ اسماء نے تجویز پیش کی۔

سپر ہائی وے کے اطراف قائم ایک ریسٹورنٹ میں اویس نے کار روکی یہ لوگ کار سے باہر آکر ریسٹورنٹ سے متصل مسجد میں چلے گئے۔ یہاں انہوں نے دو رکعت نماز ادا کی۔ اویس نے امامت کی۔ نماز کے بعد فیضان نے کہا۔

ابو! آپ نے یہ کس وقت کی نماز پڑھی ہے؟

عصر کی۔ اویس نے جواب دیا۔

عصر میں تو چار رکعت فرض ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے طویل مسافت کے مسافروں کو فرض نماز کی ادائیگی میں رعایت دی ہے۔ دوران سفر نماز کو قصر نماز کہا جاتا ہے۔

www.ksars.org

واذاضربتم فی الارض فلیس علیکم جناہ ان تقصرو من الصلوٰۃ

(سورہ النسائی۔ آیت 101)

ترجمہ: اور جب تم سفر کروزمین میں تو تم پر گناہ نہیں کہ کچھ کم کرو نماز میں۔

سفر میں نماز کو کتنا مختصر کیا جاتا ہے۔ امل نے پوچھا۔

رسول اللہ ﷺ جب مدینہ منورہ سے باہر تشریف لے جاتے قصر ادا فرماتے۔

قصر نماز میں ظہر، عصر اور عشاء میں چار رکعت فرض کے بجائے دو رکعات فرض ادا کرنا ہے۔

فجر اور مغرب میں حسب معمول دو اور تین رکعات ادا کرنا ہیں جبکہ قصر میں فجر کی دو سنتیں اور عشاء کے تین وتر بھی ادا کرنا ہیں۔

کتنی دور کا سفر طویل مسافت کا سفر شمار ہو گا اور اس کی مدت کیا ہو گی؟ سندس نے سوال کیا۔

کوئی شخص اگر اپنے شہر سے پچھتر (۷۵) کلومیٹر کے فاصلے سے زیادہ سفر کے لئے نکلے تو اسے راستے میں اور دوسرے شہر میں قیام کے دوران قصر ادا کرنا چاہئے۔ قصر کی ادائیگی کے لئے دوسرے شہر میں قیام کی مدت زیادہ سے زیادہ پندرہ دن ہے۔ اگر دوسرے شہر میں قیام کا ارادہ پندرہ دن سے زیادہ ہے تو وہاں قصر کے بجائے معمول کے مطابق نماز ادا کی جائے۔

سفر کے دوران وضو میں بھی کوئی رعایت ہے؟

اپنے شہر میں قیام کے دوران موزوں پر مسح کی مدت ایک روز ہے۔ سفر میں موزوں پر مسح کی مدت تین روز تک ہے۔ یعنی تین روز تک وضو کے دوران موزوں پر مسح کیا جا سکتا ہے۔ تین روز بعد وضو کرتے ہوئے موزے اتار کر پیر پانی سے دھوئے جائیں۔ سفر میں اس وضو کے بعد مزید تین روز تک موزوں پر مسح کیا جا سکتا ہے۔

www.ksars.org

قصر کی نیت کیسے کریں؟ سندس نے پوچھا۔

سفر کے دوران فرض نماز کی ادائیگی کے لئے نیت اس طرح کی جائے۔

نیت کرتا ہوں میں دو رکعات نماز عصر قصر کی۔

سفر کے دوران جمعہ کی نماز کا وقت آجائے تو کیا کیا جائے؟

مسافر پر جمعہ کی نماز اور عید کی نماز واجب نہیں ہے لیکن اگر ادا کرے تو افضل ہے۔

مسافر باجماعت نماز کس طرح ادا کرے گا؟

مسافر اگر باجماعت نماز ادا کرے تو اسے امام کی پیروی میں پوری نماز ادا کرنی چاہئے۔ مثلاً امام ظہر کے چار رکعات ادا کر رہے ہیں ان کے پیچھے مسافر کو بھی چار رکعات ادا کرنے چاہئیں۔ بالفاظ دیگر جماعت میں مقامی امام کے پیچھے نماز ادا کرتے ہوئے مسافر نماز مختصر نہ کرے۔

اگر امام اور مقتدی دونوں مسافر ہوں تو ظہر، عصر اور عشاء کی دو رکعات فرض ادا کریں گے۔ مسافر کو مقامی افراد کی جماعت کا امام بنایا جاسکتا ہے۔ ایسی صورت میں امام ظہر، عصر یا عشاء کی امامت کرتے ہوئے خود دو رکعات نماز ادا کریں گے جبکہ ان کے پیچھے مقامی مقتدی اپنی نماز مزید دو رکعات ادا کر کے پوری کریں گے۔ نبی کریم ﷺ نے فتح مکہ کے موقع پر چند روز مکہ میں قیام کیا۔ چونکہ آپ ﷺ نے مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ میں سکونت اختیار فرمائی تھی۔ اس لئے اب مکہ میں دوبارہ تشریف آوری پر آپ نے مسافر کی حیثیت سے نماز قصر ادا فرمائی۔ فتح مکہ کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نماز مغرب کے سوا دو دو رکعتیں ادا فرماتے۔ نماز قصر میں آپ ﷺ دو رکعت فرض کی ادائیگی کے بعد اپنی اقتداء میں نماز ادا کرنے والے مکہ کے لوگوں سے فرماتے۔ مکہ والو! اٹھو اپنی نماز پوری کر لو۔ ہم مسافر ہیں۔

www.ksars.org

سفر کی حالت میں ظہر اور عصر یا مغرب اور عشاء کی نماز اکٹھی ادا کی جاسکتی ہے۔ یہ نماز انفرادی طور پر بھی ادا کی جاسکتی ہے اور باجماعت بھی۔

اس کا طریقہ یہ ہے کہ اگر سفر ظہر کے وقت شروع کرنا ہو تو پہلے ظہر اور پھر عصر کی دو دو رکعات ادا کی جائیں۔ اگر سفر ظہر سے پہلے شروع کر دیا ہو تو ظہر کو موخر کر کے عصر کے وقت دونوں نمازوں کی دو دو رکعات ادا کی جائیں۔ اسی طرح مغرب کے وقت سفر کرنا ہو تو مغرب اور عشاء اکٹھے ادا کر لی جائیں۔ اگر سفر مغرب سے پہلے شروع کرنا ہو تو مغرب موخر کر کے عشاء کے وقت دونوں نمازیں اکٹھی ادا کی جائیں۔

دو نمازیں باجماعت ادا کرنے کا طریقہ

سفر میں دو نمازیں اکٹھی ادا کرنے کے لئے ایک بار اذان ہو گی۔ ہر نماز کے لئے علیحدہ اقامت کہی جائے گی۔یعنی ایک اذان اور دو اقامت کے ساتھ ظہر اور عصر یا مغرب اور عشاء ادا کی جائیں گی۔

نبی کریم ﷺ سفر کے دوران مزدلفہ تشریف لائے تو ایک اذان اور دو اقامت سے نماز مغرب اور عشاء جمع کیں اور دونوں نمازوں کے دوران کوئی سنت نماز ادا نہیں کی۔

www.ksars.org

عید کی نماز

تاریخ سے پتہ چلتا ہے کہ مختلف معاشروں میں خوشی اور مسرت کے اظہار کے لئے کسی کامیابی کی یاد منانے کے لئے، قوم میں صحت مند روایات کو فروغ دینے کے لئے تہوار منانا قدیم ترین دور سے چلا آرہا ہے۔ مختلف قوموں اور معاشروں کے تہوار الگ الگ انداز لئے ہوئے ہوتے ہیں جن سے اس قوم کے مزاج، رہن سہن اور رسوم ورواج کا اندازہ ہوتا ہے۔ قدیم دور سے چلے آرہے بعض تہوار مذہبی روایات سے منسلک ہیں جبکہ بعض تہوار کسی خاص واقعہ کی یاد میں منائے جاتے ہیں۔

قرآن کریم سے پتہ چلتا ہے کہ گذشتہ کئی قومیں تہوار منایا کرتی تھیں۔ ابوالانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دور میں ان کی قوم سال میں ایک مرتبہ تہوار منایا کرتی تھی۔ اس تہوار کے موقع پر شہر سے باہر تین دن تک میلہ لگا کرتا تھا۔ لوگ ایک دوسرے کے ساتھ مل کر خوشیاں مناتے تھے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم بھی سال میں ایک مرتبہ تہوار منایا کرتی تھی جس کا ذکر قرآن میں یوم الزینہ کے نام سے کیا گیا ہے۔

امت مسلمہ کا تہوار

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہجرت کے بعد یثرب تشریف لائے تو آپ ﷺ کی آمد کی وجہ سے اس شہر کا نام مدینۃ النبی ہو گیا۔ اس وقت مسلم قوم اور مسلم تہذیب کی بنیادیں پڑ رہی تھیں۔ ہجرت سے کچھ عرصہ قبل تک اس شہر کی آبادی مشرکین، یہود اور کچھ ان لوگوں پر مشتمل تھی جو اللہ کی وحدانیت پر ایمان رکھتے تھے۔

رسول اللہ ﷺ کے اعلان نبوت سے پہلے کا دور زمانہ جاہلیت کہلاتا ہے۔ زمانہ جاہلیت میں اہل یثرب سال میں دو مرتبہ تہوار منایا کرتے تھے اس موقع پر کھیل تماشے ہوتے اور خوشیاں منائی جاتیں۔ نبی کریم ﷺ نے مدینہ کے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے دریافت فرمایا کہ یہ دو دن کیسے ہیں۔ صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ! ہم ان دو

www.ksars.org

دنوں میں زمانہ جاہلیت میں خوشیاں منایا کرتے تھے۔ اللہ کے رسول حضرت محمد ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے امت مسلمہ کو ان سے بہتر دن عطا فرمائے ہیں۔ عید الفطر اور عید الاضحیٰ۔

امت مسلمہ نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سن دو ہجری میں تاریک کی سب سے پہلی عید الفطر کی نماز ادا کی۔ یہ وہی سال ہے جس میں رمضان کے روزے امت مسلمہ پر فرض ہوئے۔ اسی مہینہ میں جبکہ مٹھی بھر مسلمان تاریخ اسلام میں پہلی بار رمضان کے روزے رکھ رہے تھے مکہ کے کفار نے مدینہ منورہ پر مسلح حملہ کر دیا۔ مسلمانوں کو اپنے دفاع کے لئے باہر نکلنا پڑا۔ مسلمانوں اور کفار کے درمیان مدینہ سے اسی میل دور بدر کے مقام پر مسلح مقابلہ ہوا جس میں کفار کی تعداد ایک ہزار سے زائد تھی۔ مسلمانوں کی تعداد تین سو تیرہ تھی۔ اس معرکہ میں رسول اللہ ﷺ اور آپ کے ساتھیوں کو اللہ تعالیٰ نے کامیابی عطا فرمائی۔ اس معرکہ کو غزوہ بدر کہا جاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے پہلی عید الفطر کی نماز غزوہ بدر سے واپسی کے آٹھ دن بعد یکم شوال سن دو ہجری کو ادا فرمائی۔ یہ امت مسلمہ کا پہلا تہوار یا پہلی عید تھی۔ اس سے پہلے مسلمان اجتماعی خوشی کے اظہار کے لئے کوئی تہوار نہ مناتے تھے۔

عید الفطر کی نماز رمضان المبارک کے اختتام پر یکم شوال کو اور عید الاضحیٰ کی نماز دس ذی الحج کو صبح سورج نکلنے کے بعد کھلے میدان یا بڑی مساجد میں ادا کی جاتی ہے۔ عید الاضحیٰ کی نماز عید الفطر کی نماز سے پہلے ادا کی جاتی ہے۔ مثلاً کسی عید گاہ میں عید الفطر کی نماز ساڑھے آٹھ بجے ہوتی ہو تو وہاں عید الاضحیٰ کی نماز صبح آٹھ بجے ہو گی۔

نماز عید سے پہلے اذان اور اقامت نہیں ہوتی۔ صبح وقت مقررہ پر مسلمان نماز کی جگہ جمع ہو جاتے ہیں اور باجماعت دو رکعت نماز ادا کرتے ہیں۔ عید کی نماز کی پہلی اور دوسری رکعت میں تین تین تکبیریں زائد کہی جاتی ہیں۔ عید کی نماز باجماعت ادا کرنا ضروری ہے۔ یہ نماز تنہا ادا نہیں کی جاتی۔

رسول اللہ ﷺ عید الفطر کی نماز کے لئے گھر سے روانہ ہونے سے قبل کچھ تناول فرماتے تھے۔ اسی لئے عید کی نماز کے لئے گھر سے نکلنے سے پہلے کچھ میٹھا کھانا سنت ہے۔ عام طور پر اس موقع پر ایک تین یا پانچ چھوارے کھائے جاتے ہیں۔

www.ksars.org

رسول اللہ ﷺ عید الاضحیٰ کی نماز کے لئے گھر سے روانہ ہوتے وقت کچھ کھاتے پیتے نہیں تھے۔ نماز کے بعد گھر تشریف لا کر کچھ تناول فرماتے۔

گھر سے عید الفطر کے لئے جاتے وقت راستے میں یہ تکبیر

اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر اللہ الحمدo

ترجمہ: اللہ بہت بڑا ہے۔ اللہ بہت بڑا ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے اور سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں۔

پڑھتے رہنا چاہئے۔

عید کی نماز کے لئے مقررہ مقام پر پہنچ کر نماز سے پہلے تک تکبیر کہتے رہیں۔

نماز کے بعد گھر واپس جاتے ہوئے بھی تکبیر کہنا چاہئے۔

عید الفطر میں عید گاہ جاتے اور گھر واپس آتے ہوئے آہستہ آواز سے اور عید الاضحیٰ میں کچھ بلند آواز سے تکبیر کہنا چاہئے۔

صدقہ الفطر یا فطرہ

اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ چاہتے ہیں کہ امت کے تمام لوگ چاہے وہ امیر ہوں یا غریب مل کر خوشیاں منائیں۔ خصوصاً تہوار کے موقع پر امت کے امیر اور خوشحال لوگوں کا فرض ہے کہ غریب مسلمانوں کا خاص طور پر خیال رکھیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اس مقصد کے لئے ایک اہتمام صدقۃ الفطر کی شکل میں کیا ہے۔

www.ksars.org

صدقۃ الفطر خوشحال گھرانوں کے لئے تمام افراد پر فرض ہے۔اس میں بڑے بچے سب شامل ہیں۔مثال کے طور پر ایک گھر میں ماں باپ اور تین بچے ہیں۔اس گھر کے پانچ افراد کی طرف سے صدقۃ الفطر یا فطرہ ادا کیا جائے گا۔حتیٰ کہ یکم شوال کی رات پیدا ہونے والے بچہ کی طرف سے بھی اس کے والدین فطرہ ادا کریں گے۔

فطرہ کی مقدار ایک شخص کے لئے ۲ سیر ۳ چھٹانک گیہوں یا آٹا یا اس کی قیمت ہے۔صدقہ فطر اپنے شہر یا گاؤں کے غریب محتاجوں، مساکین وغیرہ کو دینا چاہیئے۔دینی مدارس یا دیگر فلاحی کاموں میں بھی صدقہ فطر دیا جا سکتا ہے۔بہتر ہے کہ صدقہ فطر عید سے پہلے ادا کر دیا جائے۔اگر کسی وجہ سے ایسا نہ ہو سکے تو نماز عید سے پہلے ضرور ادا کر دینا چاہیئے۔

نماز اور خطبہ

نبی کریم ﷺ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن عید گاہ تشریف لا کر دو رکعت نماز کی امامت فرماتے۔نماز کے بعد آپ ﷺ لوگوں کی طرف رخ کر کے کھڑے ہو جاتے۔لوگ اپنی صفوں میں بیٹھے رہتے۔رسول اللہ ﷺ لوگوں کو وعظ و تلقین فرماتے، وصیت کرتے اور ضروری احکام صادر فرماتے۔جمعہ کی نماز میں خطبہ باجماعت نماز سے پہلے دیا جاتا ہے جبکہ نماز عید میں خطبہ دو رکعت نماز ادا کرنے کے بعد ہوتا ہے۔

نماز سے پہلے نیت کی جائے۔نیت اس طرح کی جا سکتی ہے۔

نیت کرتا ہوں میں دو رکعت نماز واجب عید الفطر کی چھ زائد تکبیر کے ساتھ۔اللہ کے لئے منہ میرا کعبہ شریف کی طرف پیچھے اس امام کے۔

جب امام اللہ اکبر کہیں تو نماز میں شامل تمام افراد اللہ اکبر کہہ کر حسب معمول ہاتھ باندھ لیں اور ثناء تعوذ اور تسمیہ پڑھیں۔

ثناء کے بعد امام صاحب اللہ اکبر کہیں گے۔تمام مقتدی امام کی پیروی کرتے ہوئے ہاتھ کانوں تک لائیں اور

www.ksars.org

اللہ اکبر

کہہ کر ہاتھ نیچے لا کر کھلے چھوڑ دیں۔ دوسری مرتبہ پھر ہاتھ اٹھا کر کانوں تک لا کر

اللہ اکبر

کہیں اور ہاتھ کھلے چھوڑ دیں۔ تیسری مرتبہ ہاتھ اٹھا کر کانوں تک لائیں اور

اللہ اکبر

کہہ کر ہاتھ ناف کے اوپر باندھ لیں جیسے کہ دوسری نمازوں میں باندھتے ہیں۔ اب امام صاحب سورہ فاتحہ اور اس کے بعد کوئی قرآنی آیات بلند آواز میں قرأت کریں گے۔ اس کے بعد امام صاحب

اللہ اکبر

کہہ کر رکوع میں جائیں گے مقتدی بھی امام کی پیروی میں اللہ اکبر کہتے ہوئے رکوع میں جائیں، رکوع کے بعد حسب معمول دو سجدے ادا کریں۔

دوسری رکعت میں کھڑے ہونے کے بعد امام صاحب سورۃ فاتحہ اور کسی دوسری سورۃ کی بلند آواز میں قرأت کریں گے۔ قرأت کے بعد رکوع میں جانے سے پہلے

اللہ اکبر

کہیں گے۔ مقتدی امام صاحب کی پیروی میں اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ کانوں تک لا کر نیچے کر کے کھلے چھوڑ دیں۔ اسی طرح مزید دو مرتبہ

اللہ اکبر

www.ksars.org

کہہ کر ہاتھ کھلے چھوڑ دیں۔ چوتھی مرتبہ امام صاحب

اللہ اکبر

کہہ کر رکوع میں جائیں گے۔ مقتدی بھی امام کی پیروی میں اللہ اکبر کہہ کر رکوع میں چلے جائیں اور باقی نماز حسب معمول ادا کریں گے۔

سلام کے بعد امام صاحب حاضرین کی طرف رخ کر کے کھڑے ہونگے اور خطبہ پڑھیں گے۔ یہ خطبہ نماز عید کا حصہ ہے۔ صرف دو رکعت نماز ادا کر کے عید گاہ سے جانے کے لئے اٹھ کھڑے نہ ہوں بلکہ پوری توجہ، خاموشی اور ادب و احترام کے ساتھ خطبہ سنئے۔ امام صاحب جمعہ کی طرح خطبہ کے درمیان تھوڑی دیر کے لئے بیٹھیں گے اور پھر اٹھ کر خطبہ دیں گے۔ اس خطبہ کے اختتام پر نماز عید پوری ہو جاتی ہے۔ نماز اور خطبہ کے بعد اٹھ کر باہم سلام و دعا اور میل ملاقات کی جائے اور ایک دوسرے کو عید کی مبارکباد دی جائے۔

عید الفطر کا تہوار اللہ تعالیٰ کے سامنے شکر کے جذبات کا اظہار ہے۔ رمضان کے مقدس اور مبارک مہینہ میں روزے رکھنے کی توفیق ہوئی۔ تراویح میں قرآن پاک سننے، قرآن پڑھنے کی سعادت ملی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی توفیق عطا ہوئی۔ جس سے معاشرہ کے مالی طور پر کمزور افراد اور دینی و فلاحی اداروں کی مالی مدد ممکن ہو سکی۔ یہ سب کام اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ چنانچہ اس مبارک مہینہ کے اختتام پر مسلمان اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے اور اجتماعی طور پر خوشیاں منانے کے لئے عید الفطر کا تہوار مناتے ہیں۔ یہ تہوار منانے کے لئے بچے بڑے مرد عورت غرض تمام مسلمان خوب تیاریاں اور اہتمام کرتے ہیں۔ نئے کپڑے بنواتے ہیں، عبادت کے ساتھ ساتھ عید منانے کی تیاریاں بھی زور و شعور سے جاری رہتی ہیں۔ رمضان میں بازاروں میں بھی خوب رونق اور چہل پہل رہتی ہے۔ عرب ممالک میں تو رمضان کے مہینہ میں بازار رات کو سحری کے وقت تک کھلے رہتے ہیں۔ لوگ تراویح کے بعد خریداری کے لئے نکلتے ہیں۔ پاکستان میں بازار صبح سے لے کر رات گئے تک کھلتے ہیں۔ عید الفطر کے موقع پر کپڑوں، جوتوں، پرفیومز، گھر کے ڈرائنگ روم کے سامان اور گھریلو سجاوٹ کی دیگر اشیاء کی بہت بڑے پیمانے پر

www.ksars.org

خریداری ہوتی ہے۔ عیدالفطر کی وجہ سے ملک کی صنعتی پیداوار اور تجارتی سرگرمیوں میں بہت اضافہ ہوتا ہے۔ اس تہوار کا ملکی معیشت پر بہت اچھا اثر پڑتا ہے۔ لاکھوں لوگوں کو روزگار کے مواقع ملتے ہیں۔ عوام کی خوشحالی میں اضافہ ہوتا ہے۔

عیدالاضحیٰ

مسلمانوں کا دوسرا اہم تہوار عیدالاضحیٰ ہے۔ یہ دن سنت ابراہیمی کی تجدید کا دن ہے۔ یہ دن امت مسلمہ کو اس واقعہ کی یاد دلاتا ہے جب اللہ کے نبی حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے اپنے پیارے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو قربان کردینے پر تیار ہوگئے تھے۔

عیدالاضحیٰ کے موقع پر ہر صاحب نصاب مسلمان پر قربانی کرنا واجب ہے۔

صاحب نصاب مسلمان کا مطلب کیا ہے؟

صاحب نصاب مسلمان کا مطلب ہے ایسا فرد جس کی ذاتی ملکیت میں ساڑھے باون تولہ چاندی یا اس کی قیمت کے برابر کا مال موجود ہو۔ یہ مال چاہے خالص سونا یا چاندی کی شکل میں ہو، نقد ہو، زیورات ہوں، تجارتی سامان ہو یا ضرورت سے زائد گھریلو سامان ہو۔

عیدالاضحیٰ میں قربانی سنت ابراہیمی کی یاد میں کی جاتی ہے۔ اللہ کے نبی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ایک روز خواب دیکھا کہ وہ اپنے بیٹے اسماعیل کو اللہ کی راہ میں قربان کررہے ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے اس خواب کا ذکر اپنے فرزند سے کیا۔ اللہ کی محبت میں سرشار عظیم باپ کے عظیم بیٹے اسماعیل نے اپنے والد سے کہا کہ آپ اس خواب پر عمل کیجئے مجھے آپ ثابت قدم پائیں گے۔

یہ واقعہ اللہ تعالیٰ کے جلیل القدر پیغمبر کی اطاعت ربی کی لازوال مثال ہے۔

www.ksars.org

ایک مشرک پرست معاشرہ میں صدائے توحید بلند کرنے پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زندگی آغاز جوانی سے ہی شدید مشکلات و مصائب میں گھری رہی۔ کلمہ توحید بلند کرنے کی پاداش میں انہوں نے اپنے عزیز و اقارب اور گھر بار چھوڑ کر مہاجرت کی صعوبتیں برداشت کیں۔ کلمہ حق کہنے کے ''جرم'' میں دہکتی ہوئی آگ میں ڈالے گئے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام ساری جوانی بے اولاد رہے۔ بڑھاپے میں انہیں اللہ تعالیٰ نے ایک فرزند اسماعیل عطا کیا۔ اب انہیں دشمنوں کی ایذارسانیوں سے کچھ آرام مل گیا تھا۔ ایسے میں ان کے ایمان و اخلاق کی مزید آزمائش ہوئی اور بوڑھے باپ کو جوان بیٹے کی قربانی کا اشارہ ملا۔ یہ ایک بہت بڑی آزمائش تھی حضرت ابراہیم علیہ السلام اس میں بھی کامیاب رہے۔

اللہ کی راہ میں قربانی پیش کرنے کے لئے دونوں باپ بیٹے گھر سے روانہ ہوئے۔ راستہ میں شیطان نے انہیں ورغلانے کی کوشش کی لیکن یہ دونوں عظیم باپ بیٹے استقامت کے ساتھ اپنی راہ پر گامزن رہے۔ ایک جگہ پہنچ کر انہوں نے قربانی کا قصد کیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے اسماعیل کو ماتھے کے بل لٹادیا اور اپنی آنکھوں پر پٹی باندھ لی تاکہ اس قربانی کے دوران کسی مرحلہ پر ان کا ذہن محبت کے فطری جذبات سے مغلوب نہ ہو جائے۔

ابھی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بڑھاپے کی عمر میں اپنے نوعمر بیٹے اسماعیل کو اللہ کی راہ میں قربان کرنے کے لئے ہاتھ بلند ہی کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو حکم دیا کہ اسماعیل کی جگہ ایک مینڈھا لٹادیا جائے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے چھری پھیر کر آنکھوں سے پٹی ہٹائی تو دیکھا کہ ان کا لخت جگر ان کا پیارا بیٹا اسماعیل صحیح سلامت مسکرارہا ہے اور اس عظیم فرزند کی جگہ ایک مینڈھا ذبح ہوا پڑا ہے۔

اس واقعہ کا ذکر قرآن پاک میں سورہ صٰفٰت میں ہے۔

فبشرنه بغلم حليمoفلما بلغ معه السعى قال ينبى انى ارى فى المنام انى اذبحك فانظر ما ذاترى قال يابت افعل ماتومرستجدنى ان شاءالله من الصبرينoفلما اسلما وتله للجبينoونادينه ان يابرهيمoقد صدقت الرءيا اناكذلك نجزى المحسنينoان هذا

www.ksars.org

لھوالبلؤالمبینoوقدینہ بذبح عظیمoوترکنا علیه فی الاخرینoسلم علی ابراہیمoکذلک نجزی المحسنینoانہ من عبادناالمومنینoوبشرنہ باسحٰق نبیا من الصلحینo

(سورہ صٰفٰت۔ آیت۔101۔112)

ترجمہ: ہم نے ان کو (ابراہیم کو) ایک نرم دل لڑکے کی بشارت دی۔ جب وہ ان کے ساتھ دوڑنے کی عمر کو پہنچاتو ابراہیم نے کہا کہ بیٹا میں خواب دیکھتا ہوں کہ تم کو ذبح کر رہا ہوں۔ تم سوچو کہ تمہارا کیا خیال ہے۔ انہوں نے کہا۔ ابا! آپ کو جو حکم ہوا آپ وہ کیجئے انشاءاللہ مجھے آپ صابروں میں پائیں گے۔ جب دونوں نے حکم مان لیا اور باپ نے بیٹے کو ماتھے کے بل لٹا دیا تو ہم نے ان کو پکارا کہ اے ابراہیم! تم نے خواب سچا کر دکھایا۔ ہم نیکو کاروں کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں۔ بلاشبہ یہ صریح آزمائش تھی اور ہم نے ایک بڑی قربانی کو ان کا فدیہ بنا دیا۔ اور پیچھے آنے والوں میں ابراہیم کا ذکر باقی چھوڑ دیا۔ ابراہیم پر سلام ہو۔ نیکاکاروں کو ہم ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں۔ بے شک وہ ہمارے مومن بندوں میں سے تھے۔

اللہ تعالیٰ کو اپنے ان پیارے بندوں کی تسلیم و رضا کی ادا اس قدر اچھی لگی کہ اس نے دنیا تک اس واقعہ کی یادگار قائم کر دی۔ امت مسلمہ ہر سال اسی سنت ابراہیمی کی یاد تازہ کرتی ہے۔ اس میں ہر مسلمان زبان سے بھی یہ اقرار کرتا ہے کہ اس کی زندگی موت اولاد مال و اسباب سب کچھ اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل کی اس قربانی نے انسانی تہذیب و معاشرت پر گہرے اثرات مرتب کئے۔ مشرک معاشروں میں یہ رواج تھا کہ دیوی دیوتاؤں کے نام پر انسانی قربانی دی جاتی تھی۔ یہ پہلا موقع تھا کہ خالصتاً اللہ کے لئے قربانی پیش کی گئی۔ اللہ تعالیٰ نے قربانی کے جذبہ کو سراہتے ہوئے انسانی خون بہے بغیر اس قربانی کو قبول فرمالیا۔ بدلہ میں ایک جانور کی قربانی دی گئی۔

www.ksars.org

حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل کے اس عمل سے ایک تو یہ پیغام ملا کہ ہر قسم کی قربانی اللہ وحدہ لاشریک کے لئے ہے۔ اس قربانی نے قربانی کی اہمیت برقرار رکھتے ہوئے انسانی معاشروں کو انسانی جان کی حرمت وتقدس کا سبق دیا۔

اللہ کے بھیجے ہوئے پیغمبران کرام انسانی تہذیب کے اولین معمار ہیں۔ پیغمبروں کی طرز فکر اور طرز عمل سے انسانی معاشروں نے ارتقاء حاصل کیا ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل کی اس عظیم قربانی سے پہلے مشرک معاشروں کے مذہبی پیشوا اور صاحبان اقتدار ذاتی اغراض ومقاصد کے لئے اپنے بتائے گئے ضابطوں کی تکمیل، اپنی انا کی تسکین، عوام الناس کو اپنا مجبور ومنحصر رکھنے کے لئے مذہب کے نام پر کمزوروں کا استحصال کیا کرتے تھے۔ ان کے ایسے ہی حربوں میں سے ایک انسانوں کی تذلیل اور انہیں حقیر سمجھنے والا عمل دیوی دیوتاؤں کے نام پر کسی مجبور اور کمزور انسان کی قربانی بھی تھا۔

حضرت اسماعیل کی جگہ مینڈھے کی قربانی سے انسانی جانوں کی قربانی کا سلسلہ ختم ہوگیا۔ عرب اور دنیا کے مختلف خطوں میں جانوروں کی قربانی کا رواج ہوگیا۔

نبی کریم ﷺ نے ہجرت کے بعد مدینہ منورہ میں ہر سال قربانی کی۔ حجۃ الوداع کے موقع پر آپ نے مناسک حج کی ادائیگی کے دوران قربانی کی۔

قربانی کی دعا

اللہ کے پسندیدہ دین اسلام نے قربانی کا جو فلسفہ بیان کیا ہے وہ ان الفاظ سے بخوبی واضح ہوجاتا ہے جو قربانی کے وقت ادا کئے جاتے ہیں۔

انی وجهت وجهی للذی فطر السموت والارض حنیفا وما انا من المشرکین

(سورہ الانعام۔ آیت 80)

www.ksars.org

ترجمہ: میں نے یکسو ہو کر اپنا رخ اس کی طرف پھیر دیا جو آسمانوں اور زمین کا خالق ہے۔ میں ان کے ساتھ شریک ٹھہرانے والوں میں سے نہیں ہوں۔

ان صلانی ونسکی و محیای و مماتی للہ رب العلمینoلاشریک لہ و بذلک امرت و انا اول المسلمینo

(سورہ الانعام۔ آیت 163-164)

ترجمہ: میری نماز، میری قربانی، میری زندگی اور میری موت سب کچھ اللہ پروردگار عالم کے لئے ہے۔ جس کا کوئی شریک نہیں۔ اس کا حکم مجھے قبول ہے اور میں اللہ کے فرمانبردار بندوں میں سے ہوں۔ الٰہی یہ تیرا ہی دیا ہوا مال ہے اور تیرے لئے حاضر ہے۔

بسم اللہ اللہ اکبر

اللہ کی راہ میں قربانی کا اصل تصور یہی ہے کہ ہر بندہ اپنے رب کے نام پر اپنی سب سے قیمتی شئے کو بھی قربان کر دینے کے لئے ہر وقت تیار ہے۔

قربانی کے بعد یہ دعا پڑھی جائے۔

اللّٰھم تقبلہ منی کما تقبلت من حبیبک محمد و خلیلک ابراہیم علیھما الصلوٰۃ والسلام

www.ksars.org

نماز جنازہ

نعمان کے اسکول میں ٹیسٹ ہونے والے تھے۔ ان دنوں وہ اپنی پڑھائی پر زیادہ توجہ دے رہا تھا۔ ایک روز اویس اور سمیرا نے شام کے وقت بچوں کے ساتھ تھوڑی دیر کے لئے باہر جانے کا پروگرام بنایا۔ نعمان سے پوچھا تو اس نے کہا کہ وہ گھر پر رہ کر ٹیسٹ کی تیاری کرے گا۔ نعمان اپنے کمرہ میں بیٹھا مطالعہ میں مصروف تھا کہ ٹیلیفون کی گھنٹی بجی گھر میں کوئی اور تو تھا نہیں نعمان نے کمرہ سے باہر آکر فون سنا۔

السلام علیکم

وعلیکم السلام اویس صاحب گھر پر ہیں۔ دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

جی نہیں وہ باہر گئے ہوئے ہیں۔ آپ کون صاحب ہیں۔ نعمان نے پوچھا۔

میں ان کا دوست عمران احمد بات کر رہا ہوں۔ آپ کون ہیں۔

میں اویس صاحب کا بیٹا نعمان بات کر رہا ہوں۔

نعمان بیٹے اویس صاحب گھر آئیں تو انہیں بتانا کہ ان کے دوست منور صاحب کا انتقال ہو گیا ہے۔ نماز جنازہ عشاء کے بعد ہے۔

جی بہت بہتر۔

تھوڑی دیر بعد اویس اور سمیرا بچوں کے ساتھ گھر لوٹے تو نعمان نے انہیں بتایا کہ ان کے دوست منور صاحب کا انتقال ہو گیا ہے۔

www.ksars.org

اناللہ وانا الیہ راجعونo اللہ تعالیٰ منور صاحب کی مغفرت فرمائیں۔

خبر سنتے ہی اویس کی زبان سے بے اختیار نکلا۔ اس خبر پر دکھ اویس کے چہرہ اور لہجہ سے عیاں تھا۔

ابو جان کیا ہوا۔ ننھے فیضان نے اپنے باپ کو غمزدہ دیکھ کر فکر مندی سے پوچھا۔ بیٹے میرے ایک بہت اچھے دوست انتقال کر گئے ہیں۔

انتقال کا کیا مطلب ہے۔ فیضان نے پوچھا۔

اللہ تعالیٰ نے ہم میں سے ہر ایک کو ایک مقررہ وقت تک کے لئے اس دنیا میں بھیجا ہے۔ جب کسی کا وقت پورا ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو اس دنیا سے اپنے پاس واپس بلا لیتے ہیں۔ اسے انتقال کرنا، مرنا یا فوت ہونا کہتے ہیں۔

انکل عمران نے فون پر بتایا تھا کہ منور صاحب کی نماز جنازہ عشاء کے بعد ہے۔ نعمان نے کہا۔

نماز جنازہ کیا ہے۔ فیضان نے پوچھا۔

نماز جنازہ اس دنیا سے چلے جانے والے کے لئے دعا ہے۔ دنیا کے معاشروں میں زندگی گزارنے کے لئے مختلف ضابطے اور طریقے متعین ہیں۔ ان میں جامع اور مکمل ترین ضابطہ حیات اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ دین اسلام ہے۔

مرنا روح کا جسم سے تعلق کر لینا ہے۔ جسم سے روح نکل جائے تو زندگی ختم ہو جاتی ہے اور اس جسم کی حیثیت محض ایک ڈیڈ باڈی کی رہ جاتی ہے۔ اہل اسلام اس ڈیڈ باڈی کو ایک خاص طریقہ سے نہلا کر کفن پہنا کر زمین میں دفناتے ہیں۔ میت کو دفن کرنے سے پہلے نماز جنازہ ادا کی جاتی ہے۔ یہ نماز اس میت کے لئے لوگوں کی طرف سے اللہ تعالیٰ کے حضور دعائے مغفرت ہے۔

www.ksars.org

انتقال کر جانے والے ہر مسلمان کی نماز جنازہ ادا کرنا لازمی ہے۔ ہر مسلمان مرد عورت حتیٰ کہ پیدائش کے بعد ایک منٹ زندہ رہ کر فوت ہو جانے والے بچہ کی نماز جنازہ ادا کرنا اس شہر کے تمام مسلمانوں پر فرض ہے۔ لیکن اس کی حیثیت فرض کفایہ کی ہے۔

فرض کفایہ کا کیا مطلب ہے؟

فرض کفایہ کا مطلب ایسا فرض ہے جو اگر چند لوگ ادا کرلیں تو شہر کے تمام افراد کی جانب سے فرض پورا ہو جاتا ہے لیکن اگر کوئی بھی ادا نہ کرے تو شہر کے سب افراد جوابدہ ہوتے ہیں۔

باباجان کیا نماز جنازہ بھی دوسری فرض نمازوں کی طرح ادا کی جاتی ہے؟

فرض نماز اور جنازہ کی نماز کی ادائیگی میں فرق ہے۔ نماز جنازہ میں رکوع، سجود، قعدہ ور جلسہ نہیں کیا جاتا۔ حالت قیام میں امام صاحب چار تکبیر کہتے ہیں ہر تکبیر کے بعد کچھ نہ کچھ پڑھا جاتا ہے۔

سب سے پہلے اس طرح نیت کرتے ہیں۔

میں نیت کرتا ہوں چار تکبیر نماز جنازہ کی، ثناءاللہ کے لئے، درود رسول اللہ ﷺ پر اور دعا اس میت کے لئے۔ منہ میرا کعبہ شریف کی طرف، پیچھے اس امام کے۔

نیت کے بعد امام پہلی تکبیر کہیں گے۔

اللہ اکبر

تکبیر کے بعد ہاتھ باندھ کر ثناء پڑھی جائے۔

ثنائ، تعوذ، تسمیہ پڑھنے کے بعد امام دوسری تکبیر کہیں گے۔

www.ksars.org

اللہ اکبر

اس تکبیر کے بعد تمام مقتدی درود شریف پڑھیں گے۔ پھر امام تیسری تکبیر کہیں گے۔

اللہ اکبر

اس تکبیر کے بعد مقتدی میت کے لئے دعا پڑھیں گے۔ جنازہ بالغ مرد و عورت کا ہو تو یہ دعا پڑھی جائے گی۔

اللّٰھم اغفرلحینا و میتنا و شاھدنا و غائبنا و صغیرنا و کبیرنا و ذکرنا و انثنا اللّٰھم من احییته منا فاحیه علی الاسلام و من توفیته منا فتوفه علی الایمان

ترجمہ: اے اللہ! مغفرت فرما ہمارے زندوں کی اور مرحومین کی اور حاضر کی اور غائب کی اور چھوٹوں کی اور بڑوں کی اور مرد کی اور عورت کی۔ اے اللہ! تو ہم میں سے جس کو زندہ رکھنا چاہے اس کو اسلام پر زندہ رکھ اور جس کو موت دینا چاہے اسے ایمان پر موت دے۔

دعا پڑھ کر امام چوتھی تکبیر کہیں گے۔

اللہ اکبر

اس تکبیر کے بعد نماز کی طرح سے دائیں اور پھر بائیں طرف منہ پھیر کر سلام کہیں۔

اگر میت نابالغ کی ہو تو تیسری تکبیر کے بعد بالغ مرد و خاتون والی دعا کے بجائے دوسری دعا پڑھی جائے گی۔

نابالغ لڑکے اور لڑکی کی دعاؤں میں عربی زبان کے قواعد کی وجہ سے کچھ فرق ہے۔ اگر نابالغ لڑکا ہے تو یہ دعا پڑھیں گے۔

اللّٰھم اجعلہ لنا فرطا واجعلہ لنا اجرا وذخرا واجعلہ لنا شافعا ومشفعا

www.ksars.org

ترجمہ: اے اللہ اس (لڑکے) کو ہمارے لئے پیش رو بنا اور اس کو ہمارے لئے اجر بنا اور ذخیرہ اور اس کو بنا ایسا سفارش کرنے والا جس کی سفارش قبول کی جائے۔

اگر میت نابالغ لڑکی کی ہو تو یہ دعا پڑھیں گے۔

اللّٰھم اجعلھا لنا فرطا و اجعلھا لنا اجرا وذخراواجعلھا لنا شافعته و مشفعه

ترجمہ: اللہ اس (لڑکی) کو ہمارے لئے پیش رو بنا اور اس کو ہمارے لئے اجر بنا اور ذخیرہ اور اس کو بنا ایسی سفارش کرنے والی جس کی سفارش مقبول ہو۔

ان باتوں کے دوران مغرب کا وقت ہو گیا۔ نعمان نے تمام دعاؤں کو اچھی طرح یاد کر لیا۔ مغرب کے بعد اویس اور نعمان منور صاحب کے جنازے میں شرکت کے لئے چل دیئے۔ نعمان نے راستے میں کہا نماز جنازہ کے بعد قبرستان تک جانے کے دوران ہمیں کیا کرنا ہو گا؟

جنازہ اٹھانے کا سنت طریقہ یہ ہے کہ پہلے اگلا داہنا پایہ اپنے بائیں کندھے پر رکھا جائے اور تقریباً دس قدم چلے۔ اس کے بعد پیچھے کا داہنا پایہ بائیں کندھے پر رکھ کر دس قدم چلے۔ اس کے بعد آگے کا بایاں پایہ پھر پچھلا بایاں پایہ۔ اس طرح چاروں پایوں کو ملا کر چالیس قدم چلنا سنت ہے۔ میت کو قبر میں رکھتے وقت

بسم اللہ و علی ملته رسول اللہ پڑھنا مستحب ہے۔

ترجمہ: ہم نے تجھے اللہ کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے اور رسول اللہ ﷺ کے دین پر قبر میں رکھا۔

میت کو قبر میں رکھ دینے اور قبر بند کر دینے کے بعد جو مٹی قبر کھودتے وقت نکالی تھی وہ قبر پر ڈال دیں۔ مٹی ڈالنے کا مستحب طریقہ یہ ہے کہ سرہانے کی طرف سے ابتدا کی جائے اور ہر شخص اپنے دونوں ہاتھوں میں تین مرتبہ مٹی بھر کر قبر پر ڈالے۔

www.ksars.org

پہلی مرتبہ پڑھے منها خلقنکم

دوسری مرتبہ پڑھے وفیها نعید کم

تیسری مرتبہ پڑھے و منها نخرجکم تارۃ اخری

مٹی پوری طرح ڈال دینے کے بعد قبر پر پانی چھڑکنا مستحب ہے۔ اس کے بعد تھوڑی دیر قبر پر ٹھہر کر میت کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔ قبرستان میں ہنسی مذاق، سگریٹ نوشی وغیرہ اچھی بات نہیں ہے۔

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ جنازے کے شرکاء میں سب سے بہتر وہ شخص ہے جو ذکر اللہ میں مشغول رہے اور جب تک جنازہ کندھوں سے نیچے نہ رکھا جائے اس وقت تک نہ بیٹھے۔

کسی کے انتقال پر ہمارا کیا طرز عمل ہونا چاہئے۔ نعمان نے پوچھا۔

اویس نے جواب دیا۔

اپنے پیاروں میں سے کسی کی بھی موت بہت دکھ اور صدمہ کا سبب ہوتی ہے۔ ایسے میں دل و دماغ پر رنج و غم کے اثرات بہت شدت کے ساتھ چھاجاتے ہیں اور بہت دیر تک رہتے ہیں۔ ماں باپ بہن بھائی کوئی عزیز یا دوست ان میں سے کسی کے انتقال کی صورت میں انسان شدید غم محسوس کرتا ہے لیکن اگر کسی ماں باپ کو اولاد کی موت کا صدمہ سہنا پڑے۔ خاص طور پر بوڑھے والدین کو جوان اولاد کی موت کا صدمہ سہنا پڑ جائے تو ان کے غم و اندوہ کی کیفیت کو الفاظ میں بیان کرنا ممکن نہیں ہے۔

نبی کریم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو دیگر بہت سی تکالیف اور مصائب کے علاوہ اپنے صاحبزادے کی موت کا صدمہ سہنا پڑا تھا۔ اس وقت شدت غم سے آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔

www.ksars.org

رسول اللہ ﷺ کے ایک صحابی حضرت معاذ بن جبلؓ کے ایک صاحبزادہ کا انتقال ہو گیا۔ روایت ہے کہ اپنے صحابی کے دکھ کی اس گھڑی میں رسول اللہ ﷺ نے تعزیت کے لئے ان کے نام ایک خط تحریر کروایا۔ تاریخ نے یہ تعزیتی خط محفوظ رکھا۔ کسی کے انتقال پر اس کے لواحقین سے اظہار افسوس کرنے اور تسلی دینے کے لئے اس خط کے مندرجات ہمیں رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے اس تعزیتی خط میں فرمایا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محمد رسول اللہ کی جانب سے

معاذ بن جبل کے لئے

سلام علیک

میں تمہاری طرف سے اللہ تعالیٰ کی طرف تعریف پہنچاتا ہوں۔ جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔

امابعد اللہ تعالیٰ تمہیں بہت اجر عطا کرے اور صبر کی توفیق دے۔ ہمیں اور تمہیں شکر کی توفیق دے۔ بے شک ہماری جان مال ہمارے اہل و عیال اللہ کے عطا کردہ اور اللہ کی امانت ہیں۔ ایک مقررہ وقت تک ہم اس سے متمتع ہوتے ہیں اور ایک معلوم وقت پر وہ اٹھالیتا ہے پھر اللہ نے ہم پر اپنی عطا پر شکر اور ابتلاء پر صبر فرض کیا ہے۔ تمہارا بیٹا بھی اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ اور رکھوائی ہوئی امانتوں میں سے تھا۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس سے رشک اور خوشی کی حالت میں بہرہ مند کیا اور تمہارے لئے بہت بڑے اجر کے بدلہ اٹھالیا۔ وہ اجر دعا، رحمت اور ہدایت ہے۔ اگر یہ اجر چاہتے ہو تو صبر کرو اور تمہاری گریہ وزاری تمہارے اجر کو ضائع نہ کردے اور خوب سمجھ لو کہ گریہ وزاری نہ تو کسی واقعہ کو ہونے سے روک سکتی ہے اور نہ غم کو دور کر سکتی ہے۔ جو ہونا تھا وہ ہو کر رہا۔

والسلام

www.ksars.org

سورج گرہن۔چاند گرہن

اگلے ہفتہ سورج گرہن ہے، ہماری زمین پر دن کے وقت اندھیرا چھا جائے گا۔ نعمان نے رات کھانے کے دوران بتایا۔

میں نے بھی آج اخبار میں پڑھا ہے، سندس نے کہا۔

سورج گرہن کسے کہتے ہیں۔ امل نے اپنے والد سے پوچھا۔

بیٹی! یہ سوال تو تم اپنی مما سے پوچھو وہ زیادہ بہتر طور پر بتا سکتی ہیں۔

اسماء کے گریجویشن کے مضامین میں آسٹرونومی بھی شامل تھا۔ علم کی اس شاخ کا موضوع زمین، سورج، چاند، ستارے، سیارے، کہکشاں ہیں۔

مما! ہمیں بتائیں کہ سورج گرہن کسے کہتے ہیں۔

یہ زمین جس پر ہم رہتے ہیں مسلسل حرکت میں ہے۔ زمین کی یہ حرکت دو طرح کی ہے۔ ایک تو وہ خود اپنے مدار یا ایکسس پر گھوم رہی ہے۔

ایکسس پر گھومنا ایک ہے۔ امل نے پوچھا۔

اس بات کو اچھی طرح سمجھنے کے لئے تم ایک گیند لو۔ اسے انگوٹھے اور انگلی سے اوپر اور نیچے سے پکڑ لو۔ اب اسے بیچ میں سے گھماؤ۔ انگوٹھے اور انگلی کے درمیان گیند دائیں سے بائیں یا بائیں سے دائیں گھومے گی۔ دوسری مثال لٹو کی ہے۔ تم نے دیکھا ہے کہ لٹو کس طرح زمین پر گھومتا ہے۔ اسی طرح زمین بھی گھوم رہی ہے۔ فرق یہ ہے کہ گیند یا

www.ksars.org

لٹو کی طرح زمین پر کسی چیز پر ٹکی ہوئی نہیں ہے بلکہ کسی سہارے کے بغیر گردش میں ہے۔ زمین کے اپنے مدار یا ایکسس پر اس طرح گھومنے کو زمین کی محوری حرکت کہتے ہیں۔ زمین پر دن اور رات اسی حرکت کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ زمین کی دوسری حرکت سورج کے گرد اس کا گھومنا ہے۔ اسے دوری حرکت کہتے ہیں۔ موسموں کا فرق اور سال کی تبدیلی دوری حرکت کی وجہ سے ہوتی ہے۔ زمین لٹو کی طرح اپنے محور پر ایک ہزار میل فی گھنٹہ کی رفتار سے گھوم رہی ہے۔ جبکہ سورج کے گرد 66600 میل فی گھنٹہ یا 18.5 میل فی سیکنڈ کی رفتار سے گھوم رہی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے یہ وسیع و عریض کائنات بنائی ہے، کائنات کی عمر کیا ہے؟ یہ کتنی بڑی ہے؟ اس میں کتنی قسم کی مخلوقات ہیں؟ ان باتوں کا صحیح علم تو صرف اللہ کو ہے۔ انسان کو اللہ تعالیٰ نے یہ صلاحیت عطا کی ہے کہ وہ اللہ کی تخلیقات میں غور و فکر کر کے کائنات کے اسرار کو ایک حد تک سمجھ سکے۔ اس صلاحیت کی وجہ سے انسان قدیم زمانے سے کائنات کے رازوں کو سمجھنے میں مصروف ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اس جدوجہد میں بہت کامیابیاں بھی عطا کی ہیں۔ زمین، خلائ، سورج، چاند اور کئی ستاروں کے بارے میں معلومات حاصل کر کے انسان اب کہکشاؤں کی دریافت اور ان کے بارے میں زیادہ سے زیادہ جاننے میں مصروف ہے۔

آسمان پر جو ستارے جھلملاتے نظر آتے ہیں۔ یہ کروڑوں کی تعداد میں ہیں۔ بنیادی طور پر ان کی دو قسمیں ہیں۔ ایک ستارہ اور ایک سیارہ۔ ستارہ اسے کہتے ہیں جس کے گرد دوسرے اجسام حرکت کرتے ہیں۔ سورج ایک ستارہ یا اسٹار ہے۔ ستاروں کے گرد جو اجسام گردش کرتے ہیں انہیں سیارہ یا پلانیٹ کہا جاتا ہے۔ زمین سورج کے گرد حرکت کر رہی ہے۔ اس طرح ہماری زمین سورج کا ایک سیارہ ہے۔ وہ جسم یا آبجیکٹ جو سورج کے گرد حرکت کرنے کے ساتھ ساتھ کسی سیارہ کے گرد بھی حرکت کر رہا ہو اسے اس سیارہ کا چاند کہا جاتا ہے۔ ایک ستارہ یعنی سورج اور اس کے گرد سیاروں کے اس جھرمٹ کو نظام شمسی کہا جاتا ہے۔ نظام شمسی صرف ایک نہیں ہے انسان اب تک کروڑوں نظام شمسی دریافت کر چکا ہے۔ جس طرح ستارہ اور سیاروں کے ایک مجموعہ کو نظام شمسی کہا جاتا ہے۔ اس طرح کئی نظام شمسی کے مجموعہ کو کہکشاں کہا جاتا ہے۔

www.ksars.org

ایک کہکشاں میں کروڑوں ستارے یعنی کروڑوں سورج ہیں۔ زمین اور دوسرے سیارے سورج کے گرد گردش کر رہے ہیں۔ سورج اپنے سیاروں کو ساتھ لے کر اپنے مقرر کردہ راستہ پر چل رہا ہے۔ اسی طرح کہکشاں کے کروڑوں ستارے اور اربوں سیارے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر کردہ راستہ پر چل رہے ہیں۔

ہماری کہکشاں کتنی بڑی ہے۔ سندس نے دریافت کیا۔

سائنسدانوں نے اندازہ لگایا ہے کہ سورج اور اس کے سیارے کہکشاں کے گرد ایک چکر تقریباً پچیس کروڑ سال میں پورا کرتے ہیں۔ اس سے کہکشاں کی وسعت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہکشاں بھی صرف ایک نہیں ہے۔ جدید ترین طاقتور دوربینوں سے اجرام فلکی کا مشاہدہ کرنے سے اندازہ لگایا گیا ہے کہ آسمان میں ہماری کہکشاں جیسی کروڑوں کہکشاں موجود ہیں۔ کہکشاں کے مجموعہ کو سدیم یا سحابیہ کا نام دیا گیا ہے۔

ہمارے نظام شمسی میں نو سیارے یا پلانیٹ اپنے اپنے مدار پر سورج کے گرد گردش کر رہے ہیں۔ ان میں سورج سے قریب ترین سیارہ کا نام عطارد ہے۔ عطارد یا مرکری سورج سے تقریباً دو کروڑ اسی لاکھ میل کے فاصلے پر اپنے مدار میں گردش کر رہا ہے۔ اس کے بعد سیارہ زہرا یا وینس ہے۔ زہرا کا سورج سے فاصلہ چھ کروڑ ستر لاکھ میل ہے۔ اس کے بعد زمین ہے۔ زمین سے سورج کا فاصلہ نو کروڑ تیس لاکھ میل ہے۔ سورج سے سب سے زیادہ فاصلہ پر سیاہ پلوٹو گردش کر رہا ہے۔ پلوٹو کا سورج سے فاصلہ چار ارب ستر کروڑ میل ہے۔

کسی سیارہ کے گرد حرکت کرنے والے جسم کو اس سیارہ کا چاند کہا جاتا ہے۔ رات کو زمین سے آسمان پر نظر دوڑاؤ تو چاند اپنی ٹھنڈی و دلفریب روشنی زمین پر پھیلاتا نظر آتا ہے۔ جسے ہم چاندنی کہتے ہیں۔ لیکن چاند صرف زمین کے ساتھ ہی نہیں ہے۔ ہمارے نظام شمسی میں زمین کے علاوہ مریخ یا مارس، مشتری یا جوپیٹر، زحل یا سیٹرن، یورینس اور نیپچون کے چاند پائے جاتے ہیں۔

www.ksars.org

ہم زمین کے گرد ایک چاند کو دیکھتے ہیں۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ دوسرے سیاروں کے چاند کی تعداد ایک سے زیادہ ہے۔ زمین سے چاند کا فاصلہ دو لاکھ اڑتیس ہزار میل ہے۔ چاند، زمین کے گرد اپنا ایک چکر ستائیس دن سات گھنٹے اور سنتالیس منٹ میں پورا کرتا ہے۔ چاند پر ہمارے حساب سے چودہ روز رات اور چودہ روز دن رہتا ہے۔

مریخ کے چاند دو ہیں۔ مشتری کے گرد بارہ چاند ہیں۔ زحل کے گرد نو چاند ہیں۔ یورینس کے گرد پانچ اور نیپچون کے گرد دو چاند حرکت میں ہیں۔ سورج، زمین دوسرے تمام سیارے اور چاند یہ سب اللہ تعالیٰ کی عظیم الشان قدرت کے شاہکار ہیں اور اللہ کے حکم سے اپنے اپنے مقررہ راستوں پر چل رہے ہیں۔ بچے بہت حیرت سے اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی وسیع و عریض کائنات کے بارے میں انسانی دریافتوں کا احوال سن رہے تھے۔

اسماء کی بات پوری ہوئی تو اویس نے کہا۔

اللہ تعالیٰ نے زمین، آسمان، چاند، سورج اور ستاروں کو اپنی نشانی قرار دیا ہے۔ اس میں ایک عظیم نکتہ پوشیدہ ہے۔ زمین سورج کے گرد گردش کر رہی ہے اور چاند زمین کے گرد...... نظام شمسی کے تمام سیارے اپنے اپنے مدار میں سورج کے اطراف گھوم رہے ہیں۔ نظام شمسی اپنے طے شدہ راستے پر اپنی گلیکسی میں سفر کر رہا ہے۔ ہمارے نظام شمسی کی طرح دوسرے بے شمار نظام شمسی بھی اس گلیکسی میں سفر کر رہے ہیں۔ ہماری گلیکسی کی طرح اور بہت سی گلیکسیز ہیں۔ یہ تمام گلیکسیز اپنے مرکز کے گرد گردش کر رہی ہیں۔ ہم کائنات کے اس وسیع و عریض عظیم الشان نظام پر غور کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کی عظمت و کبریائی ہمارے دل و دماغ پر محیط ہو جاتی ہے۔

اتنے بڑے سسٹم کو بنانے والی ہستی، اس سسٹم کو چلانے والی ذات واحد کس قدر جلیل القدر اور عظیم الشان ہو گی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی عظمت و کبریائی کے مظاہرہ کے لئے ہمیں ان نشانیوں پر غور کرنے کا حکم دیا ہے۔ نشان بذات خود منزل کا پتہ دیتے ہیں۔ سڑک یا ہائی وے پر تھوڑے تھوڑے فاصلہ سے ڈائریکشن سائن یا سنگ میل لگے نظر آتے ہیں۔ ان نشانات سے ہم اندازہ لگاتے ہیں کہ ہم کہاں جا رہے ہیں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے جن چیزوں کو اپنی نشانی

www.ksars.org

قرار دیا ہے ان پر تفکر کر کے خالق حقیقی اللہ تعالیٰ کے خالق و مالک قادر و قدیر ہونے کا احساس ہمارے یقین کا حصہ بنتا ہے۔ سورج گرہن اور چاند گرہن بھی اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔

سورج گرہن اور چاند گرہن کس طرح ہوتے ہیں؟ امل نے پوچھا۔

زمین اپنے مقررہ راستے پر سورج کے گرد گردش کر رہی ہے۔ زمین کے گرد چاند گردش کر رہا ہے۔ ایک سال میں کئی مرتبہ ایسا ہوتا ہے کہ سورج اور زمین کے درمیان تھوڑی دیر کے لئے چاند آ جاتا ہے۔ جس وقت یہ صورت پیش آتی ہے اس وقت سورج کی روشنی زمین تک نہیں پہنچ پاتی اور چاند کا سایہ زمین پر پڑتا ہے۔ اس عمل کو سورج گرہن کہا جاتا ہے۔

چاند گرہن اس وقت ہوتا ہے۔ جب سورج اور چاند کے درمیان زمین آ جاتی ہے۔ اس وقت چاند اور سورج کے درمیان زمین آ جانے کی وجہ سے سورج کی روشنی چاند تک نہیں پہنچ پاتی اور زمین کا سایہ چاند پر پڑتا ہے۔

حضرت محمد رسول اللہ ﷺ سورج گرہن کے وقت دو رکعت باجماعت نماز ادا فرماتے تھے۔

رسول اللہ ﷺ کے ایک صاحبزادے حضرت ابراہیم کا انتقال بچپن میں ہی ہو گیا تھا۔ جس روز حضرت ابراہیم کا انتقال ہوا اسی روز سورج گرہن بھی ہوا۔ اس موقع پر کچھ لوگ کہنے لگے کہ چونکہ اللہ کے محبوب رسول ﷺ کے صاحبزادے کا انتقال ہوا ہے اسی لئے آج سورج گہنا گیا ہے۔ اس وقت رسول اللہ ﷺ خاموش رہے اور مسجد میں تشریف لے گئے۔ وہاں اور بھی بہت سے لوگ پہنچ گئے۔ آپ ﷺ نے اس موقع پر دو رکعت نماز باجماعت ادا فرمائی۔ اس نماز میں آپ ﷺ نے بہت لمبی قرأت کی۔ رکوع بھی بہت طویل کیا۔ پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہہ کر کافی دیر تک قومہ میں کھڑے رہے۔ اسی طرح سجدے بھی بہت طویل کئے۔ دوسری رکعت میں پہلی رکعت سے کم طویل قرأت فرمائی۔ اسی طرح رکوع، قومہ اور سجدے بھی طویل کئے۔ ابھی نماز پوری بھی نہ ہوئی تھی کہ سورج صاف ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے نماز کے بعد حاضرین سے خطاب فرمایا۔ خطبہ میں اللہ کی حمد و ثناء بیان کرنے کے بعد فرمایا۔ ”سورج اور

www.ksars.org

چاند اللہ کی نشانیاں ہیں جو کسی کی زندگی یا موت سے نہیں گہناتے۔ جب تم گہن دیکھو تو اللہ سے دعا کرو۔ تکبیر کہو، صلوٰۃ قائم کرو اور خیرات کرو۔"

رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات سے ہمیں یہ روشنی ملتی ہے کہ سورج گرہن یا چاند گرہن کے وقت کثرت سے توبہ استغفار کیا جائے اور نماز ادا کی جائے۔ سورج گرہن کو عربی میں کسوف کہتے ہیں۔ اس لئے سورج گرہن کے موقع پر ادا کی جانے والی نماز کو نماز کسوف کہا جاتا ہے۔

گرہن کے وقت توبہ استغفار کیوں کیا جائے؟ نعمان نے کہا۔

اللہ تعالیٰ اپنی نشانیاں دکھا کر بار بار انسان کی توجہ اپنی شان کبریائی کی طرف متوجہ کرنا چاہتے ہیں۔ تم نے غور کیا ہے جب بندہ خوش ہو مثلاً عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن تو اس موقع پر بھی صلوٰۃ قائم کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ جب بندہ کسی مشکل یا مصیبت میں گرفتار ہو۔ اس وقت بھی صلوٰۃ قائم کرنے کا حکم ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "اے ایمان والو صبر اور صلوٰۃ سے استعانت حاصل کرو۔"

غور طلب بات یہ ہے کہ خوشی اور غم ہر موقع پر صلوٰۃ قائم کرنے کی تعلیم کیوں دی گئی ہے۔ صلوٰۃ کا ایک مفہوم ربط ہے۔ یعنی نماز کے ذریعے بندے کا اللہ تعالیٰ سے ربط قائم ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ چاہتے ہیں کہ انسان خوش ہو، غمگین ہو یا خوفزدہ ہو زندگی کے ہر موڑ پر اس کا ذہن اللہ کے ساتھ وابستہ رہے۔ گرہن کے موقع پر توبہ و استغفار کی تاکید میں بھی یہ حکمت ہے کہ اس وقت بھی بندہ اللہ کی ذات سے عاجزی انکساری اور خشوع و خضوع کے ساتھ رجوع کرے۔

سورج گرہن کے وقت ادا کی جانے والی نماز نماز کسوف کی ادائیگی کا طریقہ کار

نماز کسوف کی اذان یا اقامت نہیں ہوتی۔ یہ نماز اکیلے بھی ادا کر سکتے ہیں مگر باجماعت ادا کرنا زیادہ بہتر ہے۔ نماز کسوف کی نیت اس طرح کی جائے۔

www.ksars.org

نیت کر تا ہوں میں دو رکعات نماز کسوف کی۔ رخ میرا کعبہ شریف کی طرف (اگر امام کے ساتھ ہے تو یہ کہے پیچھے امام کے) اللہ اکبر۔ تکبیر تحریمہ کے بعد ثناء و تعوذ، تسمیہ کے بعد اگر امام کے ساتھ ہیں تو خاموش ہو جائیں بصورت دیگر سورہ فاتحہ کے بعد کوئی طویل سورہ پڑھیں۔ کئی چھوٹی سورتیں پڑھ کر بھی قیام کیا جا سکتا ہے۔ رکوع، قومہ، سجدہ، جلسہ، قعدہ دوسری نمازوں کی طرح ہو گا لیکن یہ تمام ارکان بھی طویل ہوں گے۔ آخر میں سلام کہہ کر نماز مکمل کی جائے۔

چاند گرہن کے موقع پر نماز خسوف ادا کی جاتی ہے۔ خسوف عربی میں چاند گرہن کو کہتے ہیں۔ یہ نماز بھی دو رکعت ادا کی جاتی ہے مگر اسے باجماعت ادا نہیں کرتے۔ لوگ اپنے گھر میں ادا کرتے ہیں۔

نماز استسقاء

رات 9 بجے کے بعد اویس اور اسماء بچوں کے ساتھ ٹیلی ویژن پر خبر نامہ دیکھ رہے تھے۔

نیوز کاسٹر نے کہا کہ ملک میں خشک سالی سے نجات اور باران رحمت کے نزول کے لئے صدر پاکستان نے قوم سے نماز استسقاء ادا کرنے کے لئے کہا ہے۔ صدر پاکستان کل فیصل مسجد اسلام آباد میں جمعہ کی نماز ادا کرنے کے بعد نماز استسقاء ادا کریں گے۔

اس سال گرمی بھی بہت زیادہ پڑی ہے، ساری دنیا کے موسم میں تبدیلی آ رہی ہے۔ اسماء نے اویس سے کہا۔

ابھی ٹی وی پر کس نماز کے بارے میں بتایا گیا۔ فیضان نے یہ نام پہلی بار سنا تھا۔

نماز استسقائ۔ اویس نے کہا۔

یہ کب پڑھی جاتی ہے۔ فیضان نے پوچھا۔

www.ksars.org

اگر موسم میں معمول کے مطابق بارشیں نہ ہوں تو اللہ تعالیٰ سے بارش کی دعا کے لئے رسول اللہ ﷺ نے نماز استسقاء کی ادائیگی کی تعلیم دی ہے۔

بارش کیسے ہوتی ہے، اللہ میاں بادل کہاں سے بھیجتے ہیں؟ امل نے پوچھا۔

یہ تو آپ بتایئے۔ اویس نے اسماء سے کہا۔

اللہ تعالیٰ نے زمین پر خشکی اور پانی ایک خاص تناسب کے ساتھ تخلیق کیا ہے۔ زمین ایک حصہ خشکی اور تین حصہ پانی پر مشتمل ہے۔ خشکی کا حصہ سات براعظموں پر مشتمل ہے۔ براعظم یعنی کانٹی نینٹ زمین کے اس بہت بڑے حصہ کو کہتے ہیں جسے چاروں طرف سے سمندر نے گھیرا ہوا ہو۔ تین چوتھائی پانی سمندروں کی شکل میں ہے۔ اس کے علاوہ کچھ پانی دریاؤں، جھیلوں، تالابوں میں ہے۔ زمین پر زندگی کے لئے توانائی فراہم کرنے کے لئے سورج ایک انتہائی اہم ذریعہ ہے۔ سورج کی شعاعیں سمندر دریا جھیل یا تالاب پر پڑتی ہیں۔ ان شعاعوں کی گرمی کی وجہ سے سطح کا پانی بھاپ یا بخارات کی شکل اختیار کرتا ہے۔ یہ بخارات ہلکے ہونے کی وجہ سے فضا میں اوپر اٹھتے ہیں۔ انسان جانور اور درختوں سے بھی مسامات کے ذریعے پانی خارج ہوتا ہے۔ یہ پروسیس عمل تبخیر یا ویپارائزیشن کہلاتا ہے۔ یہ آبی بخارات زمین سے کچھ اوپر فضا میں جمع ہوتے رہتے ہیں۔ ہوا ان بخارات کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرتی رہتی ہے۔ یہ بخارات زمین سے جیسے جیسے اوپر جاتے جائیں۔ درجہ حرارت میں کمی واقع ہونے لگتی ہے۔ ان آبی بخارات کو لئے ہوئے نمی زدہ ہوا فضا میں اوپر اٹھ کر ٹھنڈی ہونے لگتی ہے۔ اوپر اٹھنے کے ساتھ ہی نم ہوا سے آبی بخارات علیحدہ ہونے لگتے ہیں۔ مزید بلندی پر جانے کے بعد یہ بخارات دوبارہ پانی کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔ اس وقت پانی کے ان قطروں کا سائز بہت ہی کم ہوتا ہے۔ ننھے ننھے قطروں کی شکل میں جمع شدہ اس آبی ذخیرہ کو بادل کہا جاتا ہے۔ بادلوں کے اوپری حصوں پر موجود ننھے قطروں کا درجہ حرارت کم ہوتے ہوئے صفر ڈگری تک آ جاتا ہے۔ یہ پانی کا نقطہ انجماد ہے یعنی صفر ڈگری پر پانی جم کر برف کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ ہوا ان بادلوں کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے کر جاتی ہے۔ ہوا کا ایک خاص

www.ksars.org

دباؤ اور درجہ حرارت ان ذرات کو دوبارہ پانی کی شکل میں تبدیل کرنے کا سبب بنتا ہے اور یہ پانی بادلوں سے زمین کی طرف برسنے لگتا ہے۔ یہ عمل بارش کہلاتا ہے۔

اسماء کی بات پوری ہوئی تو اویس نے کہا۔

دریاؤں میں پانی پہاڑوں پر جمی برف پگھلنے اور بارشوں سے آتا ہے۔ سمندری پانی میں مختلف قسم کے نمکیات کی وجہ سے یہ پانی کئی انسانی ضروریات اور زراعت کے لئے استعمال نہیں ہو سکتا۔

انسانوں، جانوروں، جنگلات اور زراعت کی ضروریات کے لئے پانی فراہم کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے بارش کا نظام قائم کیا ہے۔ یہ نظام اللہ تعالیٰ کی عظیم الشان نشانیوں میں سے ایک ہے۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے کئی جگہ اس نظام کا تذکرہ فرمایا ہے۔

الم تر ان الله يزجي سحابا ثم يؤلف بينه ثم يجعله ركاما فترى الودق يخرج من خلله و ينزل من السماءمن جبال فيها من برد فيصيب به من يشاءو يصرفه عن من يشاءيكاد سنا برقه يذهب بالابصارo

(سورہ النور۔ آیت 43)

ترجمہ: کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ ہی بادلوں کو چلاتا ہے پھر ان کو آپس میں ملا دیتا ہے پھر ان کو تہہ بہ تہہ کر دیتا ہے پھر تم دیکھتے ہو کہ بادل میں سے مینہ برس رہا ہے اور آسمان میں جو بادلوں کے پہاڑ ہیں۔ ان سے اولے نازل کرتا ہے۔ جس پر چاہتا ہے برسا دیتا ہے اور جس سے چاہتا ہے ہٹا رکھتا ہے اور بادل میں جو بجلی ہوتی ہے اس کی چمک آنکھوں کو خیرہ کئے جاتی ہے۔

ایک اور جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

www.ksars.org

واللہ الذی ارسل الریح فتشیر سحابا فسقنه الی بلدمیت فاحیینا به الارض بعد موتها کذلک النشوٗرo

(سورہ فاطر۔ آیت 9)

ترجمہ: اور اللہ ہی تو ہے جو ہوائیں چلاتا ہے اور جو بادلوں کو اٹھالیتی ہیں۔ پھر ہم اس کو ایک بے جان شہر کی طرف چلاتے ہیں پھر اس سے زمین کو اس کے مرنے کے بعد زندہ کر دیتے ہیں۔ اسی طرح مردوں کو بھی اٹھنا ہوگا۔

بارش انسان، حیوانات اور اس زمین کے لئے ناگزیر ہے۔ موسم، ہوا، بارش، سب کا مالک و خالق اللہ ہے۔ اس زمین پر زندگی کا جو عظیم الشان نظام کام کر رہا ہے۔ اس کا منتظم حقیقی اللہ ہے۔ اگر بارش نہ ہو اور مخلوق کی ضروریات پوری نہ ہو رہی ہوں تو ہمیں اللہ سے اس کا فضل و کرم مانگنا چاہئے۔

رسول اللہ ﷺ کی حیات مبارکہ میں ایک مرتبہ بارش نہ ہونے سے خشک سالی ہوئی تو آپ مسلمانوں کے ساتھ کھلے میدان میں تشریف لے گئے۔ دو رکعت نماز ادا فرمائی۔ نماز کے بعد دونوں ہاتھ قدرے اونچے کر کے دعا فرمائی۔ نبی کریم ﷺ کی حیات مبارکہ میں ایک اور واقعہ ملتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ ایک دیہاتی شخص آیا اس نے کہا یا رسول اللہ ﷺ برسات رک گئی۔ درخت خشک ہو گئے اور جانور ہلاک ہو گئے۔ آپ اللہ سے دعا کیجئے کہ بارش برسائے۔

نبی رحمت ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائی اور دو رکعت نماز ادا فرمائی ابھی صحابہ کرام اپنے گھروں کو واپس ہو رہے تھے کہ موسلا دھار بارش شروع ہو گئی۔

نماز استسقاء کا طریقہ کیا ہے؟ نعمان نے پوچھا۔

نماز استسقاء با جماعت ادا کی جاتی ہے۔ اس نماز میں اذان اور اقامت نہیں ہوتی۔

امام کے پیچھے قبلہ رو کھڑے ہو کر نیت کی جائے۔

www.ksars.org

نیت کرتا ہوں دو رکعات نماز استسقاء کی اللہ کے لئے منہ میرا کعبہ شریف کی طرف پیچھے اس امام کے۔

اللہ اکبر

نیت اور تکبیر کے بعد ثنائ، تعوذ اور تسمیہ پڑھ کر خاموش ہو جائیں۔ امام صاحب کی قرأت سنیں۔ امام سورہ فاتحہ کے بعد کوئی طویل سورہ تلاوت کریں گے۔ اس کے بعد رکوع، قومہ، سجدہ، جلسہ، قعدہ اور پھر سلام دیگر نمازوں کی طرح ادا کئے جائیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ قیام بہت طویل کیا جائے۔ پہلی رکعت میں قیام دوسری رکعت کے قیام سے طویل تر ہو گا۔ نماز کے بعد امام دو خطبے پڑھیں گے اس کے بعد دعا کی جائے گی۔

دعا کرنے کا طریقہ

نماز استسقاء کے لئے دعا کرنے کا طریقہ عام طریقے سے تھوڑا مختلف ہے۔ دعا کے دوران ہاتھ معمول سے قدرے اونچے رکھے جائیں اور ہتھیلیوں کے بجائے ہاتھوں کی پشت آسمان کی طرف ہو۔ ہمارے پیارے نبی ﷺ نے اسی طرح ہاتھ الٹے اور اونچے کر کے دعا فرمائی تھی۔ تین روز تک یہ نماز ادا کی جاتی ہے۔ اس موقع پر روزہ رکھنا، صدقہ و خیرات اور استغفار کرنا چاہئے۔

www.ksars.org